ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی
شہرہ آفاق کتاب الحزب الاعظم تشریح وتخریج اور دعاؤں کے
سیاق وسباق پر مشتمل کتاب مختصر حاشیۃ الورد الاعظم کے ساتھ
الحزب الاعظم
للشیخ الامام المحدث علی القاری بن سلطان محمد الھروی رحمۃ اللہ علیہ
مع حاشیہ
الورد الاعظم
ترتیب وتحقیق
مفتی سعد عبدالرزاق
فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی
متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
المیزان پبلشرز
کراچی، پاکستان

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی
شہرہ آفاق کتاب الحزب الاعظم تشریح وتخریج اور دعاؤں کے
سیاق وسباق پر مشتمل کتاب مختصر حاشیہ الورد الاعظم کے ساتھ

للشیخ الامام المحدث علی القاری بن سلطان محمد الہروی رحمۃ اللہ علیہ

مع حاشیہ

الورد الاعظم

ترتیب وتحقیق

مفتی سعد عبدالرزاق
فاضل جامعہ فاروقیہ
متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

کتاب کا نام

الحزب الاعظم اور الورد الاعظم

تاریخ اشاعت ——— ۲۰۲۲ء

صفحات ——— ۲۲۴

ترتیب ——— مفتی سعد عبدالرزاق

ناشر

المیزاب پبلشرز

کراچی، پاکستان

Mufti Imdad Ullah Yousufzai
Director of Education Jamia Uloom Islamiyyah
(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town Karachi
Ex Member of Council of Islamic Ideology Govt. Pakistan

مفتی امداد اللہ یوسف زئی
ناظم تعلیمات: جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی
سابق رکن: اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

Ref. ____________ Date: ۱۴۴۴ھ / ۲۰۲۲ء

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ أجمعین، أما بعد:

آقا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "الدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَةِ" (دعا عبادت کا مغز ہے)۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہم جز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون دعائیں ہیں، جن کی اہمیت مسلم ہے۔ برادر مکرم مولانا مفتی سعد عبد الرزاق سلمہ کو اللہ کریم نے یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس دور میں مختلف کتب (مسائل حج وعمرہ اور دعا و وظائف وغیرہ) کی تالیف اور پھر ان کی اعلیٰ طباعت کا اہتمام کرتے ہیں، انہی میں سے ایک کتاب دسویں صدی کے معروف حنفی عالم ملا علی قاری رحمہ اللہ کی "الحزب الاعظم" ہے۔ یہ کتاب ہر طبقے میں مقبول رہی ہے۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل، بھائی یوسف منظور صاحب رحمہ اللہ کی توجہات اور اساتذہ کرام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مزید دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وما ذالك علی اللہ بعزیز!

(مولانا) امداد اللہ یوسف زئی
ناظم تعلیمات
جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

فون: 021-34913570 موبائل: 0300-2880502 فیکس: 021-34919531
Mimdadullahyousufzai@gmail.com

Dr. Maulana Inam Ullah

Director General Research,
Council of Islamic Ideology (CII)
Islamabad.

ڈاکٹر مولانا انعام اللہ

ڈائریکٹر جنرل ریسرچ

اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد

Ref: ____________

Date: ۸ / ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ
۸ / جون ۲۰۲۲ء

برادرم جناب مفتی سعد عبدالرزاق سے راقم کی پہلی ملاقات برادر مکرم جناب مولانا امداد اللہ صاحب کی وساطت سے حرم مکی کے اندر مطاف میں بین العشائین ہوئی۔ مسائل حج موضوع گفتگو تھے۔ جزئیات کے بارے میں مفتی صاحب کے علمی استحضار سے ان کے علمی شغف کا اندازہ ہوا۔ برادر کبیر جناب مولانا عطاء الرحمٰن شہید رحمہ اللہ سے ان کی عقیدت واحترام کے رشتے نے ہمارے اس تعلق کو مزید مضبوط کیا۔ ''دلائل الخیرات'' اور ''الحزب الاعظم'' کو جدید انداز میں انتہائی جاذب نظر رنگین صورت میں چھپوا کر ''علمی تحفے'' کے طور پر اہل علم کو ہدیہ کے طور پر پیش کرنا مفتی صاحب کا گویا شغف ہے۔ ان کے اسی شوق نے ہمارے رابطوں کو دوام بخشا۔ تعلق کی بنیاد پر راقم نے ایک سال قبل مفتی صاحب کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ الحزب الاعظم کی مسنون دعاؤں کو پورے پس منظر اور فضائل کے ساتھ شائع کیا جائے تو علمی فائدے کے ساتھ ساتھ باعث ترغیب بھی ہوگا۔ مفتی صاحب نے نہ صرف یہ کہ میری تجویز سے اتفاق کر کے عزت افزائی فرمائی بلکہ فوری طور پر عملاً یہ کام شروع کر دیا، اور جتنا کام مکمل کرتے، بذریعہ وٹس ایپ میرے مطالعے کے لیے ارسال فرماتے رہے۔ اگر میری طرف سے تبصرہ کرنے میں تاخیر ہو جاتی تو حسب ذیل شعر کے ساتھ یاددہانی فرماتے:

شاعر کو مست کرتی ہے تعریف شعر امیر
سو بوتلوں کا نشہ ہے اس واہ واہ میں

اور کبھی حسب ذیل شعر کے ذریعے یاددہانی کراتے۔

وہ جو لطف مجھ پہ تھے بیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

میری بے بضاعتی کے باوجود ذرہ نوازی فرماتے ہوئے میری تجاویز کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ آخر میں مکمل مسودہ برائے مطالعہ ارسال فرمایا اور ایک مرتبہ پھر انتہائی وقیع علمی کام کے مطالعے کا موقع فرمایا، میں نے اپنی فہم کے مطابق حک واضافہ اور سیٹنگ کے بارے میں مشورے دیے۔

اہل علم کے سامنے یہ تجویز پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں، کہ طلبہ کے شب وروز کے معمولات میں ''الحزب الاعظم'' پڑھنا شامل کر دیا جائے، نیز زیر بحث کتاب کا مطالعہ بھی طلبہ سے کروایا جائے۔ اس طرح طلبہ کو مسنون دعائیں یاد کرنے کا موقع فراہم ہوگا، اور دعاؤں پر مشتمل احادیث پڑھنے کا موقع بھی ملے گا۔

انعام اللہ

مدیر جامعۃ الامام أبی حنیفہ

آئی نائن فور، اسلام آباد

۸ ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ ۸ / جون ۲۰۲۲ء

فَہرسْت

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد:

کچھ عرصہ قبل اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے **الحزب الاعظم** کی تخریج کا موقع ملا، تخریج کے دوران اس بات کا شوق پیدا ہوا کہ احادیث مبارکہ میں ان دعاؤں کے جو فضائل وارد ہوئے ہیں اور اسی طرح اگر کسی دعا سے متعلق کوئی واقعہ یا شانِ ورود منسلک ہے تو اسے جمع کیا جائے، لیکن اپنی بے بضاعتی کو دیکھتے ہوئے اس کی ہمت نہ ہوئی، اسی دوران بابوزئی مردان جانا ہوا جو میرے استاذین کریمین کا گاؤں ہے، وہاں حضرت مولانا انعام اللہ صاحب دامت برکاتہم (ڈائریکٹر جنرل ریسرچ اسلامی نظریاتی کونسل) سے ملاقات ہوئی، دوران ملاقات انہوں نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا اور اس بات کی ترغیب دی اور ہمت دلائی، میں نے عرض کیا کہ میں اس شرط پر کام کروں گا جب آپ اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ اس کام کی مکمل تصحیح آپ خود کریں گے اور میری سرپرستی فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس کا حق ادا کردیا، میری یہ عادت رہی کہ جتنا کام ہوجاتا، وہ حضرت کی خدمت میں ارسال کردیتا اور حضرت اس کی تصحیح بھی فرماتے رہے اور مختلف امور پر مفید مشوروں سے بھی نوازتے رہے اور کام مکمل ہونے پر ایک مرتبہ پھر شروع سے لے کر اخیر تک تصحیح فرمائی، اس کتاب کا نام حضرت کے مشورے سے **الورد الاعظم فی الحزب الاعظم** تجویز ہوا، اسی دوران اس کتاب کا کچھ حصہ مخدومی حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب (نائب مدیر اقرا روضۃ الاطفال) کی خدمت میں ارسال کیا، حضرت مفتی صاحب نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے

فرمایا کہ الحزب الاعظم تو معمولات کی کتاب ہے اور جو کام تم کر رہے ہو وہ بہت مفید ہے لیکن اس سے ان لوگوں کے لئے فائدہ اٹھانا مشکل ہوگا، جو روزانہ بطور معمول الحزب الاعظم پڑھتے ہیں۔ حضرت کی بات سن کر اس بات کی طرف توجہ ہوئی کہ الحزب الاعظم کے حاشیہ میں الورد الاعظم اختصار کے ساتھ شائع کی جائے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ دونوں کام تکمیل کو پہنچے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساعی جمیلہ کو قبولیت سے نوازے اور ہم سب کے لئے اور تمام عالم کے لئے انہیں نافع بنائے۔

اس موقع پر ناانصافی ہوگی کہ میں ان حضرات کا ذکر نہ کروں جنہوں نے قدم قدم پر بندہ کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی، مولانا امداد اللہ صاحب، مولانا انعام اللہ صاحب، میرے برادر محترم حافظ بلال صاحب، مولانا عمران داؤد صاحب جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں میری سرپرستی بھی فرمائی اور مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے بھی نوازا، اور خصوصاً میری والدہ محترمہ جن کی دعائیں ہر ہر قدم پر میرے ساتھ ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ حضرات سے بھی گزارش ہے کہ مجھے اور ان تمام حضرات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں خصوصاً میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، میرے شیخ محترم واصف بھائی رحمۃ اللہ علیہ اور استاذ جی مولانا عطاء الرحمن صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو میرے گھر والوں کو اور میرے بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اس کتاب کو اپنے معمولات میں شامل فرمائیں، اگر کسی غلطی پر مطلع ہوں تو بندہ کو متنبہ فرمائیں یہ آپ کا مجھ پر احسان ہوگا۔

فقط والسلام

سعد عبدالرزاق

+92 321 2022205

مُقَدَّمَةُ الْمُؤَلِّفِ

امابعد! بندہ علی بن سلطان محمد قاری ستر اللہ عیوبھا عرض کرتا ہے کہ میں نے جب بعض سالکین طریقت کو دیکھا کہ وہ معتبر مشائخ کے اوراد اور علماء کرام کے وظائف بڑے ذوق وشوق کے ساتھ پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ بعض تو دعاء سیفی اور اربعین اسمی کا بھی ورد رکھتے ہیں، ادھر بعض عوام کو دیکھا کہ وہ دعاء قدح جیسی دعا پڑھتے ہیں اور اس کی ایسی اسناد بیان کرتے ہیں جس کے موضوع اور مجروح ہونے میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے تو میرے دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ جو دعائیں حدیث کی مشہور کتابوں میں مذکور ہیں وہ میں ایک جگہ جمع کردوں، جیسے **حصن حصین** مؤلفہ امام جزریؒ اور **الاذکار** مؤلفہ امام نوویؒ اور **الکلم الطیب** اور **الجامعین** اور **الدر** مؤلفہ علامہ سیوطیؒ اور **القول البدیع** مؤلفہ امام سخاویؒ۔ اور ان کی ترتیب یہ رکھوں کہ سب سے پہلے قرآن کریم کی دعائیں اور سب سے اخیر میں آپ ﷺ پر درود شریف کے کلمات رکھوں اور اپنے حق میں بھی دعاء خیر کا امید وار ہوں کیونکہ خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا خیر کا کام کرنے والے ہی کی طرح ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور میرا ارادہ نیک رکھے اور دعا وثناء کے اس مجموعہ کو لوگوں کی زبانوں پر ہمیشہ جاری رکھے اور باطل پرستوں اور بے دینوں کی تحریف سے اس کو دور رکھے اور اس کا نام میں نے **الحزب الاعظم والورد الافخم** اس لئے تجویز کیا ہے کیونکہ ان دعاؤں کی نسبت آپ ﷺ کی طرف ہے، لہٰذا ان کے الفاظ کا خوب خیال رکھیں، ان کے معانی پر پورا غور کریں اور ان کے مضامین پر عمل پیرا ہوں کیونکہ یہ مجموعہ ان تمام دعاؤں پر مشتمل ہے جو آپ کو نجات دلانے والی ہیں اور مہلکات سے بچانے والی ہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے کوئی عمدہ

عادت اور اچھا طریقہ باقی نہیں چھوڑا جس کی دعا نہ فرمائی ہو اور کوئی برا کام اور بری خصلت ایسی باقی نہیں رکھی جس سے پناہ نہ مانگی ہو، اجمالی طور پر بھی اور تفصیلی طور پر بھی اور پھر اس کی تعلیم اور تکمیل میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے مراتب بلند سے بلند فرمائے، پس اس کو آپ ﷺ کی پیروی اور صوفیاء کرام کے مقامات کا خلاصہ سمجھنا چاہئے، لہٰذا اگر آپ اس مجموعہ کو روز پڑھ لیا کریں تو کیا ہی کہنا، ورنہ ہر جمعہ کو، یہ نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک بار، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار، ورنہ عمر بھر میں ایک بار بھی پڑھ لیا تو غنیمت ہے اور اگر عرفات کے میدان میں آپ کو اس مجموعہ کے پڑھنے کا موقع مل جائے تو اس میں ان کلمات کا اضافہ کرلیں: سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ، سو مرتبہ سورۂ اخلاص، سو مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ، سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ درود شریف، دوران دعا آہ وزاری اختیار کی جائے اس سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور دعاؤں کے درمیان تلبیہ بھی پڑھتے رہیں۔

آئیں دعا مانگیں

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ بندہ اس کے سامنے اپنی بے بسی، عجز اور احتیاج کا اظہار کر رہا ہو اور خود کو سراپا محتاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اس کی حمد وثناء کرتے ہوئے سائلانہ، فقیرانہ، والہانہ، بے قراری، تضرع اور الحاح وزاری کے ساتھ اپنے رب کے سامنے گڑگڑا رہا ہو، اس یقین کے ساتھ کہ اس کا رب اس کی دعا کو سن رہا ہے اور اس کی حاجت روائی پر قادر ہے اور اس کے سارے مسائل کا حل اسی کے قبضہ وقدرت میں ہے، بندہ جب یہ صورت

اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے در پر جا بیٹھتا ہے تو دریائے رحمت جوش مارتا ہے اور رحمتیں اور برکتیں اسے اپنے گھیرے میں لے لیتی ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندے کی اس حالت کو عین عبادت بلکہ عبادت کا مغز فرمایا ہے۔

آج کل مسلمانوں کے مصائب اور تباہی و بربادی کے جہاں بہت سارے اسباب ہیں ان میں ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، مصائب و آفات کے وقت انسان نہ صرف سینکڑوں طرح کی جائز و ناجائز تدبیریں اختیار کرتا ہے، بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنے کے لئے تکالیف بھی برداشت کرتا ہے، لیکن بسا اوقات وہ تدابیر بجائے فائدے کے نقصان کا سبب بنتی ہیں، اب ایک طرف انسان کے ناقص ذہن میں آنے والی تدابیر ہیں جنہیں انسان اپنی نجات اور حصول مقصد کا ذریعہ سمجھتا ہے، دوسری طرف کامیابی کی اعلیٰ تدبیر ہے جو رب کائنات کی نہ صرف تجویز کردہ ہے، بلکہ اس تدبیر کے سو فیصد کامیاب ہونے کی ذمہ داری بھی خود رب کائنات نے لی ہے کہ **اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ** مجھ سے مانگو میں تمھاری مانگ پوری کروں گا اور اسی بات کو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح بیان فرمایا کہ جس شخص کے لئے دعا کے دروازے کھول دیئے گئے (یعنی جسے دعائیں مانگتے رہنے کی توفیق ہوگئی) تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔

لہٰذا جس قسم کے بھی مشکل سے مشکل حالات پیش آجائیں، پہاڑ کی چٹانوں اور سمندر کی موجوں کے برابر بھی مایوس کن حالات پیش آجائیں تب بھی رحمت خداوندی سے مایوس نہ ہوں اس کے در پر ہاتھ پھیلائیں کہ حالات کا بدلنا اور نفع اور نقصان کا ہونا یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ ایک اللہ والے فرماتے ہیں کہ دعا پر اعتماد نیکی ہے جب بندہ ہر قسم کے حالات میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اس کے سامنے دست سوال پھیلاتا ہے تو گویا وہ

اس بات کا اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ میرا رب میری دعا کو سن رہا ہے وہ میرے حالات کو جانتا ہے اور میرے حالات کے بدلنے اور میری مشکلات کو دور کرنے پر قادر ہے، دعا بندہ کا سہارا ہے، دعا ناممکنات کو ممکن بنا دیتی ہے، آنے والی بلاؤں کو ٹال دیتی ہے، دعا میں بڑی طاقت اور قوت ہے، دعا پر یقین ایمان اور مومن ہونے کی علامت ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دعا مانگنے سے محروم نہ کرے اور نہ ہی ہمیں ہماری دعاؤں کی افادیت سے محروم ہونے دے۔

آج امت مسلمہ چاروں طرف سے حالات میں گھری ہوئی ہے، ان نازک حالات میں صبح وشام اور مختلف حالات اور مختلف اوقات میں جو دعائیں منقول ہیں ان دعاؤں کو کامل یقین اور کامل اعتقاد کے ساتھ اپنے روزمرہ کے معمولات میں شامل کیا جائے، دعا مانگنے کی عادت ڈالی جائے، دعا کو اس کے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے مانگا جائے، دعا کی قبولیت کی شرائط کو مدنظر رکھا جائے، ان اوقات اور مقامات میں دعا مانگی جائے جن اوقات اور مقامات میں مانگی جانے والی دعائیں درجۂ قبولیت تک پہنچتی ہیں، تو آئیں دعا مانگیں اور خوب مانگیں اللہ تعالیٰ کے در کے سوالی اور بھکاری بن جائیں اور اتنا مانگیں اور اس انداز میں مانگیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہمیں اپنے گھیرے میں لے لے، غیبی نصرتیں ہمارے ساتھ کر دی جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے خواص میں شامل فرما کر دنیا اور آخرت کی کامیابی ہمارے لئے مقدر فرما دے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلی منزل بروز ہفتہ

①	أَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
	میں شیطان مردود (کے شر سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں
②	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
	اللہ کے نام سے شروع جو سب پر مہربان ہے، نہایت رحم کرنے والا ہے
③	اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
	تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، جو سب پر مہربان ہے، بہت رحم کرنے والا ہے،
	مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝
	جو روز جزاء کا مالک ہے، (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں،
	اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ
	ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما، ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا

① یہ کلمہ (تعوذ) مقربین کا وسیلہ، ڈرنے والوں کی مضبوط پناہ، ہلاک ہونے والوں کی امید، انکساری کرنے والوں کی خندہ پیشانی کا سبب اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی اطاعت گزاری ہے: فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ (یعنی جب تو قرآن پڑھے تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کر) (سورۃ النحل آیت نمبر 98)۔

② حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کُلُّ اَمۡرٍ ذِیۡ بَالٍ لَا یُبۡدَاُ فِیۡہِ بِبِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحِیۡمِ اَقۡطَعُ یعنی ہر اہم کام جو اللہ تعالیٰ کے نام رحیم سے شروع نہ کیا جائے وہ ادھورا اور ناقص رہتا ہے۔ (کنز العمال، رقم: 2491 جلد ۱)۔

③ اس سورت کے بہت سارے نام ہیں، قرآن کی پہلی سورت ہونے کی بناء پر اسے سورۂ فاتحہ کہا جاتا ہے، یہ سورت قرآن کے اصولی مباحث یعنی توحید، رسالت اور آخرت پر مشتمل ہے اس لئے اسے اُمُّ الۡکِتَاب یا اُمُّ الۡقُرۡاٰن کہا جاتا ہے، یہ سات آیات پر مشتمل ہے اور نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اس لئے اسے اَلسَّبۡعُ الۡمَثَانِیۡ کہا جاتا ہے، جس کے..........

عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝

نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا ہے اور نہ ان کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں

④ أَعُوۡذُ بِاللّٰهِ أَنۡ أَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ

میں اس بات سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں کہ جاہلوں میں سے ہوجاؤں

⑤ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا إِنَّكَ أَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝ وَتُبۡ

اے ہمارے پروردگار ہماری طرف سے (اس عمل کو) قبول کر بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے

عَلَيۡنَا إِنَّكَ أَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ۝

اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

(بقیہ حاشیہ) معنی بھی یہی ہیں کہ وہ سات آیات جنہیں بار بار پڑھا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ میں نے نماز (سورۂ فاتحہ) اپنے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کردی ہے اور میرا بندہ جو سوال کرتا ہے وہ پورا کیا جاتا ہے، جب کوئی بندہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثناء کی اور جب مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور (اور راوی نے ایک بار یہ الفاظ کہے) کہ میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کردیے ہیں اور نمازی جب إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ پڑھتا ہے۔ تو اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کا درمیانی معاملہ ہے اور میرا بندہ نے جو مانگا وہ اسے مل گیا اور جب نمازی اپنی نماز میں اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لئے ہے اور یہ جو مانگے گا وہ اسے دیا جائے گا۔ (مسلم باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ حدیث 395 صفحہ نمبر 169)

④ (سورۂ بقرہ آیت نمبر 67) حضرات انبیاء علیہم السلام نے مختلف مواقع پر مختلف الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب فرمائی ہے، مذکورہ آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تعوذ کا ذکر ہے۔

⑤ بیت اللہ کی تعمیر کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا (سورۂ بقرہ آیت نمبر 127 اور 128)

⑥ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا

⑦ رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

اے ہمارے پروردگار! ہمیں صبر دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما

⑧ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

ہم نے سنا اور قبول کیا ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِيْنَآ أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ

اے ہمارے رب نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں، اے ہمارے رب اور نہ رکھ ہم پر

⑥ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر 200) یہ ایک ایسی جامع دعا ہے کہ جس میں انسان کے تمام دنیوی اور دینی مقاصد آجاتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربنا اتنا حدیث 6026 صفحہ 2347)

⑦ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر 250) حضرت داود علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی دعا جب وہ جالوت کے لشکر سے برسرِ پیکار تھے۔

⑧ مذکورہ دعائیں سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کا حصہ ہیں، جن کے بہت سے فضائل ہیں۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ (الصحیح للبخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل سورۃ البقرۃ حدیث نمبر 4722، صفحہ نمبر 1914)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کے سفر پر لے جایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی تک پہنچے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے، زمین سے جو چیز چڑھتی ہے وہ یہیں آکر ٹھہر جاتی ہے، پھر لے لیا جاتا ہے..........

عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا

بھاری بوجھ، جیسا رکھا تھا ہم سے اگلے لوگوں پر اے ہمارے رب

وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا

اور نہ اٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو طاقت نہیں اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے

وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝

اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا رب ہے تو ہماری کافروں کے خلاف مدد کر

⑨ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ

اے ہمارے رب! جب تو ہمیں ہدایت دے چکا تو اب ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر اور ہم کو اپنے پاس سے

لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۝ رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ

رحمت عنایت کر، تو ہی ہے سب کچھ دینے والا ہے اے ہمارے رب! تو جمع کرنے والا ہے

النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۝

لوگوں کو ایک دن جس میں کچھ شبہ نہیں بے شک اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا

(بقیہ حاشیہ) اور جو اوپر سے اترتا ہے وہ بھی یہیں ٹھہر جاتا ہے، پھر لے لیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى (جب (سدرۃ المنتہیٰ) کو ڈھانپتی تھیں وہ چیزیں جو ڈھانپتی تھیں) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا یعنی سونے کے پتنگے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کو وہاں تین چیزیں دی گئیں، پانچ نمازیں، دوسری سورۃ بقرۃ کی اختتامی آیتیں، تیسرے اللہ نے آپ ﷺ کی امت میں سے اس شخص کے تمام تباہ کرنے والے گناہوں کو بخش دیا جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرے۔ (الصحیح لمسلم کتاب الایمان، باب سدرۃ المنتہی، حدیث نمبر 173، صفحہ نمبر 96)

○ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 8 اور 9) شہر بن حوشب نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین! جب آپ ﷺ کا قیام آپ کے یہاں ہوتا تو آپ ﷺ کی زیادہ تر دعا کیا ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ اکثر یہ دعا مانگتے تھے: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ خود میں نے بھی آپ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ اکثر یہ دعا کیوں مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے ام سلمہ! کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے.........

⑩ رَبَّنَآ إِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہیں تو تو ہمارے لئے ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا

⑪ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

آپ یوں کہئے کہ اے اللہ جو ملک کا مالک ہے تو جس کو چاہے ملک دے دیتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ

اور جس سے چاہے ملک چھین لیتا ہے اور تو عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور جس کو چاہے ذلت دیتا ہے،

تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ

تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائی ہے، بےشک تو ہر چیز پر قادر ہے تو رات کو

(بقیہ حاشیہ) دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، تو اللہ جسے چاہتا ہے قائم وثابت قدم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر معاذ (راوی) نے یہ آیت پڑھی: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا۔ (الترمذی، الدعوات، حدیث 3522 صفحہ 554)

ابن النجار نے اپنی تاریخ میں جعفر بن محمد خلدی سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور وہ یہ آیت پڑھے: رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اور اس کے بعد ان الفاظ سے دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَالِيْ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز لوٹا دیں گے۔ (الدر المنثور، سورۃ آل عمران، صفحہ نمبر 472)

⑪ (سورۂ آل عمران آیت نمبر 16) اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی دعا۔

⑫ (سورۂ آل عمران آیت نمبر 26 اور 27) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس دعا قبول کرتے ہیں وہ آل عمران کی اس آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ میں ہے۔ (الجامع الصغير للسيوطي حديث نمبر 1033، صفحہ نمبر 68)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے قرض کی زیادتی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ جس کے ذریعہ تو دعا کرے، اگر تیرے اوپر پہاڑ کے برابر قرضہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو تیری طرف سے ادا کر دیں گے، اے معاذ اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ کے ساتھ دعا کرو: قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ ان آیات کے بعد یہ دعا کرو: رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ...............

اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ

دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور تو زندہ کو نکالتا ہے

مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ

مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور تو جس کو چاہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

بے حساب رزق دیتا ہے

(12) رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَآءِ

اے میرے رب! مجھ کو اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے

(13) رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ

اے ہمارے رب! جو تو نے نازل فرمایا ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے پیغمبر کی اتباع کیا

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○

تو تو ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ دے

(بقیہ حاشیہ) وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ عَنِ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَتَوَفَّنِيْ فِي عِبَادِكَ وَجِهَادٍ فِي سَبِيْلِكَ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر 332، صفحہ نمبر 159، جلد نمبر 20)

(12) (سورۂ آل عمران آیت نمبر 38) حضرت زکریا علیہ السلام کی اولاد کے حصول کے لئے دعا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں بیٹا عطا فرمایا۔

(13) (سورۂ آل عمران آیت نمبر 53) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز ختم فرما لیتے تو یہ دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ فَاِنَّ لِلسَّآئِلِ عَلَيْكَ حَقًّا اَيُّمَا عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ دَعْوَتَهُمْ وَاسْتَجَبْتَ دُعَآءَهُمْ اَنْ تُشْرِكَنَا فِيْ صَالِحِ مَا يَدْعُوْنَكَ فِيْهِ وَاَنْ تُشْرِكَهُمْ فِيْ صَالِحِ مَا نَدْعُوْكَ فِيْهِ وَاَنْ تُعَافِيَنَا وَاِيَّاهُمْ وَاَنْ تَقَبَّلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنَّا وَعَنْهُمْ فَاِنَّا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ اور رسول اللہ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے............

(14) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ

اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کاموں میں جو زیادتی ہوئی اسے بھی معاف فرما دے

أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما

(15) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ

اے ہمارے رب! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا، آپ پاک ہیں، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے

النَّارِ ۝ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ وَمَا

بچا لیجیے، اے ہمارے رب! آپ جس کسی کو دوزخ میں داخل کر دیں اسے آپ نے یقیناً رسوا ہی کر دیا،

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا

اور ظالموں کو کسی قسم کے مددگار نصیب نہ ہوں گے، اے ہمارے رب! ہم نے ایک منادی کو سنا

(بقیہ حاشیہ) کہ جو شخص بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو خشکی اور تری کے رہنے والوں کی دعاؤں میں شامل فرما دیتے ہیں اور وہ اپنی جگہ پر ہوتا ہے۔ (کنز العمال حدیث نمبر 4977، صفحہ نمبر 642، جلد نمبر 2)

(۱۴) (سورۂ آل عمران آیت نمبر 147) میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت آجاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور آنے والے حالات کو اپنے گناہوں کا سبب سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتے ہیں اور دشمن کے خلاف اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

(۱۵) (سورۂ آل عمران آیات نمبر 191 تا 194) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ (ام المؤمنین) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ٹھہرا، رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہلیہ (میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ تھوڑی دیر بات چیت کی پھر سو گئے، جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہا تو آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیت تلاوت کی إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ (بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن و رات کے مختلف ہونے میں عقلمندوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں)۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کی، پھر گیارہ رکعتیں تہجد اور وتر کی پڑھیں۔ پھر جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے (فجر کی) اذان دی تو آپ ﷺ نے دو رکعت (فجر کی سنت) پڑھیں اور باہر مسجد میں تشریف لائے اور فجر کی نماز پڑھائی۔.................

يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ

جو ایمان کی طرف پکار رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ، چنانچہ ہم ایمان لے آئے، لہٰذا اے ہمارے پروردگار! ہماری خاطر

لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

ہمارے گناہ بخش دیجیے، ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دیجیے، اور ہمیں نیک لوگوں میں شامل کر کے اپنے پاس بلائیے

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ

اور اے ہمارے رب! ہمیں وہ کچھ عطا فرمایئے جس کا وعدہ آپ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے ہم سے کیا ہے، اور ہمیں قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

رسوا نہ کیجیے۔ یقیناً آپ وعدے کی کبھی خلاف ورزی نہیں کیا کرتے۔

(16) رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ

اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے باشندے ظالم لوگ ہیں اور اپنی طرف سے

لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا

ہمارا کوئی حمایتی بنا دے اور اپنی طرف سے ہمارے لیے کوئی مددگار بنا دے

(بقیہ حاشیہ) بخاری شریف کی اگلی روایت میں ہے کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ (الصحیح للبخاری کتاب التفسیر باب ان فی خلق السموات الخ، حدیث 4293/94، صفحہ 1666)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے رات میں آل عمران کی آخری آیت پڑھیں اس کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔ (سنن الدارمی باب فی فضل ال عمران، حدیث 3439، صفحہ 2139، جلد 4، دار المغنی)

(16) (سورۂ نساء آیت نمبر 75) ہجرت مدینہ کے بعد بھی مسلمانوں کا ایک کمزور طبقہ مکہ میں رہ گیا تھا جو ہجرت پر قادر نہیں تھا اور کفار کے ظلم کا تختۂ مشق بنے ہوئے تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اور میری والدہ بھی ان ہی لوگوں میں شامل تھے، ان ہی میں سلمہ بن ہشام، ولید بن ولید اور ابوجندل رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ بھی شامل تھے، کفار کی طرف سے انہیں طرح طرح کی تکالیف دی جاتی تھیں، یہ حضرات قید و بند کے دوران یوں دعائیں کرتے تھے۔

(17) رَبَّنَآ أَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيۡدًا

اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار دیجیے جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے ایک خوشی کا

لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنۡكَ وَارۡزُقۡنَا وَأَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ

موقع بن جائے، اور آپ کی طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں یہ نعمت عطا فرما دیجیے، اور آپ سب سے بہتر عطا فرمانے والے ہیں

(18) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ ○ وَنَطۡمَعُ أَنۡ

اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں، لہٰذا گواہی دینے والوں کے ساتھ ہمارا نام بھی لکھ لیجیے اور ہم یہ توقع

يُّدۡخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الصّٰلِحِيۡنَ

رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں میں شمار کر دے گا

(19) رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ○

اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ فرمانا

(۱۷) (سورۂ مائدہ آیت نمبر 114) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا

(۱۸) (سورۂ مائدہ آیت نمبر 83 اور 84) اہل کتاب میں سے ایمان والوں کا حال اور ایمان لانے کے بعد ان کی دعا کا ذکر ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ سے آئے تھے، وہ حضور ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن کریم سن کر ایمان لائے اور بے تحاشہ رونے لگے، آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کہیں اپنے وطن پہنچ کر ایمان سے پھر تو نہیں جاؤ گے؟ انہوں نے کہا کہ یہ بات ناممکن ہے ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 4639، صفحہ 49، جلد 5)

(۱۹) (سورۂ اعراف آیت نمبر 47) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کا حساب ہوگا، اگر ایک نیکی بھی برائیوں سے بڑھ گئی تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر ایک برائی بھی نیکیوں سے زیادہ ہوگئی تو دوزخ میں جائے گا، پھر آپ نے آیت فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ سے دو آیتوں تک تلاوت کی اور فرمایا کہ ایک رائی کے دانے کے برابر کی کمی زیادتی سے میزان کا پلڑا ہلکا بھاری ہو جاتا ہے اور جن کی نیکیاں بدیاں برابر برابر ہو جائیں گی یہ اعراف والے ہوں گے انہیں روک دیا جائے گا اور یہ جنتی دوزخی کے نام سے مشہور ہو جائیں گے، یہ جب جنت کو دیکھیں گے تو اہل جنت کو سلام کریں گے اور جب جہنم کو دیکھیں گے تو اللہ سے پناہ طلب کریں گے اور کہیں گے: رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ (تفسیر لابن کثیر الاعراف آیت 47، ص 309)

(20) أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ

تُو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہترین

الْغٰفِرِيْنَ ٥ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

بخشنے والا ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی خوبی لکھ دے

الْاٰخِرَةِ إِنَّا هُدْنَآ إِلَيْكَ ٥

اور آخرت میں بھی بے شک ہم نے تیری طرف رجوع کیا

(21) رَبَّنَآ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفٰى عَلَى

اے ہمارے رب جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں تُو اسے جانتا ہے

اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ

اور زمین و آسمان میں سے کوئی چیز اللہ سے چھپی ہوئی نہیں ہے

(22) رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥

تو ہم یقیناً خسارے والوں میں سے ہوجائیں گے

(20) (سورۂ اعراف آیت نمبر 155 اور 156) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا

(21) (سورۂ ابراہیم آیت نمبر 38) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی اہلیہ اور شیر خوار بچے کو ایک ویران اور بے آب وادی میں چھوڑ کر جا رہے تھے، اس وقت انہوں نے کچھ دعائیں مانگی تھیں، یہ اسی دعا کا تکملہ ہے۔

(22) (سورۂ اعراف کی آیت نمبر 23) حضرت آدم علیہ السلام کی وہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں سکھائی تھی، جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ حضرت قتادہؒ سے فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ کے بارے میں مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بتایا گیا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے میرے رب! آپ مجھ کو بتائیے اگر میں.....

(23) رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ

اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما

خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ

اور تو بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے

(24) رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○

اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال اور ہمیں اسلام پر موت دے

(25) رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَأَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ

اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما

وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے

(بقیہ حاشیہ) توبہ کرلوں اور اپنی اصلاح کرلوں کیا تو کیا مجھے جنت میں لوٹا دے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تجھ کو جنت میں لوٹا دوں گا، اس پر انہوں نے یہ کلمات کہے: رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ حضرت آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے استغفار کیا اور توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی لیکن اللہ کا دشمن ابلیس وہ اپنے گناہوں سے باز نہ آیا اور نہ توبہ کی یہاں تک کہ جس مصیبت میں گرفتار ہونا تھا گرفتار ہو گیا، لیکن اس نے قیامت کے دن تک مہلت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو ان میں سے وہ چیز دے دی جس کا اس نے سوال کیا تھا۔ (یعنی آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اور ابلیس مردود کو قیامت تک مہلت دے دی۔ (شعب الایمان، معالجة کل ذنب بالتوبة، حدیث 7174، صفحہ 434، جلد 5)

(23) (سورۂ اعراف آیت نمبر 89) حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام کثرت سے نماز پڑھتے تھے، جب طویل وقت گزر گیا اور آپ کی قوم اپنے کفر اور اپنی گمراہی میں سرکش ہوگئی اور آپ ان کی اصلاح سے مایوس ہوگئے تو ان کے لیے بددعا کی اور کہا: رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ان کی قوم کو زلزلہ کے ساتھ ہلاک اور تباہ کر دیا۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی)

(24) (سورۂ اعراف آیت نمبر 126) فرعون کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے والے جادوگروں کی دعا، جو انہوں نے فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد فرعون کی دھمکیوں کے جواب میں کی تھی۔

(25) (سورۂ اعراف آیت نمبر 151) حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے مناجات کے لئے تشریف لے گئے........

(26) عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا، اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے لئے تختۂ مشق نہ بنا

الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اور ہمیں اپنی رحمت سے کافر قوم سے نجات دے

(27) رَبِّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ

اے میرے رب میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے ایسی درخواست کروں جس کا مجھے علم نہیں

وَإِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ أَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ

اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں فرمائے گا تو میں خسارے والوں میں سے بن جاؤں گا

(28) فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے

وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

مجھے اسلام پر موت دینا اور مجھے نیکوکاروں میں شامل فرمانا

(بقیہ حاشیہ) وہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ ان کی غیر موجودگی میں ان کی قوم کفر میں مبتلا ہوگئی ہے تو وہ سخت غصے میں واپس آئے اور فرمانے لگے کہ تم لوگوں نے میرے بعد سخت نالائقی کی، میری ذراسی تاخیر میں یہ ظلم ڈھایا کہ شرک میں مبتلا ہوگئے اور غصے کے مارے تورات کی تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام پر بھی سخت ناراض ہوئے کہ انہوں نے قوم کو شرک سے کیوں نہیں روکا، پھر جب انہیں حضرت ہارون علیہ السلام کے قصوروار نہ ہونے کا علم ہوا تو مذکورہ بالا دعا فرمائی۔

(٢٦) (سورۂ یونس آیت نمبر 85 اور 86) بنی اسرائیل کی دعا جو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نصیحت قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مانگی، کہ بے شک ہمارا بھروسہ خالص اللہ ہی پر ہے، اسی سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنائے کہ یہ ہم پر اپنے زور و طاقت سے ظلم ڈھاتے رہیں اور ہم ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں، ایسی صورت میں ہمارا دین بھی خطرہ میں ہے اور ان ظالموں یا دوسرے دیکھنے والوں کو یہ ڈینگ مارنے کا موقع ملے گا کہ اگر ہم حق پر نہ ہوتے تو تم پر ایسا تسلط و تفوق کیوں حاصل ہوتا۔

(٢٧) (سورۂ ھود کی آیت نمبر 47) حضرت نوح علیہ السلام کی دعا۔ (٢٨) (سورۂ یوسف آیت نمبر 101) حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا

(29) اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ
بے شک میرا پروردگار دعا ضرور سنتا ہے، اے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا،
وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ
اے ہمارے رب ہماری دعا قبول فرما، اے ہمارے رب مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مومنین کو
وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ
اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہو۔
(30) رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا
اے میرے رب! میرے والدین پر ایسا رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا
(31) رَبِّ أَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ
اے میرے رب! مجھے داخل فرما سچا داخل کرنا اور مجھے نکال سچا نکالنا
صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا
اور مجھے اپنے پاس سے ایسا غلبہ اور سلطنت عطا فرما جس میں تیری مدد شامل حال ہو

(29) (سورۂ ابراہیم آیت نمبر 39 تا 41) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

(30) (سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 24) اللہ تعالیٰ نے والدین کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا ہے، یہ حقیقت ہے کہ والدین کے حقوق کی مکمل ادائیگی اور ان کی پوری راحت رسانی انسان کے بس کی بات نہیں، لہٰذا ان کو راحت پہنچاتا رہے اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کرتا رہے اور ساتھ ہی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی مشکلات کو آسان فرمائے اور ان کی تکلیفوں کو دور فرمائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر کو لمبا کر دیں اور اس کے رزق کو زیادہ کر دیں تو اسے چاہئے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (شعب الایمان باب فی بر الوالدین، حدیث نمبر 7855، صفحہ 185، جلد 6)

(31) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب ہجرت مدینہ کا حکم دیا گیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (سنن الترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، حدیث نمبر 3139، صفحہ نمبر 498)..........

32	رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ أَمۡرِنَا رَشَدًا
	اے ہمارے پروردگار ہم پر خاص اپنے پاس سے رحمت نازل فرما اور ہماری اس صورت حال میں ہمارے لیے بھلائی کا راستہ مہیا فرما
33	رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ
	اے میرے رب میرے سینے کو کھول دے اور میرے لئے میرے کاموں کو آسان فرما
34	رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا
	اے میرے رب! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما
35	رَبِّ أَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَأَنۡتَ أَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ
	اے میرے رب مجھے یہ تکلیف لگ گئی ہے، اور تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

(بقیہ حاشیہ) ہجرت مدینہ کے وقت اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس دعاء کی تلقین فرمائی کہ مکہ سے نکلنا اور پھر مدینہ پہنچنا دونوں خیر و خوبی اور عافیت کے ساتھ ہوں، اسی دعاء کا ثمرہ تھا کہ ہجرت کے وقت تعاقب کرنے والے کفار کی زد سے اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر بچایا اور مدینہ طیبہ کو آپ ﷺ کے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے سازگار بنایا، اسی لئے بعض علماء نے فرمایا کہ یہ دعاء ہر مسلمان کو اپنے تمام مقاصد کے شروع میں یاد رکھنی چاہئے اور ہر مقصد کے لئے یہ دعاء مفید ہے۔

(32) (سورۂ کہف آیت نمبر 10) اصحاب کہف کی دعا

(33) (سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 25 اور 26) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب کلام الٰہی کا شرف حاصل ہوا اور منصب نبوت و رسالت عطا ہوا تو اس وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔

(34) (سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 114) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ (سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث 3599، صفحہ 564) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ زِدْنِي إِيْمَانًا وَّفِقْهًا وَّيَقِيْنًا وَّعِلْمًا (الدر المنثور سورۃ طٰہٰ 114، صفحہ 247)

(35) (سورۂ انبیاء آیت نمبر 83) حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا، حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت، جائیداد وغیرہ عطا فرمایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیغمبرانہ آزمائش میں مبتلا کیا، اب وہ آزمائش کیا تھی؟ اس بارے میں قرآن کریم سے تو اتنی بات ثابت ہے کہ ان کو کوئی شدید مرض پیش آیا جس پر وہ صبر کرتے رہے، بالآخر اللہ تعالیٰ سے مذکورہ بالا دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نہ صرف اس بیماری سے نجات دی بلکہ اس بیماری کے زمانے میں ان کی اولاد اور احباب جو سب جدا ہو گئے تھے خواہ موت کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے، وہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صحت و عافیت کے ساتھ واپس لوٹا دیئے اور اتنے ہی اور بھی زیادہ دے دیئے۔

36	لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ
	(یا اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بے شک میں قصور وار ہوں
37	رَبِّ لَا تَذَرۡنِي فَرۡدٗا وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلۡوَٰرِثِينَ ٥
	اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑیئے، اور آپ سب سے بہتر وارث ہیں
38	رَبِّ ٱحۡكُم بِٱلۡحَقِّۗ وَرَبُّنَا ٱلرَّحۡمَٰنُ ٱلۡمُسۡتَعَانُ
	اے میرے رب ! حق کا فیصلہ کردیجیے، اور ہمارا رب بڑی رحمت والا ہے، اور جو باتیں تم بناتے ہو
	عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ
	ان کے مقابلے میں اسی کی مدد درکار ہے

(36) (سورۃ انبیاء آیت نمبر 87) حضرت یونس علیہ السلام کی دعا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ کوئی مسلمان بھی ان کلمات کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3505، صفحہ نمبر 552)

(37) (سورۃ انبیاء آیت نمبر 89) حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا، حضرت زکریا علیہ السلام کی خواہش تھی کہ ایک فرزند وارث عطا ہو، لہٰذا اس کی دعا مانگی مگر ساتھ یہ بھی عرض کر دیا کہ أَنتَ خَيۡرُ ٱلۡوَٰرِثِينَ کہ بیٹا ملے یا نہ ملے ہر حال میں آپ تو بہتر وارث ہیں ہی، یہ پیغمبرانہ رعایت ادب ہے کہ اصل محبوب اور اصل مطلوب اللہ ہی ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا سے متعلق کچھ کلام پہلی منزل کی دعا نمبر 12 کے ذیل میں گزر چکا ہے۔

(38) (سورۃ انبیاء آیت نمبر 112) آپ ﷺ کی اس دعا کا ذکر ہے جو آپ ﷺ قتال کے موقع پر مانگا کرتے تھے، ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انبیاء (علیہم السلام) (یہ دعا) فرمایا کرتے تھے رَبَّنَا ٱفۡتَحۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ قَوۡمِنَا بِٱلۡحَقِّ وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلۡفَٰتِحِينَ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ یوں کہو رَبِّ ٱحۡكُم بِٱلۡحَقِّ یعنی فیصلہ کیجیے حق کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ جانتے تھے کہ وہ حق پر ہیں اور ان کے دشمن باطل ہیں پھر بھی دشمن سے مقابلہ ہوتا تو (یہ دعا) فرماتے رَبِّ ٱحۡكُم بِٱلۡحَقِّ (اے میرے رب حق کے ساتھ فیصلہ فرمائیے)۔ (الدر المنثور سورۃ الانبیاء، الایۃ 112، صفحہ نمبر 408، جلد نمبر 10)

(39) رَبِّ أَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

اے رب مجھے اتار برکت والا اتارنا اور تُو بہترین اتارنے والا ہے

(40) رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اے میرے رب تُو مجھے ظالم لوگوں کے ساتھ شامل مت کرنا

(41) رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ

اے میرے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطانوں کی چھیڑ سے اور اے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں

رَبِّ أَنْ يَّحْضُرُوْنِ

اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں

(39) (سورۂ مؤمنون آیت نمبر 29) حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سے اترتے وقت کی دعا۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو سکھا رہے ہیں کہ جب تم سواری پر سوار ہونے لگو تو کیا کہو، بس جب تم کشتی پر سوار ہونے لگو تو کہو: بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جب اونٹ پر سوار ہونے لگو تو کہو: سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اور جب کشتی سے اور دیگر سواریوں سے اترنے لگو تو یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنَا مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ۔ (تفسیر الطبری، الزخرف الایۃ 14، صفحہ 558، جلد 20،)

(40) (سورۂ مؤمنون آیت نمبر 94) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا تلقین فرمائی گئی ہے کہ یا اللہ! اگر کافروں پر آپ کا عذاب میرے سامنے آئے تو مجھے ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کیجئے گا، اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے معصوم ہونا اور عذاب الٰہی سے محفوظ ہونا یقینی تھا، مگر پھر بھی اس دعا کی تلقین اس لئے فرمائی گئی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرح فریاد کرتے رہنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجر بڑھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی اس کی تعلیم ہو جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باوجود عذاب سے محفوظ اور مامون ہونے کے اس دعا کا اہتمام فرما رہے ہیں تو امت کو بھی چاہئے کہ اس دعا کے مانگنے کا اہتمام کریں۔

(41) (سورۂ مؤمنون آیت نمبر 94) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس دعا کی تلقین فرمائی ہے تاکہ غصہ اور غیظ و غضب کی حالت میں جبکہ انسان کو اپنے نفس پر قابو نہیں رہتا اس سے محفوظ رہیں، اس کے علاوہ شیاطین اور جنات کے دوسرے آثار اور حملوں سے بچنے کے لئے بھی یہ دعا مجرب ہے۔ حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ!.........

(42) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَأَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو تُو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے

(43) رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَأَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ

اے میرے رب معاف کردے اور رحم فرما کہ بے شک تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے

(44) رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

اے ہمارے رب! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھیے، درحقیقت اس کا عذاب

غَرَامًا إِنَّهَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّمُقَامًا

وہ تباہی ہے جو چمٹ کر رہ جاتی ہے، یقیناً وہ کسی کا مستقر اور قیام گاہ بننے کے لیے بدترین جگہ ہے

(45) رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ أَزۡوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعۡيُنٍ

اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما،

(بقیہ حاشیہ) مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا جب تم (سونے کے لئے) اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کہا کرو: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنۡ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنۡ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيۡنِ وَأَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ (جب تم یہ کلمات کہہ لوگے) تو وہ تجھے تکلیف نہیں دے گا اور اس کے لائق ہے کہ وہ تیرے قریب بھی نہ آئے۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 23839، صفحہ نمبر 258) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے بالغ اور سمجھدار بچوں کو یہ دعا سکھا دیتے تھے، اور جو بچے چھوٹے اور ناسمجھ ہوتے تھے ان کے لیے یہ دعا کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں اٹکا دیتے تھے۔ (الترمذی، ح3528، ص555)

(42) (سورۂ مومنون آیت نمبر 109) ایمان والوں کی دعا

(43) (سورۂ مومنون آیت نمبر 118) رسول اللہ ﷺ کو دعاء مغفرت ورحمت کی تلقین کی گئی ہے باوجود یہ کہ آپ ﷺ معصوم ہیں، اس کی وجہ علماء کرام یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ دراصل امت کو سکھانے کے لئے ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو اس دعا کی تلقین کی جارہی ہے تو تمہیں اس دعا کا کتنا اہتمام کرنا چاہیے۔

(44) (سورۂ فرقان آیت نمبر 65 اور 66) اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی صفت بیان فرما رہے ہیں کہ یہ مقبولین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شب و روز عبادت و اطاعت میں مصروف رہنے کے باوجود بے خوف ہو کر نہیں بیٹھے رہتے، بلکہ ہر وقت خدا کا خوف اور آخرت کی فکر رکھتے ہیں، اور اس کے لئے عملی کوشش بھی جاری رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی مانگتے رہتے ہیں۔

(45) (سورۂ فرقان آیت نمبر 74) اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی صفت بیان فرما رہے ہیں کہ وہ صرف اپنے نفس کی اصلاح.....

وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ٥

اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے

(46) رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْ

اے میرے پروردگار مجھے حکمت عطا فرما، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما لے

لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ

اور آنے والی نسلوں میں میرے لیے وہ زبانیں پیدا فرما دے جو میری سچائی کی گواہی دیں اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے

النَّعِيْمِ وَاغْفِرْ لِاَبِيْ إِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ وَلَا تُخْزِنِيْ

جو نعمتوں والی جنت کے وارث ہوں گے اور میرے باپ کی مغفرت فرما، یقیناً وہ گمراہ لوگوں میں سے ہے اور اس دن مجھے رسوا نہ کرنا

يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ إِلَّا مَنْ أَتَى

جس دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا، نہ اولاد ہاں (اس کو نجات ملے گی) جو شخص

اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ

اللہ کے پاس سلامتی والا دل لے کر آئے گا

(47) رَبِّ نَجِّنِيْ وَأَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ٥

اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان لوگوں کے اعمال سے بچا

(بقیہ حاشیہ) پر قناعت نہیں کرتے بلکہ اپنی اولاد اور بیبیوں کی بھی فکر کرتے ہیں اور اس کے لئے کوشش کرتے رہتے ہیں، اسی کوشش میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کے نیک بن جانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَئِمَّةِ الْمُتَّقِيْنَ (القرطبی، الفرقان، الآیۃ 74، صفحہ 489)

(46) (سورۂ شعراء آیت نمبر 83 تا 89) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں

(47) (سورۂ شعراء آیت نمبر 169) حضرت لوط علیہ السلام کی دعا

(48)

اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا تو تُو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما،

فَتۡحًا وَّنَجِّنِی وَمَنۡ مَّعِیَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

اور مجھے اور میرے ساتھ جو مؤمنین ہیں انہیں نجات عطا فرما

(49) رَبِّ أَوۡزِعۡنِیۡ أَنۡ أَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡ أَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ

اے میرے رب ! مجھے اس بات کا پابند بنا دیجیے کہ میں ان نعمتوں کا شکر ادا کروں

وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَأَنۡ أَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰهُ وَأَدۡخِلۡنِیۡ

جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں، اور وہ نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہو، اور اپنی رحمت سے

بِرَحۡمَتِكَ فِیۡ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیۡنَ

مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما لیجیے

(50) رَبِّ إِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تُو مجھے بخش دے

(51) رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ

اے میرے رب مجھے ظالموں سے نجات عطا فرما

(۴۸) (سورۂ شعراء آیت نمبر 117 اور 118) حضرت نوح علیہ السلام کی دعا

(۴۹) (سورۂ نمل آیت نمبر 19) حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا

(۵۰) (سورۂ قصص آیت نمبر 16) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے استغفار کا ذکر ہے

(۵۱) (سورۂ قصص آیت نمبر 21) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے فرعون اور اس کی قوم سے نجات پانے کے لئے مانگی۔

(52) رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

اے میرے رب جو اچھی چیز بھی تو میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں

(53) رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ

اے میرے رب فسادی لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما

(54) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ

تو تم اللہ کی تسبیح کرو اس وقت بھی جب تمہارے پاس شام آتی ہے، اور اس وقت بھی جب تم پر صبح طلوع ہوتی ہے،

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ

اور اسی کی حمد ہوتی ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور سورج ڈھلنے کے وقت بھی (اس کی تسبیح کرو)

تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ

اور اس وقت بھی جب تم پر ظہر کا وقت آتا ہے، وہ جاندار کو بے جان سے نکال لاتا ہے، اور بے جان کو

الْحَيِّ وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ

جاندار سے نکال لیتا ہے اور وہ زمین کو اس کے مردہ ہوجانے کے بعد زندگی بخشتا ہے اور اسی طرح تم کو (قبروں سے) نکال لیا جائے گا

(52) (سورۂ قصص آیت نمبر 24) طلب خیر کے لئے مانگی گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا، جبکہ وہ مدین شہر میں جو ان کے لئے اجنبی تھا بے یار و مددگار تھے اور اس وقت حالت یہ تھی کہ ان کے پاس کھانے کو بھی کچھ نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور زندگی کی ساری ضروریات کا انتظام فرما دیا۔

(53) (سورۂ عنکبوت آیت نمبر 30) حضرت لوط علیہ السلام کی دعا

(54) (سورۂ روم آیت نمبر 17 تا 19) وہ دعا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا ایسا خلیل و دوست جو وعدے کو پورا کرنے والا ہو کیوں قرار دیا، (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کیونکہ وہ روزانہ صبح و شام یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ (مسند احمد، حدیث 15624، صفحہ 388، جلد 24)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح کو یہ کلمات کہے تو اس دن میں اس سے جو کچھ فوت ہوا اس نے اس کو پالیا اور جس نے رات کو یہ کلمات کہے تو رات میں اس سے جو چیز فوت ہوگئی اس نے اس کو پالیا۔ (ابو داود، کتاب الادب، ما یقول اذا اصبح، حدیث 5076، صفحہ 547)

(55) رَبِّ هَبۡ لِيۡ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ

اے میرے رب مجھے نیک (بیٹا) عطا فرما

(56) اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ عٰلِمَ الۡغَيۡبِ

اے اللہ اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، ہر غائب و حاضر کے

وَالشَّهَادَةِ أَنۡتَ تَحۡكُمُ بَيۡنَ عِبَادِكَ فِيۡ مَا كَانُوۡا

جاننے والے ! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا

فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ

جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں

(57) رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ شَيۡءٍ رَّحۡمَةً وَّعِلۡمًا فَاغۡفِرۡ

اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور علم ہر چیز پر حاوی ہے، اس لیے جن لوگوں نے

لِلَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَاتَّبَعُوۡا سَبِيۡلَكَ وَقِهِمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ

توبہ کرلی ہے اور تیرے راستے پر چل پڑے ہیں، ان کی بخشش فرما دے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے

(55) (سورۂ صٰفٰت آیت نمبر 100) اولاد کے حصول کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا۔

(56) (سورۂ زمر آیت نمبر 46) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم کی گئی ایک دعا، حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قیام اللیل (تہجد) کے لیے اٹھتے تھے تو اپنی نماز کس دعا سے شروع کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام اللیل فرماتے تو اپنی نماز اس دعا سے شروع فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبۡرِيۡلَ وَمِيۡكَائِيۡلَ وَإِسۡرَافِيۡلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالۡأَرۡضِ عَالِمَ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ أَنۡتَ تَحۡكُمُ بَيۡنَ عِبَادِكَ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ اِهۡدِنِيۡ لِمَا اخۡتُلِفَ فِيۡهِ مِنَ الۡحَقِّ بِإِذۡنِكَ إِنَّكَ أَنۡتَ تَهۡدِيۡ مَنۡ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ. (سنن ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، مایستفتح بہ الصلوۃ من الدعاء، حدیث 767، صفحہ 103)

(57) (سورۂ مؤمن آیت نمبر 7) حاملین عرش کی مومنین کے لئے دعا۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ قرآن کریم کی آیت وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا کے بارے میں مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اللہ کے.....

رَبَّنَا وَأَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ ۨ الَّتِيۡ وَعَدۡتَّهُمۡ وَمَنۡ

اور اے پروردگار انہیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے

صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَأَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ إِنَّكَ أَنۡتَ

نیز ان کے ماں باپ، اور بیوی بچوں میں سے جو نیک ہوں، انہیں بھی جنت میں داخل فرما دینا، یقیناً تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے

الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنۡ تَقِ السَّيِّاٰتِ

جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل ہے اور ان کو ہر طرح کی برائیوں سے محفوظ رکھ

يَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمۡتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ

اور اس دن جسے تو نے برائیوں سے محفوظ کردیا اس پر تو نے بڑا رحم فرمایا اور یہی زبردست کامیابی ہے

(58) رَبِّ أَوۡزِعۡنِيۡٓ أَنۡ أَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِيۡٓ أَنۡعَمۡتَ عَلَيَّ

یا رب! مجھے توفیق دیجیے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے

وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنۡ أَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰهُ وَأَصۡلِحۡ لِيۡ فِيۡ

اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی، اور ایسے نیک عمل کروں جن سے آپ راضی ہوجائیں، اور میرے لیے میری اولاد کی بھی

ذُرِّيَّتِيۡ إِنِّيۡ تُبۡتُ إِلَيۡكَ وَإِنِّيۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ

اصلاح فرما دیجیے، میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں شامل ہوں

(بقیہ حاشیہ) بندوں میں سے اس کے بندوں کے لئے فرشتوں کو زیادہ خیر خواہی کرنے والا پایا اور ہم نے اللہ کے بندوں میں سے اس کے بندوں کے لئے شیاطین کو زیادہ دھوکہ دینے والا پایا۔ (الدر المنثور، سورۃ الغافر، الآیۃ 7، صفحہ نمبر 21، جلد نمبر 13)

(58) (سورۃ احقاف آیت نمبر 15) ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حَتّٰٓى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهٗ وَبَلَغَ أَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوۡزِعۡنِيۡٓ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، اللہ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا، ان کے والدین ان کے بھائی اور ان کی اولاد سب کے سب مسلمان ہوگئے اور ان کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئی فَأَمَّا مَنۡ أَعۡطٰى وَاتَّقٰى سے سورت کے اخیر تک۔ (الدر المنثور، الاحقاف، الآیۃ 15، صفحہ 326، جلد نمبر 13)

(59) رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا

اے ہمارے پروردگار ! ہماری بھی مغفرت فرمایئے، اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے

بِالۡاِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ

ایمان لاچکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھئے اے ہمارے پروردگار !

اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ

آپ بہت شفیق، بہت مہربان ہیں

(60) رَبَّنَا عَلَيۡكَ تَوَكَّلۡنَا وَاِلَيۡكَ اَنَبۡنَا وَاِلَيۡكَ

اے ہمارے رب ہم نے آپ ہی پر بھروسہ کیا ہے، اور ہم نے آپ ہی کی طرف رجوع کیا ہے، اور آپ ہی

الۡمَصِيۡرُ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لئے تختہ مشق نہ بنایئے

وَاغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

اور ہماری مغفرت فرما دیجیے، یقیناً آپ کی ذات وہ ہے جس کا اقتدار اور حکمت کامل ہے

(۵۹) (سورۂ حشر آیت نمبر 10) ایمان والوں کی صفت بتائی جارہی ہے کہ وہ سابقین کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور کسی مسلمان بھائی کے لئے دل میں بغض نہیں رکھتے۔ ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ فرماتی ہیں کہ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے دعائے مغفرت کریں لیکن یہ اس کے برخلاف صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِيۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ۔ (الدر المنثور، سورۃ الحشر الآیۃ 10، صفحہ نمبر 384، جلد نمبر 14)

(۶۰) (سورۂ ممتحنہ آیت نمبر 4 اور 5) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، جب ان کی قوم باوجود سمجھانے کے کفر و شرک سے باز نہ آئی تو انہوں نے اپنی قوم سے برات کا اعلان فرمایا اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور انکساری سے یہ دعا فرمائی۔

(61) رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى

اے ہمارے رب ! ہمارے لیے ہمارے اس نور کو مکمل کر دیجیے اور ہماری مغفرت فرما دیجیے، یقیناً آپ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں

(62) رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا

اے میرے رب ! میری اور میرے والدین کی اور ہر اس شخص کی بخشش فرما دیجیے جو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہو

وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کی بھی بخشش فرما دے

(63) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ

(اے مخاطب) کہہ دے میں صبح کی سفیدی کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ہر مخلوق کے شر سے

(سورۂ تحریم آیت نمبر 8) قیامت کے دن ایمان والوں کی دعا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى (یعنی جس دن کہ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور جو مسلمان ان کے ساتھ ہیں ان کو رسوا نہیں کرے گا، ان کا نور ان کے سامنے دوڑتا ہوگا) سے مراد ہے کہ موحدین میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور عطا فرمائے گا، لیکن منافق کا نور بجھ جائے گا اور جب مومن منافق کے نور کو بجھتا ہوا دیکھے گا تو وہ ڈر جائے گا اور یہ دعا مانگے گا۔

(المستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، سورۃ التحریم، حدیث نمبر 3832، صفحہ نمبر 538، جلد نمبر 2)

(سورۂ نوح آیت نمبر 28) حضرت نوح علیہ السلام کی دعا

(سورۂ فلق اور سورۂ ناس) قرآن کریم کی دو عظیم سورتیں ہیں، ان دونوں سورتوں کے منافع اور برکات اس قدر عالیشان ہیں کہ کوئی انسان ان سے مستغنی نہیں ہوسکتا، ان دونوں سورتوں میں سحر اور نظر بد اور تمام آفات جسمانی و روحانی کے دور کرنے کی تاثیر ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر آج کی رات ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی آیات پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں وہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر سورت تک اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ......

غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝

اور تاریکی کے شر سے جبکہ وہ پھیل جائے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے

(64)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلٰهِ النَّاسِ ۝

کہہ دے میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی ، لوگوں کے بادشاہ کی ، آدمیوں کے معبود کی،

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ

وسوسہ ڈال کر چھپ جانے والے کے شر سے، جو لوگوں کے

صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، چاہے وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے

(بقیہ حاشیہ) آخر سورت تک ہیں۔(الترمذی، کتاب فضائل القرآن، ماجاء فی المعوذتین، ح2902، ص463)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار پڑتے تو معوذات (اخلاص، فلق، ناس) پڑھ کر اسے اپنے اوپر دم کرتے (اس طرح کہ منہ مبارک سے ہوا کے ساتھ کچھ تھوک بھی نکلتا) پھر جب (مرض الموت میں) آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں سے برکت کی امید میں آپ ﷺ کے جسد مبارک پر پھیرتی تھی۔ (البخاری، کتاب فضائل القرآن، فضل المعوذات، ح4728، ص1916)، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوگئیں تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (الترمذی، کتاب الطب، ماجاء فی الرقیۃ الخ، ح2058، ص342)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم پر وہ دم نہ کروں جو میرے پاس جبرائیل لے کر آئے؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور یا رسول اللہ! میرے ماں باپ.......

65 سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ

تُو پاک ہے اے اللہ اور ان کا تحفہ جنت میں سلام ہوگا اور ان کی آخیر گفتگو یہ ہوگی

دَعۡوٰهُمۡ أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

کہ سب حمد و ثناء اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے

66 قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ الۡاَسۡمَاۤءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ ہی کے لئے ہیں اچھے نام، تو تم پکارو اس کو ان ہی ناموں سے

67 وَقَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے

تِسۡعَةً وَّتِسۡعِيۡنَ إِسۡمًا مَنۡ أَحۡصٰهَا دَخَلَ الۡجَنَّةَ

ننانوے نام ہیں جو ان کو شمار کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا

وَفِيۡ رِوَايَةٍ مَنۡ حَفِظَهَا

اور ایک روایت میں ہے کہ جو انہیں یاد کرے گا

(بقیہ حاشیہ) آپ پر فدا ہوں، آپ ﷺ نے تین بار یہ پڑھا: بِسۡمِ اللهِ أَرۡقِيۡكَ وَاللهُ يَشۡفِيۡكَ مِنۡ كُلِّ دَاءٍ فِيۡكَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الۡعُقَدِ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۔ (ابن ماجة، کتاب الطب، النفث فی الرقیة، حدیث 3524، صفحہ 381)

65 (سورۂ یونس آیت نمبر 10) ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں روایت نقل کی ہے کہ ابن جریج فرماتے ہیں کہ اہل جنت کے پاس سے جب کوئی پرندہ اڑتا ہوا گزرے گا جس کے کھانے کی انہیں خواہش ہوگی تو وہ کہیں گے سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ تو ایک فرشتہ ان کے سامنے ان کی مرغوب چیز لا کر حاضر ہوگا وہ فرشتہ انہیں سلام کرے گا اور وہ جواب میں اسے سلام کریں گے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَتَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌ کا یہی مطلب ہے پھر جب وہ اپنی مرغوب چیز کھا چکیں گے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَاٰخِرُ دَعۡوٰهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ کا یہی مطلب ہے۔ (تفسیر الطبری ج15، یونس، ص 30)

67 66 (الترمذی، الدعوات، حدیث / 350، صفحہ 552) اچھے نام سے مراد وہ نام ہیں جو صفات کمال کے اعلیٰ درجہ پر دلالت کرنے والے ہیں، اور ظاہر ہے کہ کسی کمال کا اعلیٰ درجہ جس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہو سکے وہ صرف خالق کائنات ہی کو حاصل ہے،.......

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِیْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ
اَلسَّلٰمُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَیْمِنُ	اَلْعَزِیْزُ
اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ
اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ
اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِیْمُ	اَلْقَابِضُ
اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ
اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِیْعُ	اَلْبَصِیْرُ	اَلْحَكَمُ
اَلْعَدْلُ	اَللَّطِیْفُ	اَلْخَبِیْرُ	اَلْحَلِیْمُ
اَلْعَظِیْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ	اَلْعَلِیُّ
اَلْكَبِیْرُ	اَلْحَفِیْظُ	اَلْمُقِیْتُ	اَلْحَسِیْبُ

(بقیہ حاشیہ) اس کے سوا کسی مخلوق کو یہ مقام حاصل نہیں ہوسکتا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کر لے گا جنت میں جائے گا، اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

(البخاری الدعوات حدیث / 604)

اَلْجَلِيْلُ	اَلْكَرِيْمُ	اَلرَّقِيْبُ	اَلْمُجِيْبُ
اَلْوَاسِعُ	اَلْحَكِيْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِيْدُ
اَلْبَاعِثُ	اَلشَّهِيْدُ	اَلْحَقُّ	اَلْوَكِيْلُ
اَلْقَوِیُّ	اَلْمَتِيْنُ	اَلْوَلِیُّ	اَلْحَمِيْدُ
اَلْمُحْصِیْ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِيْدُ	اَلْمُحْيِیْ
اَلْمُمِيْتُ	اَلْحَیُّ	اَلْقَيُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ
اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاحِدُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ
اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ
اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ
اَلْوَالِیْ	اَلْمُتَعَالِیْ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ
اَلْمُنْعِمُ	اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّؤُفُ
مَالِكُ الْمُلْكِ		ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	

اَلرَّبُّ	اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِیُّ
اَلْمُغْنِیْ	اَلْمُعْطِیُّ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ
اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِیْ	اَلْبَدِیْعُ
اَلْبَاقِیْ	اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ

وَاِسْمُ اللهِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ أَجَابَ

اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم جس کے ذریعے جب دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں

وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰی

اور جب سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں

(68) لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

(یا اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بے شک میں قصوروار ہوں

(69) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ

اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں بایں طور کہ میں اس بات پر گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے،

لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اکیلا (معبود) ہے تو بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنا ہے

(68) حوالے کے لئے اسی منزل کی دعا نمبر 36 ملاحظہ فرمائیں۔

(69) حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ قسم ہے اس رب کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! اس شخص نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے وسیلے سے......

وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

اور نہ ہی کسی نے اسے جنا ہے، اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہوا ہے

(70) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ میں تجھ سے اس بناء پر مانگتا ہوں کہ تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں

وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ

تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تُو نہایت شفقت اور احسان فرمانے والا ہے آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

زمین کا موجد ہے اے صاحب جلال و بزرگی اے حی! اے قیوم!

(71) يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

(بقیہ حاشیہ) مانگا ہے کہ جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی گئی ہے تو اس نے وہ دعا قبول کی ہے اور جب بھی اس کے ذریعہ کوئی چیز مانگی گئی ہے تو اس نے عطا کی ہے۔ (سنن الترمذی، ما جاء فی جامع الدعوات عن النبی ﷺ، حدیث 3475، صفحہ 548)

(70) آپ ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ مذکورہ بالا کلمات کے ساتھ دعا مانگ رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ذریعے دعا مانگی ہے کہ جس کے ذریعے جب دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور جب دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔ (نوٹ) کنز العمال کی روایت میں اَلْحَنَّانُ کا لفظ موجود نہیں ہے جبکہ صحیح ابن حبان کی روایت میں وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ کے الفاظ نہیں ہیں، نیز صحیح ابن حبان کی روایت میں يَا قَيُّوْمُ کی بجائے يَا قَيَّامُ ہے۔ (کنز العمال، فصل فی اسم اللہ الاعظم، حدیث 1947، جلد 1) (صحیح لابن حبان، ذکر اسم اللہ العظیم الخ، حدیث 893، صفحہ 175، جلد نمبر 3)

(71) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، اور وہ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ کہہ کر اللہ کو پکار رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ مانگ اللہ تعالیٰ تجھے اپنی نظر رحمت سے دیکھ رہے ہیں۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1995، صفحہ نمبر 728، جلد نمبر 1)

(72) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ

پاک ہے میرا رب بلند وبرتر مرتبے اور بخشش والا

(73) أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں اللہ کے مکمل کلموں کے ذریعہ اس کی ساری مخلوقات کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں

(74) بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ

میں اس اللہ کے نام کے ذریعہ سے پناہ مانگتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں

وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

(75) أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ

ہم نے صبح کی اور سارے ملک نے اللہ کے لئے صبح کی، اللہ کا شکر ہے کوئی معبود نہیں

(72) حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دعا کا افتتاح ان (مذکورہ بالا) الفاظ سے کیا کرتے تھے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1835، صفحہ نمبر 676، جلد نمبر 1)

(73) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! اس بچھو سے مجھے بڑی تکلیف پہنچی جس نے کل رات کو مجھے کاٹا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو شام کو یہ کلمات کہہ دیتا تو تجھے (بچھو) ضرر نہ پہنچاتا۔ (الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی التعوذ الخ، حدیث 2709، صفحہ 1086)

(74) ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح و شام (مذکورہ بالا کلمات) تین بار پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ابان کو ایک جانب فالج کا اثر تھا، (یہ حدیث سن کر) حدیث سننے والا شخص ان کی طرف دیکھنے لگا، ابان نے ان سے کہا کیا دیکھ رہے ہو؟ حدیث بالکل ویسی ہی ہے جیسی میں نے تم سے بیان کی ہے، لیکن بات یہ ہے کہ جس دن مجھ پر فالج کا اثر ہوا اس دن میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی، اور نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے مجھ پر اپنی تقدیر کا فیصلہ جاری کر دیا۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء اذا اصبح الخ، حدیث نمبر 3388، صفحہ نمبر 536)

(75) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام ہوتی تو آپ ﷺ یہ دعا مانگتے: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ الخ اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا اس طرح فرماتے: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ (یہ دعا جب صبح کو مانگے تو هٰذَا الْيَوْمِ اور شام کو مانگے تو هٰذِهِ اللَّيْلَةِ پڑھا جائے گا)۔ (صحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، حدیث 2723، صفحہ 1090)

إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے پروردگار! میں تجھ سے اس دن کی بہتری مانگتا ہوں

وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ

اور اس دن کے بعد کی بہتری مانگتا ہوں اور اس دن کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں

وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ

اور اس کے بعد کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی اور بڑھاپے کی برائی سے،

رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں، جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے

(76) اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے پوشیدہ

وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ

اور موجود ہر چیز کے جاننے والے! اے ہر چیز کے پالنے والے اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا

(76) کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا ان دو روایتوں میں مذکور ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آپ ﷺ نے صبح کے وقت اور شام کے وقت اور رات کو اپنے بستر پر جانے کے وقت اس دعا کے پڑھنے کا حکم فرمایا۔ (مسند احمد، حدیث 81، صفحہ 242، جلد 1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ ایسے کلمات بتائیے جن کے ذریعے میں صبح اور شام میں دعا مانگا کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب صبح کرو اور جب شام کرو اور جب سونے کے لئے جاؤ تو اس دعا کو پڑھ لیا کرو۔ (ابو داود، کتاب الادب، ما یقول اذا اصبح، حدیث 5067، صفحہ 547)

إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

کوئی معبود نہیں ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیری ذات کے ذریعہ اپنے نفس کے شر سے،

وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ

شیطان کے شر سے، اور اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں اور اس بات کے شر سے پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے نفس پر گناہ کا ارتکاب کروں

سُوْٓءً أَوْ أَجُرَّهٗ إِلٰى مُسْلِمٍ

یا اسے کسی مسلمان کی طرف منسوب کروں

(77) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ

اے اللہ! میں نے صبح کی میں تجھے گواہ بناتا ہوں، اور تیرا عرش اٹھانے والوں کو

عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ لَا إِلٰهَ

گواہ بناتا ہوں، اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں اور تیری ساری مخلوقات کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تیرے سوا

إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

کوئی معبود نہیں ہے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں

(78) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طالب ہوں،

(77) کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے، تو اللہ اس کا ایک چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد کردے گا، پھر جو دو مرتبہ کہے گا اللہ اس کا نصف حصہ آزاد کردے گا، اور جو تین بار کہے گا تو اللہ اس کے تین چوتھائی حصے کو آزاد کردے گا، اور اگر وہ چار بار کہے گا تو اللہ اسے پورے طور پر جہنم سے نجات دیدے گا۔ (سنن ابی داود، ابواب النوم، باب مایقول اذا اصبح، حدیث 5069، صفحہ نمبر 547)

(78) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح اور شام کرتے تو ان دعاؤں کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔ (ابو داود، کتاب الادب، مایقول اذا اصبح، حدیث نمبر 5074، صفحہ نمبر 547) اس حدیث کو روایت کرنے والے ایک راوی اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ نقل کرتے ہیں جبکہ دوسرے راوی اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ نقل کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ

اے اللہ میں تجھ سے عفو اور سلامتی کی درخواست کرتا ہوں اپنے دین میں اور دنیا میں،

وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ

اور اپنے اہل وعیال میں، اور اپنے مال میں عفو اور سلامتی کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! ہماری شرمناک حرکتوں کی پردہ پوشی فرما

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ

اور ہمیں خوف وخطرات سے مامون ومحفوظ رکھ، اے اللہ! تو ہماری حفاظت فرما آگے سے، اور پیچھے سے، اور دائیں سے

وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ

اور بائیں سے اور اوپر سے ہماری حفاظت فرما، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اچانک اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں

(79) رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِسَيِّدِنَا

ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا وَّنَبِيًّا

اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے سے راضی و خوش ہیں

(80) اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ

اے اللہ صبح کو جو نعمتیں میرے پاس ہیں یا تیری مخلوق میں سے کسی کے پاس ہیں، تو وہ تیری ہی دی ہوئی ہیں،

(79) کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا مختلف روایتوں میں متعدد فضائل کے ساتھ مذکور ہے، جن میں سے ایک روایت یہ ہے، ابو سلام فرماتے ہیں کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک شخص کا وہاں سے گزر ہوا، لوگوں نے کہا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں، ابو سلام اٹھ کر ان کے پاس گئے، اور ان سے عرض کیا کہ آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ایسی حدیث بیان فرمائیے، جس میں آپ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی واسطہ نہ ہو، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دعا پڑھی تو اللہ پر اس کا یہ حق بن گیا کہ وہ اسے راضی وخوش کردے۔ (ابی داود، باب مایقول اذا اصبح، حدیث 5072، صفحہ 547)

(80) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یہ کلمات صبح کے وقت کہے.......

فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، تو ہر طرح کی تعریف کا مستحق ہے، اور میں تیرا شکر گزار ہوں

(81) اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي

اے اللہ! تو میرے جسم کو عافیت نصیب کر، اے اللہ! تو میرے کان کو عافیت عطا کر،

اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي

اے اللہ! تو میری نگاہ کو عافیت سے نواز دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ! میں

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

کفر و محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ میں عذاب قبر سے

عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (ثلاث مرات)

تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں (یہ دعا تین مرتبہ پڑھیں)

(82) سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اور اس کی تعریف کرتا ہوں، کسی میں نہ طاقت ہے اور نہ ہی قوت سوائے اللہ کے،

مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلٰى

جو اللہ چاہے گا وہی ہو گا، اور جو وہ نہیں چاہے وہ نہیں ہوگا، میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر

(بقیہ حاشیہ) تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، حدیث 861، صفحہ 142، جلد 3)

(۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے کہا ابا جان میں آپ کو ہر صبح یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں آپ اسے تین مرتبہ صبح دہراتے ہیں اور تین مرتبہ شام کو دہراتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا ہے، اور مجھے پسند ہے کہ میں آپ کا مسنون طریقہ اپناؤں الخ۔ (ابو داود، باب مایقول اذا اصبح، حدیث 5090، صفحہ 549)

(۶) کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے۔ عبدالحمید بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ جو آپ ﷺ کی کسی بیٹی کی خدمت میں رہا کرتی تھیں کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کی بیٹی کے بقول آپ ﷺ انہیں سکھاتے تھے کہ تم صبح کو یہ کلمات کہا کرو جو ان کلمات کو صبح کہے گا اس کی شام تک اور جو شام کو کہے گا اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔ (ابو داود، ح 5075، ص 629)

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَّأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

قادر ہے، اور اللہ اپنے علم سے ہر چیز کو محیط ہے

(83) يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِي

اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں، میری ہر حالت

شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ

درست فرمادے، اور مجھے پلک جھپکنے کی مقدار بھی میرے نفس کے حوالے مت فرما

سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ

(84) اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں

وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ

میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں میں تیری پناہ مانگتا ہوں

شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِي

ان بری حرکتوں کے شر سے جو میں نے کی ہیں اور مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں،

فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

تو تو میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا

(۶۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تمہارے لئے کون سی چیز مانع ہے کہ تم صبح شام وہ دعا مانگو جس کی میں تمہیں وصیت کر رہا ہوں (یعنی صبح و شام اس دعا کے پڑھنے کا اہتمام کیا کرو)۔
(المستدرک للحاکم، کتاب الدعا والتکبیر الخ، حدیث 2000، صفحہ 730، جلد 1)

(۶۷) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سید الاستغفار.....

(85) اَللّٰھُمَّ أَنْتَ أَحَقُّ مَنْ ذُکِرَ وَأَحَقُّ مَنْ عُبِدَ

اے اللہ تو ہی زیادہ مستحق ہے جس کا ذکر کیا جائے اور زیادہ مستحق ہے جس کی عبادت کی جائے

وَأَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ وَأَرْأَفُ مَنْ مَّلَكَ وَأَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ

اور جن سے مدد مانگی جاتی ہے ان میں سب سے زیادہ مدد کرنے والے اور سب مالکوں سے زیادہ شفیق اور جن سے کچھ مانگا جاتا ہے ان سب

وَأَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَللّٰھُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِیْكَ لَكَ

سے زیادہ سخی اور دینے والوں میں سب سے بڑھا ہوا ہے، اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں

وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَیْءٍ ھَالِكٌ إِلَّا وَجْھَكَ لَنْ تُطَاعَ

اور یگانہ ہے تیرا کوئی مثل نہیں تیری ذات کے علاوہ ہر چیز فانی ہے بغیر تیری اجازت کے تیری اطاعت نہیں ہوسکتی

إِلَّا بِإِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰی إِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰی

اور بغیر تیرے علم کے تیری معصیت نہیں ہوسکتی تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو قدر فرماتا ہے اور معصیت کی جاتی ہے تو

فَتَغْفِرُ أَقْرَبُ شَھِیْدٍ وَّأَدْنٰی حَفِیْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ

تو بخش دیتا ہے، قریب ترین گواہ ہے اور نزدیک ترین نگہبان ہے، نفوس پر تیرا تصرف ہے

وَأَخَذْتَ بِالنَّوَاصِیْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ

اور تیرے قبضہ میں تمام پیشانیاں ہیں اور نشانات تیرے لکھے ہوئے ہیں اور زندگیاں (عمریں) تیری تحریر میں ہیں

(بقیہ حاشیہ) (مغفرت مانگنے کے سب کلمات کا سردار) یہ ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر دل سے یقین رکھتے ہوئے ان کو کہہ دیا اور اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہوگیا تو وہ جنتی ہے۔ (بخاری، باب افضل الاستغفار، حدیث 5947، صفحہ 2323)

(85) کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دعا مانگنے کا اہتمام فرماتے تھے۔ (المعجم الکبیر، حدیث 8027، صفحہ 316، جلد 8)

اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا

قلوب تیرے سامنے واضح ہیں اور پوشیدہ اور مخفی تیرے نزدیک علانیہ ہے حلال وہی ہے

أَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ

جسے تو نے حلال قرار دیا اور حرام وہی ہے جسے تو نے حرام قرار دیا اور دین وہی ہے جو تو نے تجویز کیا اور حکم وہی ہے

مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَأَنْتَ اللهُ

جو تو نے صادر فرمایا اور مخلوق سب تیری مخلوق ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور تو ہی اللہ ہے

الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ أَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِىْ أَشْرَقَتْ

شفقت اور رحمت والا، میں تجھ سے تیرے چہرے کے اس نور کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں جس سے

لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ

آسمان اور زمین روشن ہوگئے اور ہر اس استحقاق کا واسطہ دے کر جو تیرے لئے ہے اور اس حق کا واسطہ دے کر

السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيْلَنِىْ فِىْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ أَوْ فِىْ هٰذِهِ

جو سائلین کا تجھ پر ہے کہ آج کے دن میں میری خطا معاف فرما (یا یوں کہیے) کہ آج کی شام میں میری خطا معاف فرما

الْعَشِيَّةِ وَأَنْ تُجِيْرَنِىْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ

اور یہ کہ مجھے اپنی قدرت سے جہنم سے پناہ دے

(86) اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوْذُ بِكَ

اے اللہ! میں غم اور حزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اے اللہ

(86) کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کے لڑکوں میں سے کوئی بچہ تلاش کرو جو میری خدمت کیا کرے، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر لے گئے، تو نبی کریم ﷺ جب بھی گھر ہوتے تو میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔.......

مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

میں عاجزی و سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اے اللہ میں بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

اور اے اللہ میں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(87) لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ

حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں حاضر ہوں اور تیری اطاعت کے لئے تیار ہوں اور ہر بھلائی

فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَإِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ

تیرے ہاتھ میں ہے اور تیری ہی طرف سے اور تیری ہی جانب منسوب ہے، اے اللہ جو بات بھی میں نے منہ سے نکالی

حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ

یا جو قسم بھی میں نے کھائی یا جو منت بھی میں نے مانی سو تیری مشیت کے

يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُوْنُ

آگے ہے جو تو نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہیں ہوسکتا

(بقیہ حاشیہ) میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا اکثر مانگا کرتے تھے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا رہا، پھر ہم خیبر سے واپس آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس ہوئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے منتخب کیا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے عبا یا چادر سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، جب ہم مقام صہباء پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چرمی دسترخوان پر کچھ مالیدہ تیار کرا کے رکھوایا، پھر مجھے بھیجا اور میں کچھ صحابہ کو بلا لایا اور سب نے اسے کھایا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ولیمہ تھی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے یہاں تک کہ ہمیں احد پہاڑ دکھائی دیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهٖ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ (الصحیح للبخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من غلبة الرجال، حدیث 6002، صفحہ 2340)

(۸۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (مذکورہ بالا) دعا سکھائی اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کو روزانہ صبح اس دعا کے پڑھنے کا پابند بنائیں۔ (المستدرک للحاکم، حدیث 1900، صفحہ 697، جلد 1)

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور نہ زور ہے اور نہ طاقت مگر تجھ سے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے

اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا

اے اللہ جو بھی میں نے رحمت کی دعا مانگی وہ اس پر ہو جس پر تو نے رحمت فرمائی

لَعَنْتُ مِنْ لَّعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَّعَنْتَ أَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا

اور جو بھی میں نے لعنت کی وہ اس پر ہو جس پر تو نے لعنت فرمائی، تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے

وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ

مجھے موت دینا اسلام پر اور نیک بندوں میں شامل فرما دینا اے اللہ

إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ الرِّضَآءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ

میں تجھ سے تیرے ہر فیصلے پر رضامندی مانگتا ہوں اور مرنے کے بعد اچھی زندگی مانگتا ہوں

الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلٰى لِقَآئِكَ فِيْ

اور تیرے دیدار کی لذت مانگتا ہوں اور تجھ سے ملاقات کا شوق مانگتا ہوں

غَيْرِ ضَرَّآءَ مُّضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّأَعُوْذُ بِكَ أَنْ

بغیر کسی تکلیف دہ مضرت کے اور بغیر کسی ایسے فتنہ کے جو مجھے گمراہ کردے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں

أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ أَوْ أَكْسِبَ

اس بات سے کہ ظالم بنوں یا مظلوم بنوں یا کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر کوئی زیادتی کرے یا ارتکاب کروں

خَطِيْئَةً أَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ

ایسی خطا یا گناہ کا جسے تو معاف نہ فرمائے، اے اللہ اے پیدا کرنے والے آسمانوں

وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ

اور زمین کے، اے پوشیدہ اور حاضر کے جاننے والے اے صاحب جلال

وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْۤ أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور اکرام میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اس دنیوی زندگی میں

وَأُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا أَنِّيْۤ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ

اور میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیری گواہی کافی ہے کہ میں دل سے اقرار کرتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں

إِلَّآ أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ

سوائے تیرے، تُو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لئے بادشاہت ہے اور تیرے ہی لئے ہر تعریف ہے

وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا

اور تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَآئَكَ حَقٌّ

تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچا ہے اور تجھ سے ملنا برحق ہے

وَّالسَّاعَةُ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَأَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي

اور قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں اور بے شک تو ان سب کو اٹھائے گا

الْقُبُوْرِ وَأَنَّكَ إِنْ تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ إِلٰى ضَعْفٍ

جو قبروں میں ہیں اور بے شک اگر تُو مجھے میرے نفس کے حوالہ کردے گا تو اس صورت میں تُو مجھے حوالہ کردے گا کمزوری

وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّأَنِّيْ لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ…

اور خلل اور گناہ اور قصور کے، اور بے شک مجھے صرف تیری رحمت پر ہی بھروسہ ہے

فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّهَا إِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اَنْتَ

پس تو بخش دے میرے سارے گناہوں کو کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا

وَتُبْ عَلَیَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اور مجھ پر عنایت فرما کہ بے شک تو بڑا عنایت فرمانے والا اور مہربان ہے

(88) اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِیْ إِیْمَانٍ وَّإِیْمَانًا فِیْ

اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی درستگی کا، اور حسن اخلاق والے

حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً یَّتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ

ایمان کا اور ایسی نجات کا جس کے پیچھے کامیابی ہو سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے رحمت،

وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا

عافیت، بخشش اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں

(89) اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ وَبِكَلِمَاتِكَ

اے اللہ! میں تیرے معزز چہرے اور تیرے مکمل کلموں کے ذریعہ

التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ

ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضے میں ہے، اے اللہ تو ہی

(۸۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ بے شک اللہ کا نبی تجھے ایسے کلمات عطا کرنا چاہتا ہے کہ تو ان کے ذریعے رحمن سے دعا مانگے اور ان کے ذریعے اس کی طرف رغبت کا اظہار کرے اور رات اور دن کو ان کا ورد کرے (وہ کلمات یہ ہیں)۔ (المعجم الاوسط، حدیث نمبر 9333، صفحہ نمبر 132، جلد نمبر 9)

(۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے بستر میں جاتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ (سنن ابی داود، باب ما یقال عند النوم، حدیث 5052، صفحہ 545)

تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ

قرض کا بوجھ اتارتا ہے، اور گناہوں کو معاف فرماتا ہے، اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں دی جا سکتی،

وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

تیرا وعدہ ٹل نہیں سکتا، مالدار کی مالداری تیرے سامنے کام نہ آئے گی،

سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ

پاک ہے تیری ذات، میں تیری حمد وثنا بیان کرتا ہوں

(90) لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحٰنَكَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیری ذات پاک و برتر ہے،

اَللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ

اے اللہ میں تجھ سے اپنے گناہ کی معافی چاہتا ہوں، اور تیری رحمت کا خواستگار ہوں،

اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِيْ

اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما، اور ہدایت مل جانے کے بعد میرے دل کو کجی سے محفوظ رکھ،

وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

اور مجھے اپنی رحمت سے نواز، بے شک تو بڑا نوازنے والا ہے

(91) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں کشادگی عطا فرما،

(90) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نیند سے جب بیدار ہوتے تو (مذکورہ بالا) دعا پڑھتے تھے۔

(سنن ابو داود، کتاب الادب، باب مایقول الرجل الخ، حدیث نمبر 5061، صفحہ نمبر 516)

(91) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا،.....

وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

اور میرے رزق میں برکت دے

(92) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ

اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور مجھے پاک رہنے والوں

مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

میں سے بنا دے

(93) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ

اے اللہ اے آسمانوں کے رب اور اے زمین کے رب اور اے بڑے عرش کے رب

الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى

اور اے ہمارے رب اور اے ہر چیز کے رب، اے دانے اور گٹھلی کے چیرنے والے

وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اور اے تورات اور انجیل اور قرآن کے اتارنے والے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں

(بقیہ حاشیہ) میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگ رہے ہیں، تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ کیا اس دعا نے کسی قسم کی بھلائی کو چھوڑ دیا؟ (یعنی یہ دعا تمام نعمتوں اور بھلائیوں کو شامل ہے)۔ (عمل الیوم واللیلۃ، مایقول بین ظہرانی وضوئہ، حدیث 28، صفحہ 35)

(92) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اچھی طرح وضو کرے پھر کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور یہ دعا مانگے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس سے بھی چاہے جنت میں داخل ہو۔ (الترمذی، فی مایقال بعد الوضوء، ح 55، ص 28)

(93) حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا تو ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو۔ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ اس دعا کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خدمت گار مانگنے کے لئے آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ دعا پڑھ لیا کرو۔" (المسلم، باب مایقول عند النوم الخ، حدیث 2713، صفحہ 1087)

شَرِّ كُلِّ شَىْءٍ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْاَوَّلُ

ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہے (یعنی تیرے اختیار میں ہے) تو اول (سب سے پہلے) ہے

فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَىْءٌ وَّأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَىْءٌ

تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں اور تو آخر (سب کے بعد) ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں،

وَّأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَىْءٌ وَّأَنْتَ الْبَاطِنُ

(یعنی ازلی اور ابدی ہے) اور تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں، اور تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا)

فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَىْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ

تجھ سے ورے کوئی شے نہیں، (یعنی تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) تو ہمارے قرض ادا کردے اور محتاجی دور کر کے ہمیں غنی کردے

(94) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ

اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں اور ان سب کے رب جن پر وہ سایہ فگن ہیں،

الْاَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ

اور اے ساری زمینوں اور ان ساری چیزوں کے رب جن کا وہ بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں اور اے شیاطین کے رب اور ان سب کے رب

لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ أَجْمَعِيْنَ أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ

جنہیں ان شیاطین نے گمراہ کیا ہے، اپنی ساری مخلوق کے شر سے بچانے کے لیے میرا محافظ بن جا، تاکہ ان میں سے کوئی مجھ پر نہ ظلم

مِّنْهُمْ أَوْ أَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

و زیادتی کر سکے، اور نہ ہی بغاوت و سرکشی کر سکے، تیری حفاظت بڑی مضبوط اور تیرا نام بہت بابرکت ہے

(۷۰) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں نیند نہ آنے کی شکایت تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تم ان کو کہو تو تمہیں نیند آ جائے، تم یہ کلمات کہا کرو۔ (الترغیب والترھیب، فی کلمات یقولھن من یارق او یفزع باللیل، حدیث 2343، صفحہ 660، جلد 2، مکتبۃ المعارف)

(95) اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اے اللہ ہر حمد و ثنا تیرے ہی لئے ہے، تو تھامنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا

وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور ان سب کا جو ان میں آباد ہیں، اور تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے، تو مالک ہے آسمانوں اور زمین کا

وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور ان کا جو ان میں آباد ہیں، اور تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے

وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ حَقٌّ

اور ان سب کا نور ہے جو ان میں آباد ہیں اور تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے، تو برحق ہے، اور تیرا وعدہ برحق ہے

وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ

اور تجھ سے ملنا برحق ہے، اور تیرا ارشاد برحق ہے، اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے،

وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَسَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَقٌّ

اور سب انبیاء برحق ہیں، اور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ برحق ہیں

وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ أَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ

اور قیامت برحق ہے، اے اللہ میں نے (اپنے آپ کو) تیرے سپرد کردیا، اور تجھ پر ایمان لایا

تَوَکَّلْتُ وَإِلَیْکَ أَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَإِلَیْکَ حَاکَمْتُ

اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف متوجہ ہوا، اور تیرے بل پر لڑا جھگڑا، اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا

(۹۵) کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ (البخاری، باب التہجد باللیل، حدیث 1069، صفحہ 377)

وَأَنْتَ رَبُّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ

اور تو ہی ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے پس بخش دے جو میں نے پہلے کیا

وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ

اور جو پیچھے کیا اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا اور جو کچھ بھی قصور کیا

وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ

اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

کوئی معبود نہیں مگر تو اور نہ زور ہے نہ طاقت مگر اللہ سے

(96) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ

اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے عافیت دے، اور مجھے ہدایت دے

وَارْزُقْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ

اور مجھے رزق دے، اور میری اصلاح فرما، اور مجھے بلندی عطا فرما

(97) إِنِّيْ لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ

(اے میرے رب) جو خیر تو میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں

(96) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (سنن ابی داود، باب الدعاء بین السجدتین، حدیث 850، صفحہ 111) یہ دعا وَارْزُقْنِيْ تک سنن ابوداود کی روایت میں اور وَاجْبُرْنِيْ کا لفظ جامع ترمذی کی حدیث نمبر 284 میں جبکہ وَارْفَعْنِيْ کا لفظ سنن ابن ماجہ کی حدیث نمبر 898 میں مذکور ہے۔

(97) اس دعا سے متعلق تفصیل اسی منزل کی دعا نمبر 52 کے ذیل میں گزر چکی ہے۔

(98) اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

اے اللہ! اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب،

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے

أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

تو اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں،

اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ

تو اختلافی باتوں میں اپنے اذن سے امر حق کی طرف میری رہنمائی فرما،

مَنْ تَشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

بیشک تو ہی جسے چاہے اس کی سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے

(98) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع میں کیا پڑھتے تھے؟ تو اس کے جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا بیان فرمائی۔ (صحیح للمسلم، کتاب الصلوۃ، باب الدعاء فی صلوۃ اللیل و قیامہ، حدیث نمبر 770، صفحہ نمبر 304)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دوسری منزل بروز اتوار

① اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ

اے اللہ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں (داخل کرکے) جن کو تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے عافیت دے

عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا أَعْطَیْتَ

ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی ہے اور میری کارسازی فرما ان لوگوں میں جن کی تو نے کارسازی کی ہے اور مجھے اس چیز میں برکت دے

وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ إِنَّهٗ

جو تو نے عطا کی ہے اور مجھے اس چیز کی برائی سے بچا جو تو نے مقدر کی ہے، کہ بے شک تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا،

لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا

بے شک جسے تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ عزت نہیں پا سکتا، اے ہمارے رب تو بابرکت

وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَیْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ

اور بلند و بالا ہے، ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ پر اپنی رحمتیں بھیجے

② اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اے اللہ مجھے بخش دے اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو بخش دے

① کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند کلمات سکھائے جنہیں میں وتر میں کہا کرتا ہوں (ابن جوّاس کی روایت میں ہے جنہیں میں وتر کے قنوت میں کہا کروں)۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر، حدیث نمبر 1425، صفحہ نمبر 172)

② عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کے بعد قنوت میں ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگی،......

اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور ان کے دلوں میں اتفاق پیدا فرما

وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ

اور ان کے آپس کے معاملات کی اصلاح فرما اور ان کو اپنے دشمن پر

وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ

اور ان کے دشمن پر فتح دے، اے اللہ کافروں پر لعنت فرما جو تیری راہ سے روکتے ہیں

سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَائَكَ

اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں،

اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ

اے اللہ ان کی تحریر میں پھوٹ ڈال دے اور ان کے پاؤں لڑکھڑا دے

بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ

اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل فرما جس کو تو مجرموں سے واپس نہیں لیا کرتا

(3) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ سے ہدایت طلب کرتے ہیں

(بقیہ حاشیہ) روایت میں مذکورہ دعا کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔(السنن الکبری، باب دعاء القنوت، ج 3143،2/298)(کنز العمال، ج 21967،8/78)

⊙ قنوت میں پڑھی جانے والی دعا مختلف روایت میں کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی اور تقدیم وتاخیر کے ساتھ مذکور ہے جن میں سے ایک روایت یہ ہے: حضرت خالد بن عمران سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ قبیلہ مضر کے لئے بددعا فرما رہے تھے.....

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ

اور تجھ پہ ایمان لاتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری مکمل

عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ

ثناء خیر کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرے اس کو چھوڑتے ہیں

وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ

اور اس سے قطع تعلق کرتے ہیں، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں

وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى

اور تیرے ہی لئے سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لپکتے اور دوڑتے ہیں اور تیری رحمت کی توقع رکھتے ہیں

عَذَابَكَ الْجِدَّ إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

اور تیرے یقینی عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا یقینی عذاب کافروں کے شامل حال ہوگا

(4) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ

اے اللہ! میں تیری رضا مندی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور میں تیری عافیت کی پناہ مانگتا ہوں

(بقیہ حاشیہ) تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ سے اشارے سے درخواست کی کہ کچھ دیر توقف فرمائیں تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے آپ کو برا بھلا کہنے والا اور لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں فرمایا بلکہ آپ کو تو رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور آپ کو عذاب بنا کر مبعوث نہیں فرمایا، آپ کے ہاتھ میں ان کفار (کی جزاء وسزا) کا معاملہ نہیں (بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے) کہ چاہے (ان کو توبہ کی توفیق دے کر) ان کی توبہ کو قبول فرمائے، یا (توبہ نہ کرنے کی صورت میں) انہیں عذاب دے کہ وہ ظالم ہیں، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو یہ دعائے قنوت سکھلائی۔ (السنن الکبری، باب دعاء القنوت، حدیث نمبر 3142، صفحہ نمبر 298، جلد نمبر 2)

(د) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو بستر پر موجود نہ پایا تو میں آپ کو ڈھونڈنے لگی (مکان میں اندھیرا تھا) تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں کے تلووں پر جا پڑا، آپ ﷺ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ ﷺ (سجدہ میں) یہ دعا مانگ رہے تھے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب ما تعوذ منہ رسول اللہ ﷺ، حدیث نمبر 3841، صفحہ نمبر 411)

مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَآءً عَلَيْكَ

تیری سزا سے، اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری ایسی تعریف نہیں کر سکتا جیسا کہ تیری تعریف کرنے کا حق ہے،

أَنْتَ كَمَآ أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے

⑤ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ

اے اللہ اے جبرئیل کے رب اور اے میکائیل کے رب اور اے اسرافیل کے رب

وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

اور اے (ہمارے آقا حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں

⑥ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ

اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے یا سیدھے راستے سے پھسل جاؤں

أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

یا مجھے پھسلا دیا جائے، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا جہالت برتوں یا مجھ سے جہالت برتی جائے

⑦ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا

اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری آنکھ میں نور کر دے

⑤ حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر انہوں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا تین مرتبہ مانگی۔ (المستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابة، ذکر اسامة بن عمیر، حدیث نمبر 0٬66، صفحہ نمبر 721)

⑥ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے پھر یہ دعا مانگتے۔ نوٹ: سنن ابوداود کی روایت میں مِنْ اَنْ اَضِلَّ کی بجائے اَنْ اَضِلَّ ہے۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج من بیتہ، حدیث نمبر 5094، صفحہ نمبر 519)

⑦ یہ دعا مختلف روایت میں کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی اور تقدیم و تاخیر کے ساتھ مذکور ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ۔۔۔

وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا

اور میرے کان میں نور کر دے اور میرے دائیں نور کر دے اور میرے بائیں نور کر دے

وَّمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا

اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے

وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا

اور میرے نیچے نور کر دے اور مجھے نور عطا فرما اور میرے لیے نور کر دے

وَّفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا

اور میرے پٹھوں میں نور ڈال دے اور میرے گوشت میں نور ڈال دےاور میرے خون میں نور ڈال دے

وَّفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا

اور میرے بالوں میں نور ڈال دے اور میری کھال میں نور ڈال دے اور میری زبان میں نور ڈال دے

وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّأَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ نُوْرًا

اور میرے نفس میں نور ڈال دے اور میرے لئے نور بڑھا دے اور مجھے مجسم نور بنا دے

(بقیہ حاشیہ) الحزب الاعظم میں مذکور دعا میں ان تمام الفاظ کو جمع کر دیا گیا ہے جو اس سلسلے کی مختلف روایات میں وارد ہوئے ہیں، واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم۔ ان میں سے ایک روایت یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا تاکہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت دیکھوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اٹھے اور استنجا کیا اور منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے، پھر اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالے میں پانی ڈالا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا اور بہت اچھی طرح وضو کیا، دو وضوؤں کے بیچ کا (یعنی نہ بہت ہلکا، نہ مبالغہ کا) پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی (وضو کر کے) آیا اور آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا، پھر آپ ﷺ کی نماز پوری تیرہ رکعت ہو گئی، پھر آپ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور ہم آپ ﷺ کے سو جانے کو خراٹے ہی سے پہچانتے تھے، پھر آپ ﷺ نماز کے لئے نکلے، نماز پڑھی اور اپنی نماز یا سجدہ میں یہ دعا مانگی الخ۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ .....

⑧ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

وَسَهِّلْ لَّنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ

اور ہمارے لئے رزق کے دروازے آسانی کے ساتھ کھول دے

⑨ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اے اللہ شیطان مردود سے میری حفاظت فرما

⑩ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ

اے اللہ تو بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما کہ بے شک تیرے سوا

لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ

بہترین اخلاق کی طرف کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا، اور مجھ سے بد اخلاقیوں کو دور فرما دے کہ بے شک مجھ سے

عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ

بداخلاقیوں کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا

(بقیہ حاشیہ) نے تہجد کے لئے بیدار ہوتے وقت إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ سے سورۂ آل عمران کے آخر تک تلاوت بھی فرمائی۔ (المسلم، الدعاء فی صلوۃ اللیل، حدیث 763، ص 302)

⑧ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے تھے۔ (مسند ابی عوانہ، کتاب المساجد، بیان حظر السعی لاتیان المسجد الخ، حدیث 236، صفحہ 345، جلد 1)

⑨ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں جائے تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلے تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے، اور کہے: اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (سنن ابن ماجۃ، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، حدیث 773، صفحہ 93)

⑩ یہ دعاء ایک طویل دعا کا حصہ ہے جو مسلم شریف میں مذکور ہے مکمل روایت اور دعا یہ ہے: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو پڑھتے: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ.........

(11) اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کردے جتنی دوری

بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ

مشرق اور مغرب کے درمیان ہے، اے اللہ میرے گناہوں کو پانی،

وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ

برف اور اولے سے دھو ڈال اور مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا

الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ

میل سے پاک کیا جاتا ہے

(بقیہ حاشیہ) وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ اور جب رکوع کرتے تو پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو پڑھتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اور جب سجدہ کرتے تو کہتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ پھر آخر میں تشہد اور سلام کے بیچ میں کہتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (الصحیح للمسلم، کتاب الصلوۃ، باب الدعاء فی صلوۃ اللیل وقیامہ، حدیث نمبر 771، صفحہ 305)

○ کچھ الفاظ کے فرق اور تقدیم و تاخیر کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے، ابو زرعہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں یہ دعا مانگتا ہوں۔ (الصحیح للبخاری، کتاب صفۃ الصلوۃ، ما یقول بعد التکبیر، حدیث 711، صفحہ 259)

(12) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ

اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے تعریف ہے آسمانوں اور زمین کے بھراؤ کے بقدر

وَمِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ

اور جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اس کے بھراؤ کے بقدر اور پھر ہر اس چیز کے بھراؤ کے بقدر جسے تُو اس کے بعد چاہے،

الثَّنَآءِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا

تُو تعریف اور کبریائی اور بزرگی کے لائق ہے، بہت سچی بات جو بندے نے کہی اور ہم سب

لَكَ عَبْدٌ لَّا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ

تیرے بندے ہیں (وہ یہ ہے)، کہ جو تُو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تُو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں،

وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اور جو تُو فیصلہ کردے اسے کوئی رد کرنے والا نہیں؛ اور کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی

(13) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَأَوَّلَهٗ

اے اللہ میرے سب گناہوں کو بخش دے، چھوٹے گناہوں کو بھی اور بڑے گناہوں کو بھی، اگلے گناہوں کو بھی

وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ

اور پچھلے گناہوں کو بھی؛ اور چھپے ہوئے اور اعلانیہ گناہوں کو بھی

(12) کچھ الفاظ کے فرق، تقدیم و تاخیر اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا مانگتے۔ (الصحیح للمسلم، کتاب الصلوۃ، باب ما یقول اذا رفع راسہ من الرکوع، حدیث 477، صفحہ نمبر 198)

(13) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سجدہ میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (الصحیح للمسلم، کتاب الصلوۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود، حدیث 483، صفحہ 200)

(14) رَبِّ أَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ

اے میرے رب میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر دے، تو اس کا بہتر

زَكّٰهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا

پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا آقا اور مولیٰ ہے

(15) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ

اے اللہ بےشک میں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا

الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ

کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں ہے، تو مجھے اپنی خاص مغفرت سے معافی عطا فرما

وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اور مجھ پر رحم فرما کہ بےشک مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا تو ہی ہے۔

(16) اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

اے اللہ تو مجھ سے آسان حساب لینا

(۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (ایک رات) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر موجود نہ پایا تو میں اپنے ہاتھ سے آپ کو ٹٹولنے لگی، تو میرے ہاتھ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں چھوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے، اور یہ دعا مانگ رہے تھے۔ (مسند احمد، مسند عائشة رضی اللہ عنہا، حدیث نمبر 25757، صفحہ 492، جلد 42)، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (یہ آیت) وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا تلاوت فرماتے، تو وقف فرماتے پھر کہتے اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَخَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا (مجمع الزوائد، سورة الشمس، حدیث 11495، صفحہ 209/7)

(۱۵) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں مانگا کروں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا مانگا کرو۔ (الصحیح للبخاری، کتاب صفة الصلوة، حدیث 799، صفحہ 286)

(۱۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نماز میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا تو عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ) اس کے نامہ اعمال پر نظر ڈال کر اس سے......

(17) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ

اے اللہ میں تجھ سے ہر طرح کی خیر (اور بھلائی) مانگتا ہوں، جو میں جانتا ہوں وہ بھی

مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ

اور جو نہیں جانتا وہ بھی، اے اللہ میں تجھ سے ہر طرح کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جو میں جانتا ہوں اس کے شر سے بھی

مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ

اور اس برائی کے شر سے بھی جو میں نہیں جانتا، اے اللہ میں تجھ سے ہر وہ خیر (اور بھلائی) مانگتا ہوں،

مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ

جو تیرے نیک بندوں نے تجھ سے مانگی ہو، اور میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں

مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا

جس کے شر سے تیرے نیک بندوں نے پناہ مانگی ہو، اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں بھی (ہر) اچھائی

حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ إِنَّنَآ

(اور بھلائی و نیکی) عطا فرما، اور آخرت میں بھی (ہر) اچھائی (اور خوبی) عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا، اے ہمارے پروردگار

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا

بے شک ہم ایمان لے آئے، پس تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے، اے ہمارے پروردگار

(بقیہ حاشیہ) درگزر فرمائے گا، کیونکہ اے عائشہ! اس روز جس کے حساب کی جانچ پڑتال کی گئی تو وہ مارا گیا، (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) اور مومن کو کوئی مصیبت بھی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں یہاں تک کہ کانٹا چبھنے کی وجہ سے بھی (گناہ معاف ہوتے ہیں)۔ (مسند احمد، مسند عائشۃ رضی اللہ عنہا، حدیث نمبر 24215، صفحہ نمبر 260، جلد نمبر 40)

(17) کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت عمیر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں نماز میں تشہد پڑھنا سکھاتے تھے، پھر فرماتے تھے کہ جب تم نماز میں تشہد پڑھنے سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا مانگو۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصلوۃ، ما یقال بعد التشہد الخ، حدیث 3042، صفحہ 48، جلد 3)

مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کے وعدے تو نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے کئے ہیں اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا،

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

بے شک تو (کبھی) وعدہ خلافی نہیں کرتا

(18) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں،

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

اور اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اے اللہ میں مسیح دجال کے

الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اے اللہ میں زندگی اور موت کے

وَالْمَمَاتِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اے اللہ میں گناہ اور قرض کے بوجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(19) اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ تو میری مدد فرما تیرا ذکر کرنے میں اور تیرا شکر کرنے میں اور تیری اچھی طرح عبادت کرنے میں

(۱۸) معمولی فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے، کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول آپ قرض سے اتنی زیادہ پناہ کیوں مانگتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب مقروض ہوجاتا ہے تو جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

(الصحیح لابن حبان، ما یتعوذ بہ المرء بعد تشہدہ الخ، حدیث 1968، صفحہ 299/5)

(۱۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ اے معاذ اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں، اللہ کی قسم مجھے تم سے محبت ہے، پھر فرمایا کہ اے معاذ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا.....

(20) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّكَ أَنْتَ

اے اللہ، اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب میں گواہ ہوں کہ تو ہی اکیلا رب ہے،

الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ

تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ، اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب

شَيْءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدًا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

میں گواہ ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ) عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ

تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، اے اللہ، اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب

أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ

میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں، اے اللہ اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب

شَيْءٍ اِجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَّكَ وَأَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا

مجھے اور میرے گھر والوں کو دنیا و آخرت کی ہر ساعت میں اپنا مخلص بنا لے،

وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ

اے جلال اور بزرگی اور عزت والے! سن لے اور قبول فرما لے،

(بقیہ حاشیہ) کبھی نہ چھوڑنا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے صنابحی رحمۃ اللہ علیہ کو اور صنابحی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوعبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی وصیت فرمائی۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث نمبر 1522، صفحہ نمبر 81) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ دعا میں خوب محنت و کوشش کرو، تو اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (مسند احمد، حدیث نمبر 7982، صفحہ 360، جلد 3)

(20) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا، (یہ مسدد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے) سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے بعد مذکورہ بالا دعا مانگتے تھے،....

اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ

اللہ ہر بڑے سے بڑا ہے، اے اللہ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اللہ ہر بڑے سے

الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ

بڑا ہے، اللہ میرے لیے کافی ہے اور بہت بہتر وکیل ہے، اللہ ہر بڑے سے بڑا ہے

(21) اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ

اے اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا محافظ اور نگہبان ہے

وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ

اور میری دنیا کو سنوار دے جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور میری آخرت کو سنوار دے

الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَأَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ

جہاں مجھے واپس جانا ہے، اور مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا میرے لئے خیر کا سبب ہو،

وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً

اور مجھے اس وقت موت دے دینا جب موت میرے لئے خیر کا باعث ہو، اور زندگی کو میرے لئے

لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ

ہر بھتری میں زیادتی کا سبب بنا دے اور موت کو میرے لئے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب بنا دے

(بقیہ حاشیہ) البتہ سلیمان بن داود رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ کے بجائے اَللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الوتر، مایقول الرجل اذا سلم، حدیث 1508، صفحہ 180)

(21) اس دعا کا کچھ حصہ مسلم شریف میں جبکہ کچھ حصہ بخاری شریف میں مذکور ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ (صحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل الخ، حدیث 2/20، صفحہ 1089)۔.....

22 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا

اے اللہ میں تجھ سے پاکیزہ روزی اور نفع بخش علم

وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں

23 اَللّٰهُمَّ أَشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا

اے اللہ تو نے سیر کیا اور سیراب کیا تو تو اسے اور خوشگوار بنا دے اور تو نے ہمیں رزق دیا

فَأَكْثَرْتَ وَأَطَبْتَ فَزِدْنَا

تو بہت زیادہ دیا اور اچھا دیا تو تو اس میں ترقی عطا فرما

24 اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ

اے اللہ جو تو نے مجھے روزی بخشی ہے مجھے اس پر قناعت بخش اور اس میں میرے لئے برکت عطا فرما

وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ

اور جو چیز مجھ سے غائب ہے تو اس میں میری طرف سے خیر کے ساتھ نگران بن جا

(بقیہ حاشیہ) صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو اسے موت کی تمنا نہیں کرنی چاہئے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی لگے تو اسے یہ کہنا چاہئے: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ (صحیح للبخاری، نھی تمنی المریض الموت، حدیث / 5347، ص 2146)

22 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ فجر کی نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (الروض الدانی الی المعجم الصغیر للطبرانی، من اسمہ عامر، حدیث 735، صفحہ 36، جلد نمبر 2)

23 حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگا کرتے تھے۔ (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الاطعمۃ، حدیث نمبر 25001، صفحہ نمبر 407، جلد نمبر 12)

24 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1778، صفحہ نمبر 690، جلد نمبر 1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ اس حدیث کو یاد کر لو اور وہ اس کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کیا کرتے تھے کہ آپ ﷺ دونوں رکنوں (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی)...........

(25) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

اے میرے رب معاف فرما دے اور رحم فرما، بے شک تو سب سے زیادہ عزت اور بزرگی والا ہے

(26) اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ أَمْرِیْ

اے اللہ میرے سینے کو کھول دے اور میرے کاموں کو آسان فرما دے

وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ

اور اے اللہ میں سینہ کے وسوسوں سے اور امور کی پراگندہ حالی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے

الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ

تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ میں رات میں اترنے والی چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

وَمِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ

اور دن میں اترنے والی چیزوں کے شر سے اور ان تمام چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن کو ہوائیں لے کر چلتی ہیں

(بقیہ حاشیہ) کے درمیان اس دعا کو مانگا کرتے تھے: رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ (صحیح ابن خزیمۃ، باب الدعاء بین الرکنین الخ، حدیث نمبر 2728، صفحہ نمبر 217، جلد نمبر ۷)

(۷۸) حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب بطن وادی (سبز ستونوں کے درمیان) میں سعی فرماتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ (المصنف لابن ابی شیبۃ، ما یقول للرجل فی المسعی، حدیث نمبر 15807، صفحہ نمبر 724، جلد نمبر 8)

(۷۹) کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کرام کی عرفات میں اکثر دعا یہ ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الحج، باب ما یقال عشیۃ عرفۃ الخ، حدیث 15366، صفحہ 629، جلد 8)

(27) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِالْهُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ

اے اللہ مجھے ہدایت کے راستے پر چلا اور تقویٰ کے ذریعے مجھے پاک و صاف فرما

فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی

اور دنیا و آخرت میں مجھے معاف فرما

(28) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا

اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا اور وسعت والے رزق کا سوال کرتا ہوں

وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ

اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں

(29) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ

اے اللہ تو ہی میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے، تیری ہی مدد سے میں چلتا پھرتا ہوں،

(27) حضرت ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرفات میں عصر کی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر یوں دعا فرمائی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِالْهُدٰی وَقِنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی پھر اپنے ہاتھ نیچے کر لئے اور اتنی دیر تک خاموش رہے جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے، پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور اسی طرح دعا مانگنے لگے اور آپ مسلسل یہ عمل کرتے رہے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹنے کا وقت ہو گیا۔ (المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الحج، من کان یامر بتعلیم المناسک، حدیث 14924، صفحہ 522، جلد 8)

(28) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہ پوری کی جائے گی، اگر تم اسے بیماری سے شفاء حاصل کرنے کی نیت سے پیو گے، تو اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائیں گے، اور اگر تم اسے کسی چیز سے پناہ مانگنے کی نیت سے پیو گے، تو اللہ تمہیں پناہ عطا فرمائیں گے، اور اگر تم اسے پیاس بجھانے کی نیت سے پیو گے، تو اللہ تمہاری پیاس کو بجھا دیں گے، راوی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم کا پانی پیتے تو یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ (المستدرک، کتاب المناسک، حدیث 1739، صفحہ 646/1)

(29) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ غزوہ کے لئے جاتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ (ابی داود، کتاب الجهاد، باب ما یدعی عند اللقاء، حدیث 2632، صفحہ 297) ....

وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

اور تیری ہی مدد سے میں حملہ کرتا ہوں، اور قتال کرتا ہوں اور نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت تیری ہی مدد سے ہے

(30) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَّ

اے اللہ تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں، جسے تو وسعت دے اسے کوئی تنگی دینے والا نہیں

وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ

اور جسے تو تنگی دے اسے کوئی وسعت دینے والا نہیں اور جسے تو گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا

وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ

اور جسے تو ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور جسے تو عطا کرے

لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا

اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو دور کردے اسے کوئی قریب کرنے والا نہیں اور جسے تو قریب کردے

قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ

اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اے اللہ ہم پر اپنی برکتیں اور اپنی رحمتیں

وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ

اور اپنا فضل اور اپنا رزق پھیلا دے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی دائمی نعمت کا

(بقیہ حاشیہ) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بذل الماعون فی فضل الطاعون میں اس دعا کو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ کے اضافے کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔ (بذل الماعون فی فضل الطاعون، صفحہ 835، دار العاصمۃ ریاض)

(30) کچھ الفاظ میں فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے، حضرت عبید بن رافع الزرقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب احد کا دن تھا اور مشرکین شکست کھا گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صفیں درست کرو یہاں تک کہ میں اپنے رب کی حمد وثناء بیان کروں تو انہوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھیں تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی۔
(المستدرک للحاکم، کتاب المغازی والسرایا، حدیث نمبر 4308، صفحہ نمبر 26، جلد نمبر 3)

الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَلَا یَزُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ

جو نہ منتقل ہو اور نہ زائل ہو اے اللہ میں تجھ سے خوف والے دن میں

یَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَآئِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَیْتَنَا

امن کا سوال کرتا ہوں اے اللہ جو تو نے ہمیں عطا کیا ہے اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں

وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ

اور اس کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو تو نے عطا نہیں کیا اے اللہ ایمان کو ہمارے لئے محبوب بنا دے

وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَیْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

اور اس (ایمان) سے ہمارے دلوں کو مزین فرما اور ہمارے نزدیک کفر کو ناگوار بنا دے اور فسق کو ناگوار بنا دے

وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا

اور معصیت کو ناگوار بنا دے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا دے اے اللہ ہمیں اسلام کی حالت میں

مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا

موت عطا فرما اور ہمیں نیکوں کے ساتھ شامل فرما کہ نہ ہم رسوا ہوں

وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ اَللّٰھُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ

اور نہ ہی مصیبت زدہ، اے اللہ کافروں کو ہلاک کردے جو تیرے رسولوں کو

رُسُلَكَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَیْھِمْ

جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے روکتے ہیں اور ان پر

رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ

اپنی وباں اور اپنا عذاب نازل فرما اے سچے معبود دعا قبول فرما

(31) اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ

اے اللہ! اے کتاب کے نازل کرنے والے! اور اے بادلوں کو چلانے والے!

وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

اور اے دشمن کے لشکروں کو شکست دینے والے! انہیں شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما

(32) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ

اے اللہ ہم تجھے ان کے بالمقابل کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے

مِنْ شُرُوْرِهِمْ

تیری پناہ طلب کرتے ہیں

(33) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ

اے اللہ! میں تیری ہی رحمت چاہتا ہوں، تو مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی میرے نفس کے

طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

حوالے نہ کر، اور میرے تمام کام درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے

(31) عمر بن عبید اللہ کے غلام سالم ابی النضر نے جو ان کے کاتب تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے انہیں خط لکھا، تو میں نے اسے پڑھا کہ رسول اللہ ﷺ ان دنوں میں جن میں آپ ﷺ کی کفار سے جنگ ہوئی، آپ ﷺ نے سورج کے ڈھل جانے کا انتظار فرمایا پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! دشمن کے ساتھ جنگ کی خواہش اور تمنا دل میں نہ رکھا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کیا کرو، البتہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو ہی جائے تو پھر صبر و استقامت کا ثبوت دو، یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے، اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی۔

(الصحیح للبخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب کان النبی ﷺ اذا لم یقاتل الخ، حدیث 2804، صفحہ 082)

(32) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کسی قوم سے خوف (محسوس) ہوتا تو یہ دعا فرماتے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، مایقول الرجل اذا خاف قوما، حدیث نمبر 1537، صفحہ نمبر 87)

(33) عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا ابا جان میں آپ کو ہر صبح یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں: اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ آپ اسے تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ......

(34) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ

اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے میں تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں

(35) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیری باندی کا بیٹا ہوں

نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ

میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم میرے بارے میں نافذ ہے تیرا فیصلہ میرے حق میں عین انصاف ہے

أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ

میں تجھ سے اس نام کے واسطے سے مانگتا ہوں جو تو نے اپنی ذات کے لئے تجویز کیا

أَوْ أَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ

یا اس کو اپنی کتاب میں اتارا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو تعلیم فرمایا

أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ

یا اس کو علم غیب میں اپنے پاس محفوظ رکھا، یہ دعا (مانگتا ہوں)

(بقیہ حاشیہ) شام کو دہراتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا ہے، اور مجھے پسند ہے کہ میں آپ کا مسنون طریقہ اپناؤں۔ عباس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اتنا مزید ہے کہ آپ کہتے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تین مرتبہ اسے صبح دہراتے اور تین مرتبہ شام میں ان کے ذریعہ آپ دعا کرتے تھے تو میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت کا طریقہ اپناؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مصیبت زدہ اور پریشان حال کے لیے یہ دعا ہے: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بعض راوی الفاظ میں کچھ اضافہ کرتے ہیں۔ (ابو داود، مایقول اذا اصبح، حدیث 5090، صفحہ 549)

(34) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی کام سخت تکلیف و پریشانی میں ڈال دیتا تو آپ ﷺ ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے تھے: (سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3524، صفحہ نمبر 554)

(35) کچھ کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔

الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجَلَاۤءَ حُزْنِيْ

کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میری آنکھوں کی روشنی بنا دے اور میرے غم کا ازالہ بنا دے

وَذَهَابَ هَمِّيْ

اور میری فکر کو دفع کرنے والا بنا دے

(36) اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّأَنْتَ

اے اللہ آسان نہیں مگر وہی جسے تو آسان بنا دے

تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ

اور تو جب چاہتا ہے تو مشکل کو بھی آسان کر دیتا ہے

(37) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بردبار اور کریم ہے، اللہ پاک ذات ہے

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے

(بقیہ حاشیہ) کہ جسے کوئی غم یا پریشانی پہنچے اور وہ یہ دعا مانگے، تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور پریشانی کو دور فرمادیں گے اور اس کے بدلے اسے فرحت اور سرور بخشیں گے، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا یا رسول اللہ پھر تو ہمیں ان کلمات کو سیکھ لینا (یاد کرلینا) چاہئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جو شخص ان کلمات کو سنے اسے چاہئے کہ ان کلمات کو سیکھ لے (یاد کرلے)۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، حدیث نمبر 972، صفحہ نمبر 253، جلد نمبر 3)

(36) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، ذکر ما یستحب للمرء سؤال الباری الخ، حدیث 972، صفحہ 255، جلد 3)

(37) یہ دعاء الحاجۃ کہلاتی ہے، صلوۃ الحاجۃ کے اخیر میں اسے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے، کچھ کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ سے کوئی ضرورت ہو یا بنی آدم میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو پہلے وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں ادا کرے، پھر اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ (درود) وسلام بھیجے، پھر یہ دعا مانگے۔ (الترمذی، ماجاء فی صلوۃ الحاجۃ، حدیث 479، صفحہ 99)

أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ

میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ تمام اسباب جو تیری رحمت کو لازم کرنے والے ہوں اور وہ اسباب جو تیری مغفرت کو لازم بنانے والے ہوں

وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ

اور ہر گناہ سے حفاظت مانگتا ہوں اور ہر نیکی کی عطا مانگتا ہوں

وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهٗ

اور ہر گناہ سے بچاؤ کا سوال کرتا ہوں ، میرا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑنا کہ جسے تو بخش نہ دے

وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا كَرْبًا إِلَّا نَفَّسْتَهٗ وَلَا ضُرًّا

اور کوئی فکر ایسی نہ چھوڑ کہ جسے رفع نہ فرمادے اور کوئی ایسی کڑھن نہ چھوڑ کہ جسے دور نہ فرما دے اور کوئی ایسی مضرت نہ چھوڑ

إِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا

کہ جسے دور نہ کر دے اور کوئی ایسی حاجت نہ چھوڑ کہ وہ حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہو جسے پورا نہ فرما دے

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے ارحم الراحمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تیسری منزل بروز پیر

① اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ أَبَدًا مَّا أَبْقَیْتَنِیْ

اے اللہ مجھ پر رحم فرما کہ ہمیشہ کے لئے گناہ چھوٹ جائیں جب تک بھی تو مجھے زندہ رکھے،

وَارْحَمْنِیْ أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ

اور مجھ پر رحم فرما کہ فضول مشغلہ میں نہ لگ جاؤں اور مجھے ان اعمال کی اچھی نظر

النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ

نصیب فرما جو تجھے مجھ سے راضی کر دیں اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ

کے موجد! اے جلال اور اکرام والے! اور اے ایسی عزت والے! کہ جس تک پہنچنے کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا

اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْھِكَ أَنْ تُلْزِمَ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں! اے اللہ اے رحمن تیرے جلال کے واسطے سے اور تیرے چہرے کے نور کے واسطے سے کہ میرے دل میں

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے، جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے ایسی ترکیب بتلاؤں کہ جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلائے اس کے لئے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ محفوظ رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب جمعہ کی شب آئے تو اگر تم رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھ سکتے ہو تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت فرشتوں کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت میں خاص طور سے قبول ہوتی ہے، اسی وقت کے انتظار میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ (میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا)۔ یعنی جمعہ کی رات کے آخری حصہ میں اور اگر اس وقت میں جاگنا دشوار ہو تو آدھی رات کے وقت، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر شروع ہی رات میں کھڑے ہو جاؤ.........

قَلْبِیْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ أَنْ أَتْلُوَهٗ عَلَى

قرآن کا حفظ ایسا جما دے جیسا کہ تو نے مجھے یاد کرایا ہے اور مجھے توفیق دے کہ اس کی اس طرح تلاوت کرتا رہوں

النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْكَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ

جو تجھے مجھ سے راضی کر دے، اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ

کے موجد! اے جلال اور اکرام والے! اور اے ایسی عزت والے! کہ جس کے حصول کا قصد بھی نہیں کیا جاسکتا،

أَسْئَلُكَ یَا اَللہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْھِكَ أَنْ تُنَوِّرَ

میں تجھ سے مانگتا ہوں اے اللہ! اے رحمن تیرے جلال کے واسطے سے اور تیرے چہرے کے نور کے واسطے سے کہ قرآن سے

(بقیہ حاشیہ) اور چار رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین پڑھو اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھو اور جب تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو اوّل حق تعالیٰ شانہ کی خوب حمد وثنا کرو، اس کے بعد مجھ پر درود اور سلام بھیجو، اس کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام پر درود بھیجو، اس کے بعد تمام مؤمنین کے لئے اور ان تمام مسلمانوں کے لئے جو تجھ سے پہلے مر چکے ہیں، استغفار کرو اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت ہے) اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ تک کرو، دعا ضرور قبول کی جائے گی، قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کسی مؤمن سے بھی قبولیت دعا نہ چوکے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پانچ یا سات جمعے ہی گزرے ہوں گے کہ وہ حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس سے پہلے چار آیتیں یا ان جیسی دو ایک آیتیں کم وبیش یاد کر پاتا تھا، اور جب انہیں دل میں آپ ہی آپ دہراتا تھا تو وہ بھول جاتی تھیں، اور اب یہ حال ہے کہ میں چالیس آیتیں سیکھتا ہوں یا چالیس سے دو چار کم وبیش، پھر جب میں انہیں اپنے آپ دہراتا ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے کتاب اللہ میری آنکھوں کے سامنے کھلی ہوئی رکھی ہے (اور میں روانی سے پڑھتا چلا جاتا ہوں) اور ایسے ہی میں اس سے پہلے حدیث سنا کرتا تھا، پھر جب میں اسے دہراتا تو وہ دماغ سے نکل جاتی تھی لیکن آج میرا حال یہ ہے کہ میں حدیثیں سنتا ہوں پھر جب میں انہیں بیان کرتا ہوں تو ان میں سے ایک حرف بھی کم نہیں کرتا، رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم اے ابوالحسن تم مومن ہو۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الحفظ، حدیث نمبر 3570، صفحہ نمبر 560) نوٹ: سنن ترمذی میں مذکور دعا میں وَأَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ مذکور ہے جبکہ الحزب الاعظم میں موجود دعا میں وَأَنْ تَسْتَعْمِلَ بِهٖ بَدَنِیْ مذکور ہے۔

بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ

میری بینائی کو منور کردے اور اس کو میری زبان پر جاری کر دے اور اس سے میرے دل کو

قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِي وَأَنْ تَسْتَعْمِلَ بِهٖ بَدَنِي فَإِنَّهٗ

کشادہ فرما دے، اور اس کے ذریعے میرا سینہ کھول دے اور میرے بدن کو اس کا عامل بنا

لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ

نہ کوئی میری مدد نہیں کر سکتا حق پر سوائے تیرے اور وہ تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا،

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ

اور نہ زور ہے اور نہ ہی طاقت ہے مگر اللہ برتر و عظمت والے کی طرف سے

(2) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنَ الْمَعَاصِي لَا أَرْجِعُ

اے اللہ میں تیرے حضور گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اب کبھی ان کی طرف

إِلَيْهَا أَبَدًا

واپس نہیں جاؤں گا

(3) اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ

اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے وسیع تر ہے اور تیری رحمت سے

(2) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جو کچھ بولتا ہے وہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے چنانچہ اگر انسان سے کوئی خطاء ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لینی چاہئے، ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ کوئی ایسا عمل کرے جو اس خطاء کا ازالہ کر دے، پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے اور (یہ دعا) مانگے تو اس کی اس خطاء کو معاف کر دیا جاتا ہے، جب تک کہ وہ دوبارہ اس میں مبتلا نہ ہو جائے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء الخ، حدیث 1899، صفحہ 697/1)

(3) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ کہہ رہا تھا: ہائے میرے گناہ، ہائے میرے گناہ، یہ بات اس نے دو یا تین مرتبہ کہی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تم یہ کلمات کہو،........

أَرْجٰى عِنْدِىْ مِنْ عَمَلِىْ

مجھے اپنے عمل کی بنسبت زیادہ امید ہے

(4) اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ

اے اللہ آپ معاف کرنے والے ہیں معافی کو پسند کرتے ہیں تو مجھے بھی معاف فرما دیجئے

(5) اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِىْ

اے اللہ! تو ہمیں حلال دے کر حرام سے کفایت کر دے، اور اپنے فضل (رزق، مال و دولت) سے نواز کر

بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اپنے سوا کسی اور سے مانگنے سے بے نیاز کر دے

(6) اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ

اے اللہ! اے پریشانی کے رفع کرنے والے! اے غم کو دور کرنے والے! اے بے کسوں کی

دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا

دعا کو قبول فرمانے والے! اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے! اور غایت درجہ مہربان!

(بقیہ حاشیہ) اس نے یہ کلمات کہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا دوبارہ کہو، اس نے پھر یہ کلمات کہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر کہو، اس نے تیسری بار یہ کلمات کہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث 1991، ص 728/1)

④ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھے شب قدر مل جائے تو کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ دعا مانگنا۔ (سنن ابن ماجۃ، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافیۃ، ح 3850، ص 412)

③ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام نے ان کے پاس آ کر کہا کہ میں اپنی مکاتبت کی رقم ادا نہیں کر پا رہا ہوں، آپ میری مدد فرمائیں، انہوں نے کہا کہ میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو آپ ﷺ نے ہمیں سکھائے؟ کہ اگر تیرے اوپر صبیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ اسے ادا فرما دے گا، پھر اسے مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے۔ (سنن الترمذی، حدیث 3563، صفحہ 559) نوٹ: مکاتب وہ غلام ہے جس سے اس کے آقا نے کہا ہو کہ تم اگر مجھے اتنی رقم ادا کر دو تو تم آزاد ہو جاؤ گے۔

⑤ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے......

أَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ

تو ہی مجھ پر رحم فرمائے گا تُو مجھ پر ایسی مہربانی فرما جو مجھے دوسروں کی مہربانی سے

مَنْ سِوَاكَ

بے نیاز کردے

⑦ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے رب! اے غائب اور

وَالشَّهَادَةِ إِنِّيْ أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

حاضر کے جاننے والے! میں اس دنیوی زندگی میں تجھ سے وعدہ لینا چاہتا ہوں

(بقیہ حاشیہ) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دعا سکھلائی ہے، کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی وہ دعا سنی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا وہ کون سی دعا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ دعا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر تمہارے اوپر پہاڑ کے برابر سونا قرضہ ہوگا اور تم یہ دعا مانگو گے تو اللہ تعالیٰ اس قرض کو ادا فرما دیں گے، وہ دعا یہ (مذکورہ بالا) ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ذمہ کافی قرض تھا اور میں اس بات کو ناپسند کرتا تھا کہ میرے اوپر کسی کا قرضہ ہو، تو میں یہ دعا مانگا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا فائدہ دیا کہ میرا سارا قرض اتر گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے ذمہ اسماء بنت عمیس کا ایک دینار اور تین درہم قرض تھا، وہ جب بھی میرے پاس آتیں تو میں شرمندگی کی وجہ سے ان کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی تھی، کیونکہ میرے پاس اس قرض کو ادا کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا، چنانچہ میں نے یہ دعا مانگنی شروع کر دی، زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا رزق عطا فرمایا کہ میرا سارا قرضہ بھی ادا ہو گیا اور میں نے اسے اپنے گھر والوں میں بھی تقسیم کیا اور عبدالرحمن کی بیٹی (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجی) کے لئے تین اوقیہ چاندی کا زیور بھی بنایا، اور یہ سارا مال نہ تو کسی کا دیا ہوا صدقہ تھا اور نہ ہی کسی ایسی وراثت کا حصہ تھا جو مجھے بطور میراث ملا ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا خاص فضل فرمایا۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1898، صفحہ نمبر 696، جلد 1)

⑦ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ کلمات کہے۔ (مجمع الزوائد کی روایت میں فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ کے الفاظ نہیں ہیں باقی مکمل دعا اسی طرح ہے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرشتوں سے کہیں گے کہ میرے بندے نے مجھ سے عہد لیا تھا تو تم اس عہد کو پورا کر دو، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرما دیں گے۔ سہیلؒ (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن عبدالرحمنؒ سے کہا کہ عون نے مجھے اس طرح (یہ دعا) بیان کی ہے تو قاسم نے کہا کہ (اس میں تعجب کی کیا بات ہے) ہمارے گھر کی ہر بالغ لڑکی اپنے پردے میں رہتے ہوئے یہ دعا مانگا کرتی ہے۔ (مجمع الزوائد، باب الادعیۃ المأثورۃ، ح17368، ص200/10)

أَنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

کہ میں دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں

وَأَنَّ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَلَا تَكِلْنِيْ

اور بے شک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں، پس تُو مجھے میرے نفس

إِلٰى نَفْسِيْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ

کے حوالہ مت کرنا، کیونکہ اگر تُو نے مجھے میرے نفس کے حوالہ کر دیا تو وہ مجھے شر کے قریب لے آئے گا

وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَأَنِّيْ لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ

اور خیر سے دور لے جائے گا اور مجھے تیری رحمت کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہیں،

فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پس میرے لئے یہ وعدہ پختہ فرما لے جسے تو بروز قیامت پورا فرمائے گا

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

بے شک تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا

(8) أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

میں معافی طلب کرتا ہوں اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ حی (زندہ) ہے اور قیوم ہے،

وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

اور میں اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں

(8) حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی مذکورہ کلمات استغفار کہے گا، تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اگرچہ وہ میدان جنگ سے فرار ہی کیوں نہ ہوا ہو......

⑨ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اے میرے رب! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول فرما، تُو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

⑩ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور سستی سے، اور بزدلی سے،

وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اور بہت زیادہ بڑھاپے سے، اور قرض کے تاوان سے اور گناہ کے بوجھ سے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں

عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ

دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کی آزمائش سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے

الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

اور مال کے فتنے کے شر سے اور فقر کے فتنے کے شر سے

⑪ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ

اور اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سنگ دلی سے اور غفلت سے اور محتاجی سے اور ذلت و خواری سے

(بقیہ حاشیہ) (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث نمبر 1517، صفحہ نمبر 180) نوٹ: میدان جنگ سے بھاگنے کو حدیث شریف میں ہلاک کر دینے والے گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔

⑨ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے سو مرتبہ مذکورہ بالا کلمات کہنے کو شمار کیا کرتے تھے۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث نمبر 1516، صفحہ نمبر 180)

⑩ یہ دعا کچھ الفاظ کے فرق اور تقدیم وتاخیر کے ساتھ کئی روایات میں مذکور ہے جن میں سے ایک روایت یہ ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (البخاری، الدعوات، التعوذ من المأثم، حدیث 6007، صفحہ 2341)

⑪ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ (المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث 1898، صفحہ 696/1)

وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوقِ

اور اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں ناداری سے اور کفر سے اور فسق سے

وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ

اور اختلاف اور سناوے سے اور دکھاوے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بہرے پن سے اور گونگے پن سے

وَالْبَكَمِ وَالْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ

اور برص سے اور جنون سے اور کوڑھ سے اور تمام برے امراض سے

(12) اَللّٰهُمَّ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِيْ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری (صفت) عزت کے واسطے سے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس بات سے کہ

أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ

تُو مجھے بھٹکا دے، تُو وہ زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی، اور جنات اور انسان مرجائیں گے

(13) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ

اے اللہ! ہم مصیبت کی سختی سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور حصول بدبختی سے تیری پناہ چاہتے ہیں

وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَآءِ

اور بدقسمتی سے اور اس بات سے کہ دشمن ہمیں تکلیف میں مبتلا دیکھ کر ہم پر ہنسیں

(12) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِيْ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ (المسلم، کتاب الذکر الخ، التعوذ من شر ما عمل الخ حدیث 2717، صفحہ 1089)

(13) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، قضاء وقدر کی برائی اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتے تھے۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء، حدیث 5987، صفحہ 2336)

(14) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ

اے اللہ میں ہر اس برائی کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے میں جانتا ہوں اور ہر اس برائی کے شر سے

مَا لَمْ أَعْلَمْ

جسے میں نہیں جانتا

(15) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ

اے اللہ میں ہر اس عمل کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیا اور ہر اس عمل کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں

مَا لَمْ أَعْمَلْ

جو میں نے نہیں کیا

(16) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی ہوئی عافیت

عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ

اور صحت کے پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور ان سب کاموں سے جو تیرے غصے کا سبب ہوں

(۱۴) یہ دعا سنن ابن ماجہ میں مذکورہ دعا کا ایک حصہ ہے، جو الحزب الاعظم کی اسی منزل میں نمبر 43 پر بھی مذکور ہے، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ لِيْ خَيْرًا! (سنن ابن ماجہ، کتاب، باب، حدیث نمبر 3846، صفحہ نمبر 111)

(۱۵) فروہ بن نوفل اشجعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے۔ (المسلم، التعوذ من شر ما عمل الخ، حدیث 2716، صفحہ 1089)

(۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی دعا یہ تھی۔ (المسلم، کتاب الرقاق، حدیث 2739، ص 1095)

(17) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ

اے اللہ! میں اپنے کان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اپنی آنکھ کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ

اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی (شرمگاہ) کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(18) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدَمِ وَأَعُوْذُبِكَ

اے اللہ! کسی مکان یا دیوار کے اپنے اوپر گرنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور کسی اونچے مقام سے

مِنَ التَّرَدِّيْ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ

گر پڑنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اور ڈوبنے اور جل جانے اور بہت بوڑھا ہوجانے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں

وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ

اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ موت کے وقت مجھے شیطان اچک لے،

وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُبِكَ

اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیری راہ میں پیٹھ دکھا کر بھاگتے ہوئے مر جاؤں اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں

مِنْ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا

کہ کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے میری موت آئے

(۱۷) حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے کہ جسے پڑھ کر میں اللہ کی پناہ حاصل کر لیا کروں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا کہ یہ دعا مانگو۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3492، صفحہ نمبر 550)

(۱۸) حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے۔ (ابو داؤد، باب فی الاستعاذۃ، ح 1552، ص 183)

⑲ اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ مُّنۡكَرَاتِ الۡأَخۡلَاقِ

اے اللہ میں تجھ سے بری عادتوں سے پناہ مانگتا ہوں اور برے کاموں

وَالۡأَعۡمَالِ وَالۡأَهۡوَاءِ وَالۡأَدۡوَاءِ

اور بری خواہشوں سے اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں

⑳ اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَیۡرِ مَا سَئَلَكَ مِنۡهُ نَبِیُّكَ

اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی (خیر) مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی

(سَیِّدُنَا) مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہے اور میں ہر اس شر (برائی) سے تیری پناہ چاہتا ہوں

شَرِّ مَا اسۡتَعَاذَكَ مِنۡهُ نَبِیُّكَ (سَیِّدُنَا) مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ

جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے،

عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَأَنۡتَ الۡمُسۡتَعَانُ وَعَلَیۡكَ الۡبَلَاغُ

اور تو ہی مددگار ہے، اور تیرے ہی اختیار میں ہے (خیر و شر کا) پہنچانا،

وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ

اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قوت اللہ کے سہارے کے بغیر ممکن نہیں ہے جو بلند اور عظیم تر ہے

⑲ زیاد بن علاقہؒ کے چچا حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء ام سلمة، حدیث نمبر 3591، صفحہ نمبر 563)۔ سنن ترمذی کی روایت میں وَالۡأَدۡوَاءِ مذکور نہیں ہے جبکہ کنز العمال کی روایت میں وَالۡأَدۡوَاءِ بھی مذکور ہے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 1/ 36، صفحہ نمبر 186، جلد 2)

⑳ معمولی فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری دعائیں فرمائیں، مگر مجھے ان میں سے کوئی دعا یاد نہ رہی، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! دعائیں تو آپ نے بہت سی کیں مگر میں کوئی دعا یاد نہ رکھ سکا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتادوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہو، تم یہ دعا مانگو۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3521، صفحہ نمبر 554)

(21) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ

اے اللہ میں اپنے محل قیام میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں

فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ وَمِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ

کہ صحرا (سفر) کا پڑوسی تو بدلتا رہتا ہے اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بستر کی بری رفیق ہے،

الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ بہت بری باطنی خصلت ہے

(22) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ

اے اللہ میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو فائدہ نہ پہنچائے،

وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ

اور میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے، اور ایسے نفس سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو سیر نہ ہو،

وَمِنْ هٰٓؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ

اور میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(21) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1951، صفحہ نمبر 714، جلد نمبر ۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، حدیث نمبر 1547، صفحہ نمبر 183)

(22) معمولی فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے: (سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الشقاق الخ حدیث نمبر 5480، صفحہ نمبر 1231)

(23) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَّرْجِعَ عَلٰى أَعْقَابِنَا

اے اللہ ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم الٹے پاؤں (دین سے) پھر جائیں

أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا

یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں

(24) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْٓءِ وَمِنْ

اے اللہ میں برے دن سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

لَيْلَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْٓءِ

اور بری رات سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور برے وقت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور برے ساتھی سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

وَمِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ

اور محل قیام میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(25) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ

اے اللہ میں پھوٹ پڑنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور نفاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(23) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے، پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کردیا جائے گا، میں عرض کروں گا کہ یا رب! یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں، مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کام کئے تھے؟ واللہ یہ مسلسل الٹے پاؤں (دین اسلام سے) لوٹتے رہے، ابن ابی ملیکہ (حدیث کے راوی) یہ کلمات کہا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ نَّرْجِعَ عَلٰى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا (الصحیح للبخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، حدیث 6220، صفحہ 2409)

(24) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (المعجم الکبیر، حدیث 810، صفحہ 294/1/)

(25) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تھے تو یہ کلمات فرماتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، حدیث 1546، صفحہ 183)

وَسُوْٓءِ الْأَخْلَاقِ

اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(26) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ

اے اللہ میرے ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے اپنے ارادے سے کیے اور جو مذاق میں کیے اور جو غلطی سے کیے

وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ

اور جو جان بوجھ کر کیے اور جو میری طرف سے ہوئے

(27) اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ

اے اللہ! اے دلوں کے پھیرنے والے! تو ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے

(28) اَللّٰھُمَّ إِنِّیْٓ أَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری مانگتا ہوں اور پاکدامنی اور دل کی تونگری کا سوال کرتا ہوں

(26) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَإِسْرَافِیْ فِیْٓ أَمْرِیْ وَمَآ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ أَخَّرْتُ وَمَآ أَسْرَرْتُ وَمَآ أَعْلَنْتُ وَمَآ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (المسلم، کتاب الذکر والدعاء، التعوذ من شر ما عمل الخ، حدیث 2719، صفحہ 1089)

(27) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمیوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان میں ہیں، جیسے ایک دل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو پھیرتا ہے جس طرح چاہتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے۔ (الصحیح للمسلم، کتاب القدر، باب تصریف اللہ تعالی القلوب، حدیث نمبر 2654، صفحہ نمبر 1065)

(28) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے۔ (الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل الخ، حدیث 2721، صفحہ 1090)

(29) رَبِّ أَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ

اے میرے رب! میری مدد کر، اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، اور تو میری نصرت فرما اور میرے خلاف کسی کی نصرت نہ فرما،

وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ الْهُدٰی وَیَسِّرِ

اور میرے لیے تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کے لیے تدبیر نہ فرما، اور تو مجھے ہدایت بخش اور ہدایت کو میرے لیے

الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ

آسان فرما، اور میری مدد فرما اس شخص کے مقابلے میں جو میرے خلاف بغاوت و سرکشی کرے، اے میرے رب!

لَکَ ذَکَّارًا لَّکَ شَکَّارًا لَّکَ رَهَّابًا لَّکَ مِطْوَاعًا

تو مجھے اپنا بہت زیادہ ذکر کرنے والا، اپنا بہت زیادہ شکر گزار، اپنے سے بہت ڈرنے والا، اپنی بہت زیادہ اطاعت کرنے

لَّکَ مُخْبِتًا إِلَیْکَ أَوَّاهًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ

والا، اپنے سامنے عاجزی کرنے والا اور اپنا گرویدہ اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بنا دے، اے میرے رب! میری توبہ قبول

وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَأَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ

فرما اور میرے گناہ دھو دے، اور میری دعا قبول فرما، اور میری حجت (دلیل) کو ثابت و ٹھوس بنا دے، اور میری زبان کو

لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ

ٹھیک بات کہنے والی بنا دے، اور میرے دل کو ہدایت عطا فرما، اور میرے دل کی سوزش (کینہ) نکال دے

(30) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا

اے اللہ! ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، اور ہم سے راضی ہو جا، اور ہماری عبادت قبول فرما،

(29) کچھ الفاظ کی کمی بیشی اور تقدیم و تاخیر کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگتے تھے۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3551، صفحہ 558)

(30) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ عصا (چھڑی) پر ٹیک لگائے ہمارے پاس باہر تشریف لائے،......

وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهٗ

اور ہمیں جنت میں داخل فرما، اور ہمیں جہنم سے بچا، اور ہمارے سارے کام درست فرما دے

(31) اَللّٰهُمَّ إِنِّیْٓ أَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْئَلُكَ

اے اللہ! میں تجھ سے ہر معاملے میں استقلال (ٹھہراؤ) مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے

عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ

نیکی و بھلائی کی پختگی چاہتا ہوں، اور میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے اپنی نعمت کے شکر کی توفیق دے، اور اپنی اچھی عبادت کرنے کی توفیق دے،

وَأَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا

اور میں تجھ سے سچ بولنے والی زبان اور قلب سلیم اور اچھی عادت کا طلب گار ہوں،

وَّأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا

اور میں اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں اس خیر کا تجھ سے طلب گار ہوں جو تیرے علم میں ہے

تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

اور تجھ سے ان گناہوں کی مغفرت مانگتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے بے شک تو ہی ساری پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے

(بقیہ حاشیہ) جب ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا تو ہم کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسے کھڑے نہ ہوا کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے بڑوں کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کاش آپ ہمارے لیے اللہ سے دعا فرماتے، تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہماری خواہش ہوئی کہ آپ ﷺ ہمارے لئے اور کچھ دعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے لیے جامع دعا نہیں کر دی۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ ﷺ، حدیث 3836، صفحہ 410)

○ بنی حنظلہ کے ایک شخص فرماتے ہیں کہ میں شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، تو انہوں نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جو ہمیں رسول اللہ ﷺ سکھاتے تھے؟ آپ ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ ہم یہ کلمات کہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3407، صفحہ نمبر 539) نوٹ: ترمذی شریف کی روایت میں وَخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا مذکور نہیں ہے۔

(32) اَللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا

اے اللہ! تو ہمارے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دے، اور ہماری حالتوں کو درست فرما دے،

وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ

اور راہِ سلامتی کی جانب ہماری رہنمائی کر دے اور ہمیں تاریکیوں سے نجات دے کر روشنی عطا کر دے،

وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا

اور ہمیں بے حیائی کے کاموں سے بچا چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ہوں اور ہمارے کانوں

فِيْ أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا

اور ہماری آنکھوں، اور ہمارے دلوں اور ہماری بیویوں اور ہمارے بچوں میں برکت عطا کر دے،

وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا

اور ہماری توبہ قبول فرما لے بے شک تُو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے، اور ہمیں

شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا

اپنی نعمتوں پر شکر گزار و ثناء خواں اور اسے قبول کرنے والا بنا دے، اور اے اللہ! ان نعمتوں کو ہمارے اوپر کامل کر دے

(33) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ

اے اللہ تُو ہمیں اپنا اتنا خوف نصیب فرما جو ہمارے

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ جب ہم نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھیں تو کیا کہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا، پھر راوی نے اسی طرح کی روایت ذکر کی۔ شریک کہتے ہیں کہ ہم سے ابن شداد نے اور انہوں نے ابو وائل سے اور ابو وائل نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے، اس میں (اضافہ) ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چند کلمات سکھاتے تھے اور انہیں اس انداز میں نہیں سکھاتے تھے جیسے تشہد سکھاتے تھے۔ (ابی داود، باب التشہد، حدیث 969، صفحہ 22)

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کم ہی ایسا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی مجلس سے صحابہ کے لیے یہ دعا کیے بغیر اٹھے ہوں۔

(الترمذی، الدعوات، حدیث 3502، صفحہ 551) نوٹ: ترمذی میں يَحُوْلُ اور مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا مذکور ہے۔

بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ

اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے، اور اپنی اتنی فرمانبرداری عطا فرما کہ جس کی وجہ سے تو ہمیں

جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَآئِبَ

اپنی جنت تک پہنچا دے، اور ہمیں اتنا یقین عطا فرما کہ جس کی وجہ سے دنیا کی مصیبتوں کا جھیلنا ہم پر

الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا

آسان ہو جائے، اور تو ہمیں ہمارے کانوں ہماری آنکھوں اور ہماری قوتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع عطا فرما جب تک

أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ

تو ہمیں زندہ رکھے، اور ان کو قائم رکھ کر ہمارا وارث بنا، اور جو ہم پر ظلم کرے ان سے

ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا

ہمارا قصاص اور بدلہ لے، اور جو ہم سے دشمنی کرے اس کے مقابلے میں ہماری مدد فرما، اور ہمارے دین میں ہمارے لئے

فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا

مصیبت نہ بنا اور دنیا کو ہمارا بڑا مقصد نہ بنا، اور نہ ہی ہمارے علم کی انتہاء بنا (کہ ہمارا سارا سیکھنا سکھانا صرف دنیا کی خاطر ہو)

وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا

اور ہم پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے

(34) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا

اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما اور ہمیں دینے میں کمی نہ کر، اور ہمیں عزت دے اور ذلیل و رسوا نہ کر،

ف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کے قریب بھنبھناہٹ (شہد کی مکھی کے اڑنے کی طرح آواز) سنائی دیتی تھی، (ایک مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی، ....

وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَأَرْضِنَا

اور ہمیں اپنی نعمتوں سے نواز اور اپنی نوازشات سے ہمیں محروم نہ رکھ، اور ہمیں فضیلت دے اور دوسروں کو ہم پر فضیلت نہ دے،

عَنْكَ وَارْضَ عَنَّا

اور ہمیں راضی کر دے اور ہم سے راضی ہو جا

(35) اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

اے اللہ! تو میرے دل میں میری بھلائی ڈال دے، اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ

(36) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ

اے اللہ! میں تجھ سے بھلے کاموں کے کرنے اور منکرات (ناپسندیدہ کاموں) سے

الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ

بچنے کی، اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں، اور یہ کہ تو مجھے معاف کر دے

(بقیہ حاشیہ) ہم کچھ دیر (خاموش) رہے، جب آپ ﷺ سے نزول وحی کی کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ قبلہ رخ ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو ان پر عمل کرتا رہے گا، وہ جنت میں جائے گا، پھر آپ ﷺ نے قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے شروع کر کے دس آیتیں مکمل تلاوت فرمائیں۔ (الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، ومن سورۃ المؤمنین، ح3173، ص504) نوٹ: ترمذی کی روایت میں وَأَرْضِنَا کے بعد عَنْكَ مذکور نہیں ہے۔

(35) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے والد سے پوچھا کہ اے حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ سات کو، چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ ان میں سے کس کی سب سے زیادہ رغبت و امید اور خوف و ڈر کے ساتھ عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اس کی جو آسمان میں ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے حصین! سنو، اگر تم اسلام لے آتے تو میں تمہیں دو کلمے سکھا دیتا وہ تمہیں مسلسل نفع پہنچاتے رہتے، پھر جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے وہ کلمے سکھا دیجئے جنہیں سکھانے کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ (کلمات) کہو۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3483، صفحہ 549)

(36) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھانے سے روکے رکھا، یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم سورج کی ٹکیہ کو دیکھیں، پھر آپ ﷺ تیزی سے (حجرہ سے) باہر تشریف لائے، لوگوں کو نماز کے لیے بلایا، آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، اور نماز کو مختصر کیا، پھر جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آواز دے کر لوگوں کو (اپنے قریب) بلایا اور فرمایا......

وَتَرْحَمَنِيْ وَإِذَا أَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ

اور مجھ پر رحم فرمائے، اور جب تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنا چاہے، تو مجھے تو فتنہ میں ڈالنے سے پہلے

مَفْتُوْنٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ

موت دیدے، اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہو،

وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ

اور ایسے کام کی محبت چاہتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچا دے

(37) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَأَهْلِيْ

اے اللہ! تو اپنی محبت کو مجھے میری جان اور میرے گھر والوں کی محبت سے زیادہ کر دے

(بقیہ حاشیہ) کہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ، پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ حضرات کو بتاتا ہوں کہ فجر میں بروقت مجھے مسجد میں پہنچنے سے کس چیز نے روک لیا، میں رات میں اٹھا، وضو کیا، (تہجد کی) نماز پڑھی جتنی بھی میرے لئے لکھی گئی تھی، پھر میں نماز میں اونگھنے لگا یہاں تک کہ مجھے گہری نیند آ گئی، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے رب کے سامنے ہوں وہ بہترین صورت میں ہے، اس نے کہا کہ اے محمد! میں نے کہا کہ میرے رب! میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ملائے اعلی (فرشتوں کی اونچے مرتبے والی جماعت) کس بات پر جھگڑ رہی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ رب کریم میں نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ نے یہ بات تین بار پوچھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ اس نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے اندر محسوس کی اور ہر چیز میرے سامنے روشن ہو گئی، اور میں جان گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد! میں نے کہا کہ میرے رب! میں حاضر ہوں، اس نے کہا کہ ملائے اعلیٰ کے فرشتے کس بات پر جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ کفارات کے بارے میں، اس نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں؟ میں نے کہا کہ نماز با جماعت کے لیے پیدل جانا، نماز کے بعد مسجد میں (دوسری نماز کے انتظار میں) بیٹھنا، ناگواری کے وقت بھی مکمل وضو کرنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ پھر کس چیز کے بارے میں (بحث کر رہے ہیں)؟ میں نے کہا کہ کھانا کھلانے کے بارے میں، نرم بات چیت میں، جب لوگ سو رہے ہوں اس وقت اٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مانگو تو میں نے یہ کلمات کہے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ أَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ إِلٰى حُبِّكَ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ حق ہے، اسے پڑھو یاد کرو اور دوسروں کو پڑھاؤ اور سکھاؤ۔ (الترمذی، تفسیر القرآن، باب و من سورۃ ص، حدیث 3235، صفحہ 514)

(37) ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں ایک دعا یہ تھی:......

وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے بھی زیادہ کر دے

(38) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ

اے اللہ! تو مجھے اپنی محبت عطا کر، اور مجھے اس شخص کی بھی محبت عطا کر جس کی محبت مجھے تیرے دربار میں فائدہ دے،

عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً

اے اللہ! جو بھی تو مجھے میرا پسندیدہ و پاکیزہ رزق عطا کرے اس رزق کو اپنی پسندیدہ چیزوں میں استعمال کرنے کے لیے

لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا أُحِبُّ

قوت و طاقت کا ذریعہ بنا دے اور میری پسندیدہ اشیاء میں سے جو چیز مجھے عطا نہیں فرمائی ان کو

فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ

اپنے پسندیدہ کاموں میں مشغول ہونے کے لئے فراغت کا سبب بنا دے

(39) يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جما دے

(بقیہ حاشیہ) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ (راوی) کہتے ہیں کہ آپ ﷺ جب داود علیہ السلام کا ذکر کرتے تو فرماتے تھے کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3490، ص 550)

(38) حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی انصاری فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات کہتے تھے۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3491، صفحہ 550) نوٹ: سنن ترمذی کی روایت میں اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ کی بجائے اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ اور فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ کی بجائے فَاجْعَلْهُ لِيْ فَرَاغًا فِيْمَا تُحِبُّ مذکور ہے۔

(39) حضرت شہر بن حوشبؒ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المؤمنین! جب آپ ﷺ کا قیام آپ کے یہاں ہوتا تھا تو آپ ﷺ کی اکثر دعا کیا ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ خود میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ اکثر یہ دعا کیوں مانگتے ہیں؟.....

⑩ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ

اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جسے ارتداد لاحق نہ ہو اور ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو

وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اے اللہ میں تجھ سے ہمارے نبی محمد ﷺ کی مرافقت کا سوال کرتا ہوں

فِيْٓ أَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ

جنت کے بلند ترین درجے میں ایسی جنت جو جنت خلد یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے

41 اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ

اے اللہ! مجھے اس علم سے نفع دے جو تو نے مجھے سکھایا ہے اور مجھے وہ علم سکھا جو مجھے فائدہ دے

وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّأَعُوْذُ بِاللّٰهِ

اور میرے علم میں اضافہ فرما، ہر حال میں اللہ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں

مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ

اور میں جہنمیوں کے حال سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

42 اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِيْ

اے اللہ میں تیرے علم غیب اور تمام مخلوق پر تیری قدرت کے واسطہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ

(بقیہ حاشیہ) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلمہ! کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے اس کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، تو اللہ جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم و ثابت قدم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر (راوی حدیث) معاذ نے آیت رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا پڑھی۔ (الترمذی کتاب الدعوات، حدیث 3522، صفحہ 554)

⑩ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے آپ سے کہا تھا کہ مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا تو آپ نے کیا دعا مانگی تھی؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ دعا کی تھی۔ (المستدرک، کتاب الدعاء الخ، حدیث 1928، ص 707، ج 1) نوٹ: مستدرک حاکم میں وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ اور دَرَجِ الْجَنَّةِ مذکور ہے۔

⑪ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی۔ (الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3599، صفحہ 564)

مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ

جب تک تیرے علم کے مطابق زندگی میرے لیے باعث خیر ہے، اور مجھے موت دیدے جب تیرے علم کے مطابق موت

خَيْرًا لِّيْ وَأَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

میرے لیے بہتر ہے، اے اللہ میں غیب و حضور دونوں حالتوں میں تیری خشیت (خوف) کا طلب گار ہوں،

وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْئَلُكَ

اور میں تجھ سے خوشی و ناراضگی دونوں حالتوں میں کلمہ اخلاص (حق) کہنے کی توفیق مانگتا ہوں،

الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَأَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ

اور تنگ دستی وخوشحالی دونوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو، اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں

عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَأَسْئَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ

کی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو منقطع نہ ہو، اور میں تجھ سے تیری قضاء پر رضامندی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے موت کے بعد کی راحت

بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَآئِكَ

اور آسائش کا طالب ہوں، اور میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت، اور تیری ملاقات کے شوق کا طالب ہوں،

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا

اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس مصیبت سے جس پر صبر نہ ہو سکے، اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کردے، اے اللہ! ہم کو ایمان کے زیور سے

بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ

آراستہ فرما، اور ہمیں رہنمائی کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے

(۲۶) حضرت سائب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں مختصر نماز پڑھائی، تو کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ نے نماز ہلکی کردی، راوی کو شک ہے کہ ہلکی کردی کہا یا مختصر کردی کہا، تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے باوجود میں نے اس میں ایسی دعائیں مانگی ہیں جن کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، تو جب وہ جانے کے لیے کھڑے ہوئے تو قوم میں سے......

(43) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ

اے اللہ میں تجھ سے ہر قسم کی خیر کا سوال کرتا ہوں جلد آنے والی خیر کا بھی اور دیر سے آنے والی خیر کا بھی،

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ

جس خیر کو میں جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا اور میں تجھ سے ہر برائی سے پناہ چاہتا ہوں،

عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ

جلد آنے والی برائی سے بھی اور دیر سے آنے والی برائی سے بھی، جس برائی کا مجھے علم ہو اور جس کا علم نہ ہو اور میں تجھ سے

أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ

جنت کا سوال کرتا ہوں اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل کا سوال کرتا ہوں

وَّأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ

اور میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل سے تیری پناہ چاہتا ہوں

وَّأَسْئَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ لِّيْ خَيْرًا وَّأَسْئَلُكَ مَا

اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے ہر فیصلے کو میرے حق میں خیر کا سبب بنا دے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

قَضَيْتَ لِيْ مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا

کہ تو نے جو فیصلہ بھی میرے لیے کیا ہے اس کے انجام کو اچھا کر دے

(بقیہ حاشیہ) ایک آدمی ان کے پیچھے ہولیا (وہ میرے والد تھے، مگر انہوں نے اپنا نام چھپایا) انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے اس دعا کے بارے میں سوال کیا، پھر آکر لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی۔ (سنن النسائی، کتاب السھو، حدیث نمبر 1301، صفحہ نمبر 328) نوٹ: سنن نسائی کی روایت میں مذکور دعا اور الحزب الاعظم میں مذکور دعا میں کچھ الفاظ میں کمی بیشی اور تغیر ہے۔

(43) کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس کسی کام کی غرض سے تشریف لائے، میں نماز میں مصروف تھی، مجھے آپ ﷺ کے پاس حاضر ہونے میں دیر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جامع دعا کیا کرو۔ میں نے نماز کے بعد کہا: یارسول اللہ جامع دعا کون سی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ کلمات کہو۔ (الادب المفرد، حدیث نمبر 639، صفحہ نمبر 222، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیة)

(44) اَللّٰھُمَّ أَحۡسِنۡ عَاقِبَتَنَا فِی الۡاُمُوۡرِ كُلِّهَا وَأَجِرۡنَا

اے اللہ ہمارے تمام کاموں کے انجام کو بہترین کردے اور ہمیں

مِنۡ خِزۡیِ الدُّنۡیَا وَعَذَابِ الۡاٰخِرَةِ

دنیا اور آخرت کے عذاب کی رسوائی سے بچا

(45) اَللّٰھُمَّ احۡفَظۡنِیۡ بِالۡاِسۡلَامِ قَآئِمًا وَّاحۡفَظۡنِیۡ

اے اللہ میری حفاظت فرما کہ میں اسلام پر رہوں کھڑے ہونے کی حالت میں اور میری حفاظت فرما

بِالۡاِسۡلَامِ قَاعِدًا وَاحۡفَظۡنِیۡ بِالۡاِسۡلَامِ رَاقِدًا

کہ میں اسلام پر رہوں بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں اور میری حفاظت فرما کہ میں اسلام پر رہوں سوئے ہوئے ہونے کی حالت میں

وَّلَا تُشۡمِتۡ بِیۡ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا اَللّٰھُمَّ إِنِّیۤ أَسۡئَلُكَ مِنۡ

اور مجھ پر دشمن کو اور حاسد کو مت ہنسا، اے اللہ میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں

كُلِّ خَيۡرٍ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ وَأَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ كُلِّ شَرٍّ خَزَآئِنُهٗ

جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور ہر اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں

بِيَدِكَ وَأَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّ مَا أَنۡتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهٖ

جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے

(۴۴) حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (المستدرک، حدیث 6508، صفحہ 683، جلد 3) ایک روایت میں ہے کہ جو اس دعا کو پابندی سے مانگے گا اللہ تعالیٰ مصیبت اور بلاء کے اس پر نازل ہونے سے پہلے ہی اسے موت دیدیں گے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث/ 119، صفحہ 33، جلد 2)

(۴۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے، البتہ مستدرک کی روایت میں مذکوردعا مِنۡ كُلِّ شَرٍّ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ تک ہے، یعنی دعا کا آخری جملہ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّ مَا اَنۡتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهٖ اس روایت میں موجود نہیں ہے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب والدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1924، صفحہ نمبر 706، جلد نمبر 1)

(46)

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ عِیْشَةً نَّقِیَّةً وَّمِیْتَةً سَوِیَّةً

اے اللہ میں تجھ سے صاف ستھری زندگانی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اچھی موت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے

وَّمَرَدًّا غَیْرَ مَخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ

ایسی واپسی (آخرت) کا سوال کرتا ہوں جس میں ذلت اور رسوائی نہ ہو

(47) اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ وَخُذْ

اے اللہ میں کمزور ہوں تو تُو اپنی رضامندی میں میری کمزوری کو قوت دے، اور خیر کی طرف

إِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْإِسْلَامَ مُنْتَھٰی رِضَائِیْ

میری پیشانی کو کھینچ کر لے جا، اور اسلام کو میری انتہائی خوشی بنا دے،

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَإِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَأَعِزَّنِیْ

اے اللہ میں کمزور ہوں تُو مجھے قوت عطا فرما، اور میں ذلیل ہوں تُو مجھے عزت عطا فرما،

وَإِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ

اور میں محتاج اور فقیر ہوں تُو مجھے روزی عطا فرما۔

(46) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب والدعاء والتکبیر الخ، حدیث 1986، صفحہ 725، جلد 1)

(47) حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم یہ دعا مانگو۔ (المستدرک، کتاب والدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1924، صفحہ نمبر 706، جلد نمبر 1)

منزل بروز پیر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

چوتھی منزل بروز منگل

① اَللّٰهُمَّ إِنِّىۡٓ أَسۡـَٔلُكَ خَيۡرَ الۡمَسۡـَٔلَةِ وَخَيۡرَ الدُّعَآءِ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بہتر مانگنا اور بہتر پکارنا

وَخَيۡرَ النَّجَاحِ وَخَيۡرَ الۡعَمَلِ وَخَيۡرَ الثَّوَابِ وَخَيۡرَ

اور بہتر کامیابی اور بہتر عمل اور بہتر ثواب اور بہتر جینا

الۡحَيٰوةِ وَخَيۡرَ الۡمَمَاتِ وَثَبِّتۡنِىۡ وَثَقِّلۡ مَوَازِيۡنِىۡ وَحَقِّقۡ

اور بہتر مرنا اور مجھے ثابت قدم رکھ اور میرے میزان اعمال کو بھاری کر دے اور میرے ایمان کو

إِيۡمَانِىۡ وَارۡفَعۡ دَرَجَتِىۡ وَتَقَبَّلۡ صَلَاتِىۡ وَاغۡفِرۡ خَطِيۡـَٔتِىۡ

سچا بنا دے اور میرا درجہ بلند فرما دے اور میری نماز قبول فرما اور میری خطا بخش دے

وَأَسۡـَٔلُكَ الدَّرَجَاتِ الۡعُلٰى مِنَ الۡجَنَّةِ اٰمِيۡنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّىۡٓ

اور میں تجھ سے جنت کے بلند درجات مانگتا ہوں تو میری دعا قبول فرما لے، اے اللہ

أَسۡـَٔلُكَ فَوَاتِحَ الۡخَيۡرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَكَوَامِلَهٗ

میں تجھ سے ہر خیر وخوبی کا آغاز مانگتا ہوں اور ہر خیر وخوبی کا انجام مانگتا ہوں اور ہر خیر وخوبی کا مجموعہ اور ہر خیر وخوبی کا کامل حصہ مانگتا ہوں

① مذکورہ بالا دعا کچھ الفاظ کے تغیر کے ساتھ مستدرک حاکم اور مجمع الزوائد میں مذکور ہے نیز دعا کا ایک حصہ مستدرک حاکم اور ایک حصہ مجمع الزوائد میں مذکور ہے، دونوں روایت کا مفہوم مشترک ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث 1911، صفحہ 701، جلد 1، مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب الادعیة الماثورة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ، حدیث 17385، صفحہ 204، جلد 10)

وَأَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ

اور ہر خیر و خوبی کا اوّل اور ہر خیر و خوبی کا آخر مانگتا ہوں اور ہر خوبی کا ظاہر اور ہر خوبی کا باطن مانگتا ہوں اور جنت کے

الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ نَجِّنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً

بلند درجات مانگتا ہوں تُو میری دعا قبول فرما لے، اے اللہ مجھے دوزخ سے نجات عطا فرما اور مجھے شب و روز

بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْمَنْزِلَ الصَّالِحَ مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ

مغفرت نصیب فرما اور مجھے جنت میں عمدہ مکان عطا فرما میری دعا قبول فرما لے

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ خَلَاصًا مِّنَ النَّارِ سَالِمًا وَّأَنْ

اے اللہ میں تجھ سے دوزخ سے سلامتی کے ساتھ رہائی مانگتا ہوں اور یہ کہ

تُدْخِلَنِیَ الْجَنَّةَ اٰمِنًا اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِیْ

مجھے جنت میں امن کے ساتھ داخل فرمادے اے اللہ میں تجھ سے اپنے کردار کی خیر کا سوال کرتا ہوں

وَخَيْرَ مَا أَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا أَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ

اور اپنے فعل کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اپنے عمل کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو چیزیں پوشیدہ ہیں ان کی بھلائی مانگتا ہوں

مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ

اور جو ظاہر ہیں ان کی بھلائی مانگتا ہوں اور جنت کے بلند درجات مانگتا ہوں تُو میری دعا قبول فرما، اے اللہ

أَسْئَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ أَمْرِیْ

میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تُو میرا ذکر خیر بلند فرما اور تُو میرا بوجھ نیچے اتار دے اور تُو میرا کام بنا دے

وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَتَغْفِرَ

اور تُو میرا دل پاک کر دے اور تُو میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور تُو میری قبر کو نور سے بھر دے

اور تُو میرے گناہ بخش دے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں جنت کے بلند درجات تُو میری دعا قبول فرما لے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ سَمْعِيْ وَفِيْ بَصَرِيْ

اے اللہ میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تُو میری سماعت میں برکت عطا فرما اور میری بصارت میں برکت عطا فرما

وَفِيْ رُوْحِيْ وَفِيْ خَلْقِيْ وَفِيْ خُلُقِيْ وَفِيْ أَهْلِيْ وَفِيْ مَالِيْ وَفِيْ

اور میری روح میں اور میرے بدن میں اور میری خصلت میں برکت عطا فرما اور میرے بال بچوں اور میرے مال میں برکت عطا فرما

مَحْيَايَ وَفِيْ مَمَاتِيْ وَفِيْ عَمَلِيْ اَللّٰهُمَّ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِيْ

اور میرے جینے اور میرے مرنے میں برکت عطا فرما اور میرے عمل میں برکت عطا فرما اور اے اللہ میری نیکیوں کو قبول فرما لے

وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ

اور میں تجھ سے جنت کے بلند درجات کا سائل ہوں تُو میری دعا قبول فرما لے

② اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ

اے اللہ سب سے زیادہ فراخ روزی مجھے میرے بڑھاپے میں عطا فرما

وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ

اور میری عمر کے اختتام کے وقت عطا فرما

③ يَامَنْ لَّا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ

اے وہ ذات جس کو نہ آنکھیں دیکھ سکتی ہیں اور نہ گمانوں کی اس تک رسائی ہو سکتی ہے اور نہ تعریف کرنے والے

◉ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث 1987، صفحہ 726، جلد 1)

◉ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی (دیہاتی) کے پاس سے گزرے اور وہ نماز میں.......

الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَآئِرَ

اس کے اوصاف کو بیان کرسکتے ہیں اور نہ حوادث اس میں تغیر پیدا کرسکتے ہیں اور نہ اس کو گردش زمانہ کا اندیشہ لاحق ہوسکتا ہے

يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَآئِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ

وہ پہاڑوں کے وزن جانتا ہے اور سمندروں کے پیمانے جانتا ہے اور بارش کی بوندوں

الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ

کی شمار جانتا ہے اور درختوں کے پتوں کی تعداد جانتا ہے اور جن پر رات تاریکی ڈالتی ان کی گنتی جانتا ہے

اللَّيْلُ وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَآءٌ

اور جن پر دن روشنی ڈالتا ہے ان کی گنتی جانتا ہے اور ایک آسمان دوسرے آسمان کو اس سے چھپا نہیں سکتا

سَمَآءً وَّلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَّلَا بَحْرٌ مَّا فِيْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَا

اور ایک زمین دوسری زمین کو اس سے چھپا نہیں سکتی اور سمندر اپنی تہہ کی چیزوں کو اس سے چھپا نہیں سکتا اور پہاڑ اپنے اندر کی

فِيْ وَعْرِهٖ اِجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ

چیزوں کو اس سے چھپا نہیں سکتا، اے اللہ میری عمر کا بہترین حصہ اخیر عمر کو بنادے اور میرا بہترین عمل آخری عمل کو بنا دے

وَخَيْرَ أَيَّامِيْ يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيْهِ

اور میرے ایام کا بہترین دن اس دن کو بنا جس میں مجھے تجھ سے ملنا ہو

(بقیہ حاشیہ) یہ دعا مانگ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے ذمہ لگایا کہ جب یہ نماز سے فارغ ہوجائے تو وہ اسے لے کر آئیں، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کان سے کچھ سونا بطور ہدیہ آیا ہوا تھا، جب وہ اعرابی آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ سونا دے دیا اور اس سے کہا کہ تم کس قبیلے سے ہو؟ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرا تعلق بنی عامر بن صعصعہ سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں سونا کیوں دیا؟ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے مجھے سونا رشتہ داری کی بناء پر عطا فرمایا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک رشتہ داری کا بھی حق ہوتا ہے لیکن میں نے تمہیں تیری اللہ تعالیٰ کے لئے حمد وثناء کرنے کی بناء پر عطا کیا ہے۔ (المعجم الاوسط، حدیث 9448، صفحہ 172/9)

④

اے اسلام اور اہل اسلام کے مولیٰ مجھے اسلام پر قائم رکھ یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں

⑤ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ غِنَايَ وَغِنَا مَوْلَايَ

اے اللہ میں تجھ سے اپنی تونگری مانگتا ہوں اور اپنے عزیزوں کی تونگری مانگتا ہوں

⑥ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَأَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ

اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل فرما

⑦ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ

اے اللہ مجھے بہت زیادہ صبر کرنے والا اور بہت زیادہ شکر کرنے والا بنا دے اور مجھے

فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا

اپنی نگاہ میں چھوٹا اور دوسروں کی نگاہ میں بڑا بنا دے

⑧ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسے علم کا جو نفع دے اور ایسے عمل کا جو تیری بارگاہ میں مقبول ہو

وَّرِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا

اور ایسے رزق کا جو پاک اور حلال ہو

④ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ (المعجم الاوسط، حدیث 661، صفحہ 334، ج 1)

⑤ حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (مسند احمد، حدیث 15751، صفحہ 33/25)

⑥ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے لئے کافی ہے کہ وہ یہ دعا مانگے۔ (المعجم الکبیر، یزید بن خصیفۃ عن السائب، حدیث نمبر 6670، صفحہ نمبر 182، جلد نمبر 7)

⑦ بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (مجمع الزوائد، الادعیۃ الماثورۃ ح 17412، ص 211/10)

⑧ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے۔ (مسند احمد، حدیث ام سلمۃ، حدیث نمبر 26521، صفحہ نمبر 140، جلد نمبر 44)

(9) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَأَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ

اے اللہ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے اپنے ہر کام میں شائستگی کی رہنمائی چاہتا ہوں

أَمْرِيْ وَأَسْتَجِيْرُكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ فَتُبْ

اور اپنے نفس کی شرارت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں تو تو میری توبہ قبول فرما

عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّيْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِيْ إِلَيْكَ وَاجْعَلْ

بے شک تُو ہی میرا رب ہے تو اے اللہ میری رغبت اپنی طرف کر دے

غِنَايَ فِيْ صَدْرِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ

اور میرا استغناء میرے سینہ میں رکھ دے اور مجھے اس روزی میں برکت عطا فرما جو تو نے مجھے عطا فرمائی ہے اور میرا عمل قبول فرما

إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّيْ

بے شک تو ہی میرا رب ہے

(10) يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ عَلَى الْقَبِيْحِ يَا مَنْ

اے وہ ذات جس نے خوبی کا اظہار فرمایا اور میرے عیب پر پردہ ڈالا اے وہ ذات

لَا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ

جو نہ جرم کی گرفت کرتی ہے اور نہ ہی پردہ دری فرماتی ہے اے بے حد معافی والے

(۹) کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے: (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، حدیث 29878، صفحہ 138، جلد 15)

(۱۰) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بہت حسین و جمیل صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہنستے مسکراتے تشریف لائے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا جِبْرَئِيْلُ، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک تحفہ دے کر آپ کی طرف بھیجا ہے، جو عرش کے خزانوں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آپ کا اکرام فرمایا ہے۔......

منزل چہارم

روز منگل

يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ

اے خوب درگزر کرنے والے اے وسیع مغفرت والے اے لطف و کرم کے دونوں ہاتھ

بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى وَّيَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى

پھیلانے والے اے ہر سرگوشی کے ساتھی اور اے ہر شکوہ کے منتہاء،

يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ

اے عجیب درگزر کرنے والے اے شاندار احسانات والے اے بغیر کسی استحقاق کے شروع ہی سے

اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ

انعام کرنے والے اے ہمارے رب اور اے ہمارے سردار اور اے ہمارے مولیٰ اور اے ہمارے

رَغْبَتِنَا أَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ أَنْ لَّا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ

انتہائی مقصود میں تجھ سے التجا کرتا ہوں اے اللہ کہ میرے جسم کو آگ میں مت جلانا

(11) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّهٗ

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں،

لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ

بے شک تیرے سوا اس کا کوئی مالک نہیں ہے

(بقیہ حاشیہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے جبرئیل وہ کون سا تحفہ ہے؟ تو جبرئیل علیہ اسلام نے فرمایا کہ یہ دعا مانگیں۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1998، صفحہ نمبر 729، جلد نمبر 1)۔

نوٹ: المستدرک کی روایت میں وَسَتَرَ عَلَى الْقَبِيْحِ کی بجائے وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ ہے۔

◯ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا لانے کے لیے (ایک آدمی کو) اپنی ازواج کے پاس بھیجا لیکن ان میں سے کسی کے پاس بھی کھانا نہ ملا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھنی ہوئی بکری کا تحفہ لایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے اور ہم رحمت کا انتظار کر رہے ہیں۔ (المعجم الکبیر، حدیث نمبر 10379، صفحہ نمبر 220، جلد 10)

(12) اَللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَأَحْسِنْ خُلُقِيْ

اے اللہ تو نے میری صورت کو حسین بنایا ہے تو تو میری سیرت کو بھی حسین بنا دے

(13) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيْلَ الْأَقْوَمَ

اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرما

(14) اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ

اے اللہ! اے ہمارے نبی سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب!

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَأَذْهِبْ عَنِّيْ غَيْظَ قَلْبِيْ

میرے گناہ بخش دے، اور میرے دل کے غصے کو دور کر دے

وَأَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَآ أَحْيَيْتَنَا

اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے بچا، جب تک تو ہمیں زندہ رکھے

(۱۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (مسند احمد، حدیث 3823، ص 373/1)
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئینے میں اپنا چہرہ مبارک دیکھتے ہوئے یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ (عمل الیوم و اللیلۃ، مایقول اذا نظر فی المرآۃ، حدیث 163، ص 112)

(۱۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (مسند احمد، حدیث 26685، ص 282/44)

(۱۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ (اے دلوں کو الٹ پلٹ کرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا)۔ ایک دن میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا دل بھی الٹ پلٹ ہو جاتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں بالکل، بنی آدم میں سے ہر بشر کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان میں ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو قائم رکھے گا اور چاہے تو ٹیڑھا کر دے گا، تو ہم اپنے رب سے یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرے اور ہم اس سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر دے، بے شک وہ عطا کرنے والا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ کیا آپ مجھے بھی کوئی ایسی دعا سکھلا دیں گے، تاکہ میں اس کے ذریعے اپنے لیے دعا کیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں کیوں نہیں، مذکورہ بالا دعا مانگا کرو۔ (مسند احمد، حدیث 26576، صفحہ 200، جلد 44) نوٹ: مسند احمد کی روایت میں وَأَذْهِبْ عَنِّيْ غَيْظَ قَلْبِيْ کی بجائے وَأَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ ہے۔ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو (کسی بات پر)......

(15)	اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ طَيِّبًا وَّاسْتَعْمِلْنِيْ طَيِّبًا
	اے اللہ مجھے حلال روزی نصیب فرما اور مجھے اچھے عمل میں لگائے رکھ
(16)	اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فُجَآءَةِ الْخَيْرِ وَأَعُوْذُبِكَ
	اے اللہ میں تجھ سے بغیر کسی سبب کے بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور ناگہانی برائی کے
	مِنْ فُجَآءَةِ الشَّرِّ
	شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں
(17)	اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ
	اے اللہ آپ سلام ہیں اور آپ کی جانب سے سلامتی ہے اور آپ ہی کی طرف
	يَعُوْدُ السَّلَامُ أَسْئَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
	سلامتی لوٹتی ہے اے جلال اور اکرام والے میں آپ سے سوال کرتا ہوں

(بقیہ حاشیہ) غصہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (از راہ محبت) ان کی ناک کو مَلتے اور فرماتے یَا عُوَیْشُ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیار سے یوں پکارا کرتے تھے) تم یہ کلمات کہو: اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَأَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَأَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ (عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول اذا غضب، حدیث 455، صفحہ 272)

(۱۵) حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل جب کبھی میرے پاس آتے تو مجھے ان دعاؤں کے مانگنے کا کہتے: (کنز العمال، ح 3861، ص 224/2/ نوادر الاصول ح 896، ص 639)

(۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کسی بندے کو معلوم نہیں کہ اسے ناگہانی طور پر (اچانک) کیا پیش آجائے۔ (مسند ابی یعلی، حدیث 33/1، صفحہ 106، جلد 6)

(۱۷) یہ ایک طویل دعا کا حصہ ہے جو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الاذکار میں نقل فرمائی ہے، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج طلوع ہوتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَلَّلَنَا الْيَوْمَ عَافِيَتَهُ وَجَاءَ بِالشَّمْسِ مِنْ مَّطْلِعِهَا اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْتُ أَشْهَدُ لَكَ بِمَا شَهِدْتَّ بِهِ لِنَفْسِكَ وَشَهِدَتْ مَلَائِكَتُكَ وَحَمَلَةُ عَرْشِكَ وَجَمِيْعُ خَلْقِكَ أَنَّكَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْقَائِمُ بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ أُكْتُبْ شَهَادَتِيْ بَعْدَ شَهَادَةِ مَلَائِكَتِكَ وَأُولِي الْعِلْمِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ السَّلَامُ أَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ أَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَأَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا وَأَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ ....

أَنْ تَسْتَجِيبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَأَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا

کہ آپ ہماری دعا قبول فرمائیے اور اپنی رغبت سے ہمیں نواز دیجئے

وَأَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ أَغْنَيْتَهُ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ

اور ہمیں اس سے مستغنی رکھئے جس کو آپ نے اپنی مخلوق میں سے ہم سے مستغنی رکھا ہے

(18) رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

اے میرے رب! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن کہ تو اپنے بندوں (مُردوں) کو اٹھا کر زندہ کرے گا

(19) اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ

اے اللہ میرے لیے بہتر کا انتخاب فرما اور میرے لیے بہتر پسند فرما

(20) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

اے اللہ! اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ سے بچا

(بقیہ حاشیہ) أَغْنَيْتَهُ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعِيْشَتِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ إِلَيْهَا مُنْقَلَبِيْ (الاذکار للنووی، حدیث 241، صفحہ 163، مطبوعہ دار المنہاج)

(۱۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت اپنے داہنے ہاتھ کا تکیہ بناتے تھے، اور پھر یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ... اذا اوی الی فراشہ، حدیث 3399، صفحہ 537)

(۱۹) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یہ دعا فرماتے۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3516، صفحہ 553)

(۲۰) (سورۃ بقرہ آیت نمبر 200) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا زیادہ مانگتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں بھی یہ دعا ملا لیتے۔ (الصحیح للمسلم باب فضل الدعاء باللھم آتنا الخ حدیث 2690 صفحہ نمبر 1080)

(21) بِسۡمِ اللهِ عَلٰی نَفۡسِیۡ وَمَالِیۡ وَدِیۡنِیۡ اَللّٰهُمَّ أَرۡضِنِیۡ

میری جان میرے مال اور میرے دین پر اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کی برکت ہو اے اللہ مجھے اپنے فیصلے پر

بِقَضَآئِكَ وَبَارِكۡ لِیۡ فِیۡمَا قُدِّرَ لِیۡ حَتّٰی لَا أُحِبَّ تَعۡجِیۡلَ

رضامندی نصیب فرما اور جو میرے لئے مقدر ہوا اس میں میرے لئے برکت عطا فرما تاکہ جسے تو نے مؤخر کیا ہے اس میں عجلت کو

مَا أَخَّرۡتَ وَلَا تَاخِیۡرَ مَا عَجَّلۡتَ

پسند نہ کروں اور جسے تو نے فی الحال مقدر فرما دیا ہے اس میں تاخیر کو پسند نہ کروں

(22) اَللّٰهُمَّ لَا عَیۡشَ إِلَّا عَیۡشُ الۡاٰخِرَةِ

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے

(23) اَللّٰهُمَّ أَحۡیِنِیۡ مِسۡكِیۡنًا وَّأَمِتۡنِیۡ مِسۡكِیۡنًا

اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ، مسکینی کی حالت میں موت دے،

وَّاحۡشُرۡنِیۡ فِیۡ زُمۡرَةِ الۡمَسَاكِیۡنِ

اور میرا حشر مسکینوں کے زمرے میں فرمانا

(۲۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم پر معاشی تنگی ہوتی ہے تو تمہیں اس دعا کے مانگنے سے کیا چیز روکتی ہے۔ نوٹ: اس روایت میں اَرۡضِنِیۡ کی بجائے رَضِّنِیۡ ہے۔ (عمل الیوم واللیلۃ، مایقول اذا عسرت علیہ، ح350، ص215)

(۲۲) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خندق کے موقع پر موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خندق کھودتے تھے اور ہم مٹی کو اٹھا کر لے جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دیکھتے ہوئے فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَا عَیۡشَ إِلَّا عَیۡشُ الۡاٰخِرَةِ فَاغۡفِرۡ لِلۡأَنۡصَارِ وَالۡمُهَاجِرَةِ (البخاری، کتاب الرقاق، ماجاء فی الصحۃ والفراغ، حدیث 6051، ص2357)

(۲۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسکینوں اور فقیروں سے محبت کرو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دعا میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مجالسۃ الفقراء، حدیث 4126، صفحہ 446)

(24) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے کہ وہ جب نیک کام کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں،

وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا

اور جب برا کام کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں

(25) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا

اے اللہ! میں تجھ سے اپنی رحمت کا طالب ہوں، جس کے ذریعہ تو میرے دل کو ہدایت

قَلْبِي وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِي وَتُصْلِحُ بِهَا

عطا کر دے، اور جس کے ذریعہ میرے معاملے کو مجتمع و مستحکم کر دے، میرے پراگندہ امور کو درست فرما دے،

دِينِي وَتَقْضِي بِهَا دَيْنِي وَتَحْفَظُ بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا

اور میرے دین کو سنوار دے اور میرے قرضے کو ادا کر دے اور میرے پس پشت کی حفاظت فرمائے اور میرے پیش نظر کو

شَاهِدِي وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِي وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي

رفعت بخشے اور میرے منہ کو روشن فرمائے اور میرے عمل کو صالح بنائے

وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِي وَتَعْصِمُنِي بِهَا

اور مجھے سیدھے راستے کا الہام فرمائے اور میری انسیت کو واپس لائے اور مجھے ہر برائی سے

مِنْ كُلِّ سُوءٍ اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي إِيمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَيَقِينًا

محفوظ رکھے اے اللہ مجھے وہ ایمان عطا فرما جسے ارتداد لاحق نہ ہو اور وہ یقین عطا فرما

(24) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ، باب فضل العمل، ح 3820، ص 408)

(25) کچھ الفاظ کے تغیر اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات نماز (تہجد) سے فارغ ہو کر یہ دعا مانگتے ہوئے سنا۔ (الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 9 / 34، صفحہ 540)

لَّيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ

جس کے بعد کفر نہ ہو اور وہ رحمت عطا فرما جس سے مجھے تیری عزت بخشی کا شرف نصیب ہو

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَآءِ

دنیا و آخرت میں، اے اللہ میں تجھ سے امر مقدر میں کامیابی مانگتا ہوں

وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ وَمُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَآءِ

اور میں تجھ سے شہداء کی ضیافت اور سعداء کی زندگی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے انبیاء کی رفاقت

وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَآءِ إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

اور دشمنوں پر غلبہ کا سوال کرتا ہوں بے شک تو دعا سننا ہے، اے اللہ میں

أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ

تجھ پر اپنی حاجت پیش کرتا ہوں اگر چہ میری رائے کوتاہ ہے اور میرا عمل ضعیف ہے،

اِفْتَقَرْتُ إِلٰى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُوْرِ

میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے وہ ذات جو تمام کاموں کو پورا کرنے والی ہے

وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ أَنْ تُجِيْرَنِيْ

اور اے وہ ذات جو سینوں کے امراض کو شفاء دینے والی ہے، جس طرح تو سمندروں کے درمیان فاصلہ رکھتا ہے اسی طرح مجھے

مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ

عذاب دوزخ سے اپنی پناہ میں رکھنا اور واویلے کی پکار سے اپنی پناہ میں رکھنا اور قبروں کے

الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِيْ

فتنہ سے اپنی پناہ میں رکھنا اے اللہ وہ خوبی جس کے سمجھنے سے میری عقل قاصر ہے اور جس کے حصول میں میری عملی قوت کمزور ہے

وَلَمْ تَبْلُغْهُ مُنْيَتِي وَمَسْأَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَّهُ أَحَدًا

اور اس تک میری تمنا اور سوال کی رسائی نہیں ہوئی اور اس کا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی سے وعدہ فرمایا ہو

مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيْهِ أَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ

یا وہ خوبی ایسی ہے جسے تو اپنے کسی بندہ کو آئندہ عطا فرمائے گا

فَإِنِّيْ أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيْهِ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ

پس میں تیرے حضور اس کی خواہش کرتا ہوں، اور تجھ سے تیری رحمت کے واسطے سے اس کا سوال کرتا ہوں: اے پروردگار عالم،

الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيْدِ

اے اللہ اے مضبوط رسی والے اور اے شائستہ امر والے

أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ

میں تجھ سے روز جزاء میں امن مانگتا ہوں اور بروز دوام جنت مانگتا ہوں

الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ

مقربین کے ساتھ، حاضر باشوں کے ساتھ، جو کہ رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے اور عہد و پیمان پورا کرنے والے ہیں

إِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ إِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا

بےشک تو مہربان و محبوب ہے بےشک تو جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے، اے اللہ ہمیں

هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا

سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والا بنا ہدایت یافتہ بنا، گمراہ اور گمراہ کرنے والا نہ بنا اپنے دوستوں

لِّأَوْلِيَائِكَ وَحَرْبًا لِّأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ

کے ساتھ صلح کرنے والا بنا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے والا بنا کہ تیری محبت کے سبب اس سے محبت کریں جو تجھ سے محبت رکھے

وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا

اور تیری دشمنی کے سبب اس سے دشمنی رکھیں جو مخلوق میں تیرا مخالف ہو اے اللہ

الدُّعَآءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجَهْدُ وَعَلَيْكَ

یہ میری دعا ہے اور قبولیت تیرے ہاتھوں میں ہے اور یہ میری کوشش ہے اور تجھ پر ہی

التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ

بھروسہ ہے، الٰہی میرے لئے نور کر دے میرے قلب میں نور کر دے اور میری قبر میں نور کر دے

وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ

اور میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے دائیں

وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا

نور کر دے اور میرے بائیں نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے

فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ

اور میری سماعت میں نور کر دے اور میری بینائی میں نور کر دے اور میرے بال بال میں نور کر دے

بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ مُخِّيْ

اور میری کھال میں نور کر دے اور میرے گوشت میں نور کر دے اور میرے خون میں نور کر دے اور میرے دماغ میں نور کر دے

وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ اَللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّأَعْطِنِيْ نُوْرًا

اور میری ہڈیوں میں نور کر دے، اے اللہ میرے لئے نور کو عظمت والا بنا دے اور مجھے نور عطا فرما

وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّزِدْنِيْ نُوْرًا وَّزِدْنِيْ نُوْرًا وَّزِدْنِيْ

اور میرے لئے نور کر دے اور میرے نور میں اضافہ فرما اور میرے نور میں اضافہ فرما اور میرے نور میں

نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِىْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ

اضافہ فرما، پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کو اپنا اوڑھنا بنایا، اور عزت ہی کو اپنا شعار بننے کا حکم دیا

الَّذِىْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِىْ لَا يَنْبَغِى

پاک ہے وہ ذات جس نے مجد و شرف کو اپنا لباس بنایا اور جس کے سبب سے وہ مکرم و مشرف ہوا پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کسی اور

التَّسْبِيْحُ إِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ أَحْصٰى كُلَّ شَىْءٍ بِعِلْمِهٖ

کے لیے تسبیح سزاوار نہیں پاک ہے وہ ذات جس نے ہر شے کا اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے

سُبْحَانَ ذِى الْفَضْلِ وَالطَّوْلِ سُبْحَانَ ذِى الْمَنِّ

پاک ہے صاحب فضل و عطا، پاک ہے صاحب احسان

وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِى الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ

و انعامات ، پاک ہے صاحب رفعت و صاحب سخا پاک ہے

ذِى الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

صاحب جلال و اکرام

(26) اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِىْ إِلٰى نَفْسِىْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ

اے اللہ مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے مت فرما اور جو بھلائیاں

مِنِّىْ صَالِحَ مَا أَعْطَيْتَنِىْ

مجھے عطا کر چکا ہے وہ مجھ سے مت چھیننا

(26) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ دعا آپ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا تھی۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، ح17409، ص210/10)

(27) اَللّٰھُمَّ إِنَّكَ لَسْتَ بِإِلٰهٍ اسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ

اے اللہ تو ایسا معبود نہیں جسے ہم نے ایجاد کر لیا ہو اور نہ ہی ایسا رب ہے

يَّبِيْدُ ذِكْرُهُ ابْتَدَعْنَاهُ وَلَا عَلَيْكَ شُرَكَآءُ يَقْضُوْنَ

جس کا ذکر ناپائیدار ہو اور ہم نے اسے گھڑ لیا ہو اور نہ ہی تیرے شریک ہیں جو تیری حکومت میں شرکت رکھتے ہوں

مَعَكَ وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ مِنْ إِلٰهٍ نَّلْجَأُ إِلَيْهِ وَنَذَرُكَ

اور نہ ہی تجھ سے پہلے ہمارا کوئی معبود تھا جس کی طرف ہم التجاء لے جائیں اور تجھ کو چھوڑ دیں

وَلَا أَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا أَحَدٌ فَنُشْرِكَهُ فِيْكَ تَبَارَكْتَ

اور نہ ہی ہماری تخلیق میں تیری کسی نے مدد کی ہے کہ ہم اسے تیرا شریک کار سمجھ لیں تو بابرکت

وَتَعَالَيْتَ فَنَسْأَلُكَ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ اغْفِرْ لِيْ

و بلاتر ہے لہٰذا تجھ سے درخواست کرتے ہیں تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو ہماری مغفرت فرما

(28) اَللّٰھُمَّ إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ

اے اللہ بےشک تو میری بات کو سنتا ہے اور تو میری جگہ کو دیکھتا ہے اور تو میرے

سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ أَمْرِيْ

چھپے اور کھلے کو جانتا ہے تجھ پر میرا کوئی معاملہ بھی پوشیدہ نہیں

(27) حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ إِنَّكَ لَسْتَ بِإِلٰهٍ اسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ ابْتَدَعْنَاهُ وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ أَحَدٌ نَّلْجَأُ إِلَيْهِ وَنَذَرُكَ وَلَا أَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا أَحَدٌ فَنُشْرِكَهُ فِيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت داود علیہ السلام ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ح5708، ص453/3)

(28) کچھ الفاظ میں تغیر اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں مانگیں ان میں سے ایک دعا یہ ہے۔ (المعجم الکبیر، حدیث 11405، ص174/11)

منزل چوتھا بروز منگل

وَاَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ

اور میں مصیبت زدہ ہوں محتاج ہوں، دہائی دیتا ہوں، پناہ ڈھونڈتا ہوں، خوف زدہ ہوں،

الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ

کانپ رہا ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار اور اعتراف کر رہا ہوں میں تجھ سے ایسے سوال کرتا ہوں

الْمِسْكِيْنِ وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ

جیسے مسکین سوال کرتا ہے اور میں تیرے سامنے ایسے گڑگڑاتا ہوں جیسے ذلیل گناہ گار گڑگڑاتا ہے

وَأَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ وَدُعَآءَ مَنْ خَضَعَتْ

اور تجھے ایسے پکارتا ہوں جیسے خوف زدہ آفت رسیدہ پکارتا ہے اور اس جیسا پکارتا ہوں کہ جس کی گردن

لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ

تیرے سامنے جھک گئی ہو اور اس کے آنسو جاری ہوگئے ہوں اور اس کا بدن زیر ہوگیا ہو اور اس کی ناک

لَكَ أَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَآئِكَ شَقِيًّا وَّكُنْ لِّيْ

خاک آلود ہوگئی ہو، اے اللہ مجھے اپنے سامنے مانگنے سے محروم نہ فرما اور میرے لئے

رَؤُفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ

شفیق و مہربان بن جا اے وہ ذات جو ان سب سے بہتر ہے جن سے سوال کیا جاتا ہے اور اے بہترین عطا کرنے والے

(29) اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ

اے اللہ میں تجھ ہی سے شکوہ کرتا ہوں اپنی کمزوری اور اپنی کم تدبیری کا،

(29) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ دعا ان دعاؤں میں سے ہے جو آپ ﷺ نے یوم عرفہ کی شام میں میدان عرفات میں مانگی تھیں۔ (کنزالعمال حدیث 3613، صفحہ 175، جلد 2) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں...

وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ إِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ

اور لوگوں کی نظروں میں اپنے حقیر ہونے کا ، اے ارحم الرحمین تو مجھے کس کے حوالہ کرتا ہے؟

إِلٰى عَدُوٍّ يَّتَجَهَّمُنِيْ أَمْ إِلٰى قَرِيْبٍ مَّلَّكْتَهٗ أَمْرِيْ إِنْ

کیا کسی دشمن کے جو مجھ پر ترش رو رہے یا کسی عزیز کے کہ اس کو میرے معاملہ کا اختیار دیا ہے ؟

لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَيَّ فَلَا أُبَالِيْ غَيْرَ أَنَّ عَافِيَتَكَ أَوْسَعُ لِيْ

اگر یہ تیری مجھ پر خفگی کی وجہ سے نہیں ہے تو میں اس کی بھی پرواہ نہ کروں گا ، مگر تیری دی ہوئی عافیت میں مجھے زیادہ وسعت ہے،

أَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ أَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ

میں پناہ لیتا ہوں تیری کریم ذات کے نور کی جس سے آسمان روشن ہوگئے

وَأَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمٰتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اور تاریکیاں منور ہوگئیں اور دنیا اور آخرت کے کام سنور گئے،

أَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَتُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى

(اس بات سے پناہ مانگتا ہوں) کہ تو مجھ پر اپنا غصہ اتارے اور مجھ پر اپنی ناراضی نازل فرمائے اور تیری منت سماجت کرتا رہوں گا

حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

جب تک تو راضی نہ ہو جائے اور نہ زور ہے نہ طاقت مگر تجھ سے

(بقیہ حاشیہ) کہ جب ابوطالب (آپ ﷺ کے چچا) کا انتقال ہوگیا تو آپ ﷺ اسلام کی تبلیغ کے لئے پیدل طائف تشریف لے گئے اور طائف والوں کو اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا تو آپ ﷺ وہاں سے واپس چلے اور ایک درخت کے سایے میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور پھر (مذکورہ بالا) دعا فرمائی۔ (مجمع الزوائد، باب خروج النبی ﷺ الی الطائف، حدیث نمبر 9851، صفحہ 26، جلد 6) نوٹ: مجمع الزوائد میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تغیر ہے۔

(30) اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ

اے اللہ تو اس طرح حفاظت فرما جیسے بچے کی حفاظت ہوتی ہے

(31) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ قُلُوْبًا أَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً مُّنِيْبَةً

اے اللہ ہمیں ایسا دل عطا فرما جو آہ و زاری کرنے والا ہو عاجزی کرنے والا ہو اور رجوع کرنے والا ہو

فِيْ سَبِيْلِكَ

تیری راہ میں

(32) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ إِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا

اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو میرے قلب میں جاگزیں ہو جائے اور ایسا یقین صادق

صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِيْ إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ

کہ میں جان لوں کہ مجھے وہی کچھ پہنچتا ہے جو تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا

وَرِضًا مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ

اور جو تو نے میرے لئے تقسیم فرما دیا ہے میں اس پر راضی ہو جاؤں

(30) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، حدیث 1446، صفحہ 1475)

(31) مذکورہ بالا دعا ایک طویل دعا کا حصہ ہے جو مستدرک حاکم میں مذکور ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا مانگا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَمِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوْبًا أَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً مُّنِيْبَةً فِيْ سَبِيْلِكَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ أَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اور آپ ﷺ جب سجدے میں جاتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ أَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء الخ، حدیث 1957، صفحہ 716، جلد 1)

(32) مذکورہ بالا دعا اس دعا کا ایک حصہ ہے جسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے المعجم الاوسط میں نقل کیا ہے،.........

(33) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ

اے اللہ! تیرے ہی لیے ہیں وہ سب تعریفیں جیسی تُو نے بیان کیں اور اس سے بہتر تعریفیں جیسی ہم تیری تعریف کر سکتے ہیں،

اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَإِلَيْكَ

اے اللہ! تیرے لیے ہی ہے میری صلوٰۃ: اور میری قربانی، اور میری زندگی اور میری موت، اور تیری ہی طرف

مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

ہمیں لوٹ کر جانا ہے، اور اے میرے رب! تیرے لیے ہی میری میراث ہے، اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

اور سینے کے وسوسہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور متفرق و پراگندہ کام سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ میں

اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَأَعُوْذُ بِكَ

تجھ سے ہر اس خیر کا طالب ہوں جسے رحمت کی ہوائیں لے کر آتی ہیں اور اے اللہ میں ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ

جسے ہوا لے کر آتی ہے

(بقیہ حاشیہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم (علیہ السلام) کو زمین پر اتارا تو وہ کھڑے ہوئے اور کعبہ شریف پر آئے اور دو رکعت نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ نے (اس مقام پر) ان کو یہ دعا الہام فرمائی: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی، اے آدم میں نے تیری توبہ قبول کر لی اور تیرے گناہ کو معاف کر دیا اور جو کوئی یہ دعا کرے گا تو اس کے گناہ ضرور معاف کروں گا اور میں اس کی ضرورت اور معاملہ میں کفایت کروں گا اور اس سے شیطان کو روک دوں گا اور اس کے لئے ہر تاجر سے آگے تجارت کروں گا اور دنیا کو اس کی طرف متوجہ کروں گا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی، اگر چہ وہ دنیا کا ارادہ نہیں کرے گا۔ (المعجم الاوسط، حدیث 5974، صفحہ 117، جلد 6)

(33) صاحب کنز العمال نے مذکورہ بالا دعا بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ ذکر فرمائی ہے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 3637،

(34) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ

اے اللہ مجھے ایسا بنا دے کہ تیرا بہت زیادہ شکر کروں اور بکثرت تیرا ذکر کروں

وَأَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ

اور تیری خیرخواہی کی اتباع کروں اور تیری نصیحت کو یاد رکھوں

(35) اَللّٰهُمَّ إِنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِيَنَا وَجَوَارِحَنَا بِيَدِكَ

اے اللہ بےشک ہمارے دل اور ہماری پیشانیاں اور ہمارے اعضاء وجوارح تیرے ہی قبضے میں ہیں

لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَيْئًا فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِنَا فَكُنْ

تُو نے ہمیں ان میں سے کسی پر بھی کچھ بھی اختیار نہیں دیا پس جب تُو نے ہمارے ساتھ ایسا ہی کیا ہے تو

أَنْتَ وَلِيَّنَا وَاهْدِنَا إِلٰى سَوَآءِ السَّبِيْلِ

تُو ہمارا کارساز بن جا اور سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی فرما

(36) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ الْأَشْيَآءِ إِلَيَّ وَاجْعَلْ

اے اللہ اپنی محبت کو میرے لئے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب بنا دے

خَشْيَتَكَ أَخْوَفَ الْأَشْيَآءِ عِنْدِيْ وَاقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ

اور اپنے خوف کو میرے نزدیک تمام چیزوں سے زیادہ ڈرنے کے لائق بنا دے اور مجھ سے دنیاوی حاجتیں

(بقیہ حاشیہ) صفحہ نمبر 180، جلد نمبر 2) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وقوف عرفہ کے دوران عرفہ کی شام اکثر جو دعا مانگا کرتے تھے وہ یہ تھی ۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3520، صفحہ نمبر 554) نوٹ: سنن ترمذی میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تغیر اور کمی بیشی ہے۔

(34) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دعا ایسی ہے جو میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کی ہے میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑتا (وہ دعا یہ ہے)۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی الاستعاذۃ، حدیث نمبر 3604، صفحہ نمبر 565)

(35) یہ دعا اختصار کے ساتھ کنز العمال میں بروایت جابر رضی اللہ عنہ منقول ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3611، صفحہ 182/2)

(36) صاحب کنز العمال نے یہ دعا بروایت ہیثم بن مالک رضی اللہ عنہ نقل کی ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3648، صفحہ 187/2)

الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ إِلٰى لِقَآئِكَ وَإِذَا أَقْرَرْتَ أَعْيُنَ أَهْلِ
اپنی ملاقات کے شوق کی وجہ سے قطع فرما دے اور جب تُو دنیا داروں کی آنکھیں ان کی دنیا کے ذریعے
الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَأَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ
ٹھنڈی کرے تو میری آنکھیں اپنی عبادت کے ذریعے ٹھنڈی فرما
(37) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْأَعْمَيَيْنِ السَّيْلِ
اے اللہ میں دو اندھا دھند بلاؤں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں یعنی سیلاب
وَالْبَعِيْرِ الصَّؤُوْلِ
اور حملہ آور اونٹ کے شر سے
(38) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ
اے اللہ میں تجھ سے صحت پاکدامنی اور امانت کا سوال کرتا ہوں
وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَاءَ بِالْقَدْرِ
اور خوش خلقی اور تیرے ہر فیصلے پر راضی رہنے کا سوالی ہوں
(39) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْرًا وَّلَكَ الْمَنُّ فَضْلًا
اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تیرے شکر کے ساتھ اور تیرا ہی احسان ہے تیرے فضل کے ساتھ

(37) حضرت عائشہ بنت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْأَعْمَيَيْنِ تو کسی نے کہا کہ یارسول اللہ أَعْمَيَانِ سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ السَّيْلَ وَالْبَعِيْرَ الصَّؤُوْلَ (یعنی سیلاب اور حملہ آور اونٹ)۔ (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایستعاذ منہ، حدیث 17183، صفحہ 156/10)

(38) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب الادعیۃ المأثورۃ، حدیث 17367، ص 10 200)

(39) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور فرمایا کہ اگر یہ........

(40) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ التَّوْفِيْقَ لِمَحَآبِّكَ مِنَ الْأَعْمَالِ

اے اللہ میں تجھ سے تیرے پسندیدہ اعمال کی توفیق مانگتا ہوں

وَصِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ

اور تجھ پر سچے توکل کا تجھ سے طلب گار ہوں اور تیرے ساتھ اچھے گمان کا سوال کرتا ہوں

(41) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِيْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِيْ

اے اللہ میرے دل کے کان اپنے ذکر کے لئے کھول دے اور مجھے اپنی فرمانبرداری

طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ

اور اپنے رسول کی فرمانبرداری نصیب فرما اور مجھے اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما

(42) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أَخْشَاكَ كَأَنِّيْ أَرَاكَ أَبَدًا حَتّٰى أَلْقَاكَ

اے اللہ مجھے ایسا کردے کہ تجھ سے ایسے ڈروں گویا تجھے دیکھ رہا ہوں یہاں تک کہ میں تجھ سے جا ملوں

(بقیہ حاشیہ) صحیح سلامت واپس آ گئے تو میں ضرور اللہ تعالیٰ کا اس پر شکر ادا کروں گا، پھر جب وہ لشکر سلامتی اور مال غنیمت حاصل کر کے واپس آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات کہے، لوگوں کو اس بات کا انتظار تھا کہ آپ ﷺ اس لشکر کی باسلامت واپسی پر کیسے شکر کرتے ہیں لیکن جب لوگوں کو ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی تو انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے تو اس اس طرح فرمایا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں نے یہ کلمات نہیں کہے تھے (المعجم الکبیر، حدیث 316، صفحہ 144، جلد 19)

(۴۰) صاحب کنز العمال نے اس دعا کو بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرمایا ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3654، صفحہ 183/2)

(۴۱) حضرت حارث الاعور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عشاء کی نماز کے بعد گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے اس وقت آنے کی کیا وجہ ہے، میں نے کہا کہ مجھے آپ سے محبت ہے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا اللہ کی قسم تمہیں مجھ سے محبت ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے آپ ﷺ نے سکھائی تھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں تو فرمایا کہ یہ کلمات کہو۔ (المعجم الاوسط، حدیث 1286، صفحہ 72/2)

(۴۲) یہ ایک طویل دعا کا حصہ ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أَخْشَاكَ حَتّٰى كَأَنِّيْ أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِيْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِيْ بِمَعْصِيَتِكَ وَخِرْ لِيْ فِيْ قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قَدَرِكَ حَتّٰى لَا أُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَائِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَأَمْتِعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَأَرِنِيْ فِيْهِ ثَأْرِيْ وَأَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِيْ (المعجم الاوسط، ح 5982، 121/6)

وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِي بِمَعْصِيَتِكَ وَخِرْ لِي فِي

اور مجھے اپنے تقویٰ کے ذریعے سعادت نصیب فرما اور اپنی نافرمانی کی وجہ سے مجھے بدنصیب نہ بنا اور میرے لئے

قَضَآئِكَ وَبَارِكْ لِي فِي قَدَرِكَ حَتّٰى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا

خیر مقدر فرما اور میرے امر مقدر میں میرے لئے برکت ڈال دے تاکہ میں اس کام میں جلدی کو پسند نہ کروں

أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَآئِي فِي نَفْسِي

جسے تُو نے میرے لئے مؤخر کیا اور اس کام میں تاخیر کو پسند نہ کروں جسے تُو نے میرے لئے مقدم کیا اور میرے نفس میں بے نیازی رکھ دے

(43) اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِي فِي تَيْسِيرِ كُلِّ عَسِيرٍ فَإِنَّ تَيْسِيرَ

اے اللہ ہر دشوار کام کو آسان فرمانے میں مجھ پر کرم فرما کہ ہر دشوار کا

كُلِّ عَسِيرٍ عَلَيْكَ يَسِيرٌ وَّأَسْأَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ

آسان کردینا تیرے لئے آسان ہے اور میں تجھ سے سہولت اور عافیت کا طلب گار ہوں

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

دنیا اور آخرت میں

(44) اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّي فَإِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ

اے اللہ! تو میرے ساتھ عفو و درگزر کا معاملہ فرما کہ بے شک تُو عفو و درگزر کرنے والا مہربان ہے

(۷۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ کی طرف بھیجا تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ چلتے ہوئے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، حدیث 17423، صفحہ 213، جلد 10)

(۷۷) ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے کہ جس کے ذریعے میں خیر کو پالوں تو آپ ﷺ نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی۔ (المعجم الاوسط، حدیث 7736، صفحہ 367، جلد 7) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یارسول اللہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا مانگو: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3513، صفحہ 553)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پانچویں منزل بروز بدھ

① اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ

اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریاء کاری سے پاک کر دے

وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ

اور میری زبان کو جھوٹ سے پاک کر دے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے کہ بے شک تو

خَآئِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جن کو سینے اپنے اندر چھپا کر رکھتے ہیں

② اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ تَسْقِيَانِ الْقَلْبَ

اے اللہ مجھے آنسو بہانے والی آنکھیں نصیب فرما جو تیرے خوف کی وجہ سے بہنے والے

بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ مِنْ خَشْيَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ الدُّمُوْعُ

آنسوؤں کے سیلاب سے میرے قلب کو سیراب کریں اس سے پہلے کہ آنسو

دَمًا وَّالْأَضْرَاسُ جَمْرًا

خون بن جائیں اور داڑھیں انگارے بن جائیں

① حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب جامع الدعاء، ح 2501، ص 770)

② صاحب کنز العمال نے مذکورہ بالا دعا کو بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل فرمایا ہے، البتہ کنز العمال کی روایت میں بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ کی بجائے بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ مذکور ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3661، صفحہ 184، جلد 2)

③ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ قُدْرَتِكَ وَأَدْخِلْنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ

اے اللہ مجھے اپنی قدرت میں عافیت نصیب فرما اور مجھے اپنی رحمت میں داخل فرما

وَاقْضِ أَجَلِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرِ عَمَلِيْ

اور اپنی فرمانبرداری میں میری عمر گزار اور میرا خاتمہ میرے بہترین عمل پر فرما

وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ

اور اس کا صلہ جنت کی صورت میں عطا فرما

④ اَللّٰهُمَّ أَغْنِنِيْ بِالْعِلْمِ وَزَيِّنِّيْ بِالْحِلْمِ وَأَكْرِمْنِيْ

اے اللہ علم کے ذریعے مجھے مستغنی فرما اور حلم کی خصلت کے ذریعے مجھے مزین فرما اور مجھے تقویٰ کے ذریعے

بِالتَّقْوٰى وَجَمِّلْنِيْ بِالْعَافِيَةِ

عزت عطا فرما اور مجھے عافیت کے ذریعے جمال عطا فرما

⑤ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ خَلِيْلٍ مَّاكِرٍ عَيْنَاهُ تَرَيَانِيْ

اے اللہ میں ایسے مکار دوست سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی آنکھیں مجھے تکتی ہیں

وَقَلْبُهُ يَرْعَانِيْ إِنْ رَّاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَإِنْ رَّاٰى

اور اس کا دل میری نگرانی میں لگا رہے کہ اگر وہ مجھ میں کوئی خوبی دیکھے تو اسے مٹی میں ملا دے اور اگر مجھ میں کوئی

سَيِّئَةً أَذَاعَهَا

برائی دیکھے تو اس کا ڈھنڈورا پیٹے

③ صاحب کنز العمال نے مذکورہ بالا دعا کو بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل فرمایا ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3662، صفحہ 185/2)

④ صاحب کنز العمال نے اس دعا کو بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل فرمایا ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3663، صفحہ 185/2)

⑤ صاحب کنز العمال نے اس دعا کو بروایت سعید مقبری رضی اللہ عنہ مرسلاً نقل کیا ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3666، ص 185/2)

⑥ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّبَاؤُسِ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی سے اور محتاجوں والی شکل بنانے سے

⑦ اَللّٰهُمَّ لَا يُدْرِكُنِيْ زَمَانٌ وَّلَا يُدْرِكُوْا زَمَانًا لَّا يُتَّبَعُ فِيْهِ الْعَلِيْمُ وَلَا يُسْتَحْيٰ فِيْهِ مِنَ الْحَلِيْمِ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الْأَعَاجِمِ وَأَلْسِنَتُهُمْ أَلْسِنَةُ الْعَرَبِ

اے اللہ نہ مجھے وہ زمانہ دکھا اور نہ ان لوگوں کو وہ زمانہ دکھا جس میں عالم کی اتباع نہ کی جائے اور بردبار اور باوقار سے شرم نہ کی جائے کہ (اس زمانے میں) ان کے دل اہل عجم کی طرح (سخت) ہوں گے اور ان کی زبانیں اہل عرب کی طرح (میٹھی) ہوں گی

⑧ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَمِنْ بَوَارِ الْأَيِّمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

اے اللہ میں قرض کی کثرت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دشمن کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بیوہ کی بربادی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں

⑥ حضرت مالک بن مرارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر کبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یارسول اللہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا رکھوں اور اچھا کھانا کھاؤں اور اپنی بیوی سے حسن سلوک کروں اور میری سواری اچھی ہو تو کیا یہ سب باتیں کبر میں داخل ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنِّيْ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّبَاؤُسِ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سب باتیں کبر میں شامل نہیں ہیں بلکہ کبر تو یہ ہے کہ کوئی شخص حق کو نہ مانے اور لوگوں کو حقیر اور کم تر سمجھے۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، مالک بن مرارۃ الرھاوی، حدیث نمبر 6012، صفحہ نمبر 2466، مطبوعہ دار الوطن)

⑦ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگی۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 22879، صفحہ نمبر 518، جلد نمبر 37) نوٹ: مسند احمد کی روایت میں وَّلَا يُدْرِكُوْا کی بجائے وَّلَا تُدْرِكُوْا ہے۔

⑧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (المعجم الاوسط، حدیث نمبر 2142، صفحہ نمبر 333، جلد نمبر 2) نوٹ: المعجم الاوسط کی روایت میں اَلْمَسِيْحِ کا لفظ موجود نہیں ہے۔

(9) اَللّٰهُمَّ إِنِّيۤ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَآءِ وَأَعُوذُ بِكَ

اے اللہ میں عورتوں کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے اللہ میں

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(10) اَللّٰهُمَّ إِنِّيۤ أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا

اے اللہ! میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس کی تو خلاف ورزی نہیں کرے گا

أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ اٰذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ أَوْ جَلَدْتُّهُ أَوْ

کہ میں ایک بشر ہوں، تو جس مومن کو میں ایذاء دوں یا گالی دوں یا ماروں

لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ

یا لعنت کردوں تو تُو اس کے لیے ان تمام چیزوں کو رحمت کا اور پاکی کا اور تیرے ساتھ قربت کا سبب بنا دے

(11) اَللّٰهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ

یا اللہ! تُو نے میری جان کو پیدا کیا اور تُو ہی اسے موت دے گا اور تیرے ہی یے

مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ

جینا اور مرنا ہے اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی اپنی حفاظت فرما جیسی تو

(۹) صاحب **کنز العمال** نے یہ دعا بروایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نقل فرمائی ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3687، صفحہ 189/2)

(۱۰) اس دعا کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے والے راویوں کے الفاظ میں فرق اور کمی بیشی کو بھی نقل فرمایا ہے۔ (المسلم، کتاب البر والصلۃ، من لعنہ النبی ﷺ، حدیث 2601، ص 1046)

(۱۱) کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے وقت یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی، تو وہ کہنے لگا کہ آپ نے یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو فرمایا کہ میں نے یہ دعا اس ذات سے سنی ہے جو عمر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر تھے یعنی آپ ﷺ سے۔ (المسلم، کتاب الذکر والدعاء، ما یقول عند النوم، ح 2712، ص 1087)

بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا

اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور اگر تو اسے موت دے دے تو اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ

یا اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں

(12) اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ

اے اللہ میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور میرے معاملات میں آسانی فرما

(13) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ

اے اللہ میں تجھ سے مکمل وضو اور مکمل نماز کا سوال کرتا ہوں

وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ

اور میں تجھ سے تیری کامل خوشنودی اور کامل مغفرت کا سوال کرتا ہوں

(14) اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ

اے اللہ مجھے میرا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں عطا فرما

(15) اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ

اے اللہ میرے چہرے کو اس دن روشن فرما جس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے

(11) تا (15) کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعائیں اس روایت میں مذکور ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ انس! میرے قریب ہو جاؤ میں تمہیں وضو کا طریقہ سکھاتا ہوں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوتے ہوئے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کیا اور کہا: اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ لِيْ فَرْجِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور کہا: اَللّٰهُمَّ لَقِّنِيْ حُجَّتِيْ وَلَا تُحَرِّمْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک دھویا اور فرمایا: اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور فرمایا:........

16	اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنِیْ عَذَابَكَ
	اے اللہ ہمیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور اپنے عذاب سے دور رکھ
17	اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْأَقْدَامُ
	اے اللہ مجھے اس دن ثابت قدم رکھ جس دن پاؤں اپنی جگہ سے پھسل جائیں گے
18	اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ
	اے اللہ ہمیں کامیاب ہونے والوں میں سے بنا
19	اَللّٰھُمَّ افْتَحْ أَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِكْرِكَ وَأَتْمِمْ عَلَیْنَا
	اے اللہ ہمارے دلوں کے قفل (تالے) اپنے ذکر سے کھول دے اور ہم پر اپنا کامل

(بقیہ حاشیہ) اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ پھر آپ ﷺ نے اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر مسح کیا اور فرمایا: اَللّٰھُمَّ تَغَشَّنَا بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنَا عَذَابَكَ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا: اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ یَوْمَ تَزُوْلُ الْاَقْدَامُ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے انس! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب کوئی بندہ اپنے وضو کے دوران ان کلمات کو کہتا ہے تو اس کی انگلیوں کے درمیان سے جو پانی کا قطرہ گرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر اس قطرے سے ایک فرشتہ تخلیق فرماتے ہیں جو ستر زبانوں میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہے اور اس تسبیح کا ثواب قیامت تک اس بندے کو ملتا رہتا ہے۔ (نتائج الافکار لابن حجر، رقم المجلس 53، صفحہ نمبر 261، جلد نمبر 1)۔ اس مضمون کی ایک روایت حضرت علی رضی اللہ سے بھی منقول ہے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 26990، صفحہ نمبر 465/9) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے کہا کہ اے علی! جب تم وضو کرو تو یہ دعا مانگو: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ (بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث، کتاب الطھارۃ، مایقول بعد الوضوء، ح 78، ص 1/667) نوٹ: وضو کے دوران مانگی جانے والی دعائیں جن روایات میں وارد ہوئیں ہیں وہ روایات اکثر ضعیف ہیں اور فضائل میں ضعیف روایات پر عمل کیا جاسکتا ہے، فتاویٰ دارالعلوم زکریا میں ہے کہ "ان روایات کی اسناد میں اکثر رواۃ ضعیف ہیں، اور محدثین نے بہت کلام کیا ہے، امام نوویؒ نے فرمایا: لا اصل له لہٰذا یہ روایات ضعیف ہیں لیکن چونکہ موضوع نہیں اس لئے فضائل کے باب میں اس پر عمل ہوسکتا ہے تو احیاناً پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، البتہ سنت نہ سمجھا جائے۔ ہاں شروع میں بسم اللہ اور ہر عضو پر کلمہ شہادت اور اخیر میں اللھم اجعلنی . . . الخ یہ حدیث حسن سے ثابت ہے اور اس کا پڑھنا مستحب ہے۔ (فتاوی دار العلوم زکریا، کتاب الطھارۃ، صفحہ 662/1)

⑳ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب مؤذن کو حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے ہوئے سنتے تو یہ دعا مانگتے تھے۔ (عمل الیوم و اللیلة، باب مایقول اذا قال المؤذن الخ، حدیث نمبر 92، صفحہ نمبر 74)

㉑ کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔۔۔۔۔۔

بِنِعْمَتِكَ وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ

انعام فرما اور ہم پر اپنا بھرپور فضل فرما اور ہمیں

عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ

اپنے نیک بندوں میں شامل فرما

(20) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ إِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ

اے اللہ میں ابلیس (شیطان) اور اس کے لشکر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(21) اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ أَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ

اے اللہ مجھے وہ بہتر سے بہتر عطا فرما جو تُو اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے

(22) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ تَصُدَّ عَنِّيْ وَجْهَكَ يَوْمَ

اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ سے قیامت کے دن اپنا رخ پھیر دے

(بقیہ حاشیہ) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو یہ دعا مانگو۔ (عمل الیوم واللیلۃ، باب کیف مسالۃ الوسیلۃ، حدیث 00، صفحہ 80)

(۲۱) ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد سے باہر نکلنا چاہتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو بدتے ہوئے جمع ہو جاتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے پر جمع ہو جاتی ہیں، تو جب کوئی (مسجد سے نکلنے کے لئے) مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگے، جب وہ یہ دعا مانگے گا تو شیطان اس کو نقصان نہیں پہنچا پائے گا۔ (عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول اذا قام علی باب المسجد، حدیث نمبر 08، صفحہ نمبر 109)

(۲۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نماز کے لئے آئے اور آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے تو اس شخص نے صف میں پہنچ کر یہ دعا مانگی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ دعا کس نے مانگی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے مانگی تھی تو آپ ﷺ نے انہیں خوش خبری سنائی کہ تمہارے گھوڑے کو اللہ کے راستے میں کاٹا جائے گا اور تمہیں شہادت نصیب ہوگی۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 2402، صفحہ 84، جلد 2)

(۲۳) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو (نماز کے شروع میں) یہ دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطِيْئَتِيْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ تَصُدَّ عَنِّيْ وَجْهَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ عَنْ خَطِيْئَتِيْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مُسْلِمًا وَّأَمِتْنِيْ مُسْلِمًا (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر 7048، صفحہ نمبر 310، جلد نمبر 7)

الْقِيَمَةِ اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مُسْلِمًا وَّأَمِتْنِيْ مُسْلِمًا

اے اللہ مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں زندہ رکھ اور مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں موت دے

(23) اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ وَأَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

اے اللہ کفار کو سزا دے اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دے

وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ

اور ان کے مشوروں میں اختلاف پیدا فرما دے اور ان پر اپنا وبال اور عذاب نازل فرما

(24) اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ أَهْلَ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

اے اللہ اہل کتاب میں سے جنہوں نے کفر کو اختیار کیا ان پر اور مشرکین پر عذاب نازل فرما

الَّذِيْنَ يَجْحَدُوْنَ اٰيَاتِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ

جو تیری آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور تیرے پیغمبروں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے

(۲۳) یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول قنوت کا ایک حصہ ہے: حضرت ابورافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخَافُ عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ وَأَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ أَهْلَ الْكِتٰبِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ نَبِيِّكَ وَأَوْزِعْهُمْ أَنْ يُّوْفُوْا بِالْعَهْدِ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ إِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ (مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر 4968، صفحہ نمبر 110، جلد نمبر 3)

(۲۴) یہ دعا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول قنوت کا ایک حصہ ہے جسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الدعاء میں اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے نتائج الافکار میں نقل فرمایا ہے۔ نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تقدیم و تاخیر ہے۔ عبداللہ بن زریر کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالملک بن مروان نے کہا کہ تم تو نرے دیہاتی ہو تمہیں ابوتراب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت پر کس بات نے ابھارا؟ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تیرے ماں باپ کے مدپ (شادی) سے پہلے قرآن کریم پڑھ چکا تھا۔۔

عَنْ سَبِيلِكَ وَيَتَعَدَّوْنَ حُدُودَكَ وَيَدْعُونَ مَعَكَ إِلٰهًا

روکتے ہیں اور تیری حدود سے تجاوز کرتے ہیں اور تیرے ساتھ دوسرے معبودوں کو پکارتے ہیں

اٰخَرَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ

تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو بابرکت ہے

الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا

اور جو کچھ ظالم کہتے ہیں اس سے بہت زیادہ بلند ہے

(25) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اے اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے

وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَصْلِحْهُمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ

اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے اور ان کی اصلاح فرما اور ان کے آپس کے معاملات کی

بَيْنِهِمْ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَاجْعَلْ فِي قُلُوبِهِمْ

اصلاح فرما اور ان کے دلوں میں محبت ڈال دے اور ان کے دلوں میں

(بقیہ حاشیہ) (مجھے حقیر مت سمجھو) اور مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو سورتیں سکھائیں، جو انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی ان دو سورتوں کا نہ تمہیں علم ہے اور نہ تمہارے والدین کو (وہ یہ ہیں): اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ الْجِدَّ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيَجْحَدُونَ اٰيَاتِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيَتَعَدَّوْنَ حُدُودَكَ وَيَدْعُونَ مَعَكَ إِلٰهًا اٰخَرَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا (كتاب الدعاء للطبرانی، باب القول فی قنوت الوتر، حدیث 750، صفحہ 1145)

(25) یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول قنوت کا ایک حصہ ہے۔ (مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر 4968، صفحہ نمبر 10، جلد نمبر 3، مطبوعہ المکتب الاسلامی) نوٹ: مکمل روایت اور حوالہ دعا نمبر 23 بروز بدھ کے ذیل میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

الْإِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ رَسُولِكَ

ایمان اور حکمت ڈال دے اور ان کو ان کے نبی کی ملت پر ثابت قدم رکھ

وَأَوْزِعْهُمْ أَنْ يَّشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

اور ان کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ تیری ان نعمتوں کی قدر دانی کریں جن کا تُو نے ان پر انعام کیا

وَأَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ

اور ان کو اس بات کی توفیق دے کہ اپنا وہ عہد پورا کریں جو تُو نے ان سے لیا ہے اور ان کی

عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ إِلٰهَ الْحَقِّ

اپنے دشمنوں اور ان کے دشمنوں کے خلاف مدد فرما اے معبودِ برحق

(26) سُبْحٰنَكَ لَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ

اے معبودِ برحق تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میرے گناہ بخش دے اور میرے اعمال

عَمَلِيْ إِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنْ تَشَآءُ وَأَنْتَ الْغَفُوْرُ

سنوار دے کہ بےشک تُو جس کے بھی چاہتا ہے گناہ بخش دیتا ہے اور تُو غفور

الرَّحِيْمُ يَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِيْ يَا تَوَّابُ تُبْ عَلَيَّ يَا رَحْمٰنُ

اور رحیم ہے اے غفار! میری مغفرت فرما، اے تواب! مجھ پر عنایت فرما، اے رحمٰن!

(فائدہ) کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع کلمات عطا کئے گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم نماز میں تشہد کی حالت میں کیا کہیں (اور وہ اس طرح کہ) پہلے اَلتَّحِيَّاتُ پڑھو، پھر اس کے بعد جو مانگنا ہو مانگو اور اللہ کی رحمت اور مغفرت کی طرف رغبت کرو مختصر کلمات کے ساتھ اور قعدے کو لمبا مت کرو اور فرماتے تھے کہ مجھے جو دعا پسند ہے وہ یہ کہ جب کوئی نماز کی حالت میں قعدے میں بیٹھے اور اَلتَّحِيَّاتُ پڑھ لے تو اس کے بعد مذکورہ دعا مانگے۔ پھر یہ کہ جو بھی دعا ہو اس میں تضرع، عاجزی اور اخلاص ہونا چاہئے کہ بےشک اللہ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اس کا بندہ اس کے سامنے گڑگڑائے۔ (مجمع الزوائد، باب التشہد والجلوس، ح 2862، ص 279/2)

ارْحَمْنِيْ يَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّيْ يَا رَؤُوْفُ ارْؤُفْ بِيْ يَا رَبِّ

مجھ پر رحم فرما، اے معافی دینے والے! مجھے معاف کر، اے شفیق! مجھ پر شفقت فرما، اے پروردگار!

أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَطَوِّقْنِيْ

مجھے توفیق دے کہ تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تُو نے مجھ پر فرمائی اور مجھے

حُسْنَ عِبَادَتِكَ يَا رَبِّ أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ يَا رَبِّ

اپنی اچھی عبادت کا پابند کر دے، اے میرے رب! میں تجھ سے ہر قسم کی خوبی مانگتا ہوں، اے میرے رب!

افْتَحْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّاٰتِنِيْ تَشَوُّقًا إِلٰى

میری ابتدا بھی بخیر فرما اور میرا انجام بھی بخیر فرما اور مجھے اپنی ملاقات کا

لِقَآئِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّقِنِي

شوق عطا فرما بلا کسی ضرر رساں مضرت کے اور بلا کسی گمراہ کن فتنہ کے اور مجھے بد حالیوں سے بچا

السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ

اور جسے بھی تو نے اس دن بد حالیوں سے بچا لیا تو تُو نے اس پر بڑا ہی کرم فرمایا

وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

اور یہی بڑی کامیابی ہے

(27) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهٗ وَلَكَ

اے اللہ ساری تعریف تیرے ہی لئے ہے اور تیرا ہی شکر ہے

(۲۷) یہ دعا مسند احمد میں مذکور دعا کا حصہ ہے؛ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ دوران نماز کسی کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ إِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهٗ عَلَانِيَتُهٗ وَسِرُّهٗ فَأَهْلٌ أَنْ تُحْمَدَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ مَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِيْ......

الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ

اور ساری بادشاہت تیرے ہی لئے ہے، اور ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے،

وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهٗ

اور سارے معاملات تیری ہی طرف لوٹتے ہیں

(28) أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ

میں تجھ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں اور تمام برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(29) بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَآ إِلٰهَ غَيْرُهٗ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّی

اللہ کے نام سے شروع جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اے اللہ مجھ سے دور فرما دے

الْهَمَّ وَالْحُزْنَ

فکر اور غم کو

(30) اَللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ انْصَرَفْتُ وَبِذَنْبِی اعْتَرَفْتُ وَأَعُوْذُ

اے اللہ تیری تعریف کرتے ہوئے پلٹتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں

(بقیہ حاشیہ) وَاعْصِمْنِیْ فِيْمَا بَقِیَ مِنْ عُمُرِیْ وَارْزُقْنِیْ عَمَلًا زَاكِيًا تَرْضٰى بِهٖ عَنِّیْ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس بارے میں) فرمایا کہ یہ فرشتہ تھا، جو تجھے تیرے رب کی حمد بیان کرنے کا طریقہ سکھانے آیا تھا۔ (مسند احمد، حدیث 23355، صفحہ 278/38)

(۲۸) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں ان کو سنا کہ انہوں نے نماز میں تکبیر کہی تو یہ کلمات کہے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهٗ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ (المطالب العالیۃ لابن حجر، باب فی الاستفتاح وغیرہ، حدیث 447، صفحہ 834/3، مطبوعہ دار العاصمۃ)

(۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ سر پر پھیرتے اور یہ دعا مانگتے: بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ (الجامع الصغیر، حدیث 6741، صفحہ 418)

(۳۰) مسند فردوس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ دعا منقول ہے: اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحَزَنَ اَللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ انْصَرَفْتُ وَبِذَنْبِیْ اعْتَرَفْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اقْتَرَفْتُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَمِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ (مسند الفردوس، حدیث 1956، صفحہ نمبر 479، جلد نمبر 1)

بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اقْتَرَفْتُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ

اور ان کاموں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن کا میں نے ارتکاب کیا ہے اور سخت امتحان سے

وَمِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ

اور آخرت کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(31) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُّخْزِيْنِيْ وَأَعُوذُ

اے اللہ میں ہر ایسے عمل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے رسوا کر دے

بِكَ مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ يُّؤْذِيْنِيْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ أَمَلٍ

اور ہر ایسے رفیق سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے ستائے اور ہر ایسی آرزو سے تیری پناہ مانگتا ہوں

يُّلْهِيْنِيْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِيْ وَأَعُوذُ بِكَ

جو مجھے غافل بنا دے اور ہر ایسی تنگدستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے بھلا دے

مِنْ كُلِّ غِنًى يُّطْغِيْنِيْ

اور ہر ایسی تونگری سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے سرکش بنا دے

(32) اَللّٰهُمَّ إِلٰهِيْ وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

اے اللہ اے میرے معبود اور حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے معبود،

(۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ہمیں فرض نماز پڑھاتے تو نماز کے بعد ہماری طرف رخ فرماتے اور یہ دعا مانگتے تھے۔ (مجمع الزوائد، باب الدعاء فی الصلوۃ وبعدھا، حدیث نمبر 16973، صفحہ نمبر 107، جلد نمبر 10)

(۳۲) معمولی فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بندہ نماز کے بعد یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اس کو خالی ہاتھ نہ لوٹائے (یعنی اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے)۔ (عمل الیوم واللیلۃ، ما یقول فی دبر صلوۃ الصبح، حدیث 138، صفحہ 100)

وَإِلٰهَ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ أَسْئَلُكَ أَنْ

اور اے حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

تَسْتَجِيبَ دَعْوَتِي فَأَنَا مُضْطَرٌّ وَّتَعْصِمَنِي فِي دِينِي

کہ تو میری دعا کو قبول فرما کہ بے شک میں بے کس ہوں اور مجھے میرے دین کے بارے میں محفوظ رکھ

فَإِنِّي مُبْتَلًى وَّتَنَالَنِي بِرَحْمَتِكَ فَإِنِّي مُذْنِبٌ وَّتَنْفِيَ عَنِّي

کہ میں مصیبت زدہ ہوں اور مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ کہ میں گناہ گار ہوں اور مجھ سے

الْفَقْرَ فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ

فقر کو زائل فرما دے کہ میں لاچار ہوں

33 اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ فَإِنَّ

اے اللہ میں تجھ سے مانگنے والوں کے حق کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں کہ بے شک

لِلسَّآئِلِ عَلَيْكَ حَقًّا أَيُّمَا عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ مِنْ أَهْلِ الْبَرِّ

مانگنے والے کا تجھ پر حق ہے، خشکی و تری کے رہنے والوں میں سے جس بندہ یا بندی کی

وَالْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ دَعْوَتَهُمْ وَاسْتَجَبْتَ دُعَآءَهُمْ أَنْ

تو نے درخواست منظور کی ہے اور دعا قبول فرمائی ہے

تُشْرِكَنَا فِي صَالِحِ مَا يَدْعُونَكَ فِيهِ وَأَنْ تُشْرِكَهُمْ فِي

تو ہمیں ان کی اچھی دعاؤں میں ان کا شریک بنا جو وہ تجھ سے مانگتے ہیں اور ان اچھی دعاؤں میں ان کو شریک کر لینا

کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب اپنی نماز ختم فرما لیتے تو یہ دعا مانگتے تھے، اور آپ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اللہ اس کو خشکی اور تری کے رہنے والوں کی دعاؤں میں شامل فرما دیتے ہیں اور وہ اپنی جگہ پر ہوتا ہے۔ (کنز العمال حدیث 4977، ص 644/2)

صَالِحِ مَا نَدْعُوكَ فِيهِ وَأَنْ تُعَافِيَنَا وَإِيَّاهُمْ وَأَنْ تَقَبَّلَ

جو ہم تجھ سے مانگتے ہیں اور ہمیں اور انہیں عافیت نصیب فرما اور ہم سے اور ان سے قبول فرما

مِنَّا وَمِنْهُمْ وَأَنْ تَجَاوَزَ عَنَّا وَعَنْهُمْ فَإِنَّنَا اٰمَنَّا بِمَا

اور ہم سے اور ان سے درگزر فرما کیونکہ ہم اس پر ایمان لائے ہیں

أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

جو تو نے نازل فرمایا اور ہم نے پیغمبر کا اتباع کیا تو ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ دے

(34) اَللّٰهُمَّ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما

فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْأَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ

اور منتخب شدہ افراد میں ان کی محبت ڈال دے اور صاحبان رفعت میں ان کو بلند درجہ عطا فرما

وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ

اور مقربین میں ان کا ذکر شامل فرما

(35) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ مجھے خاص اپنے پاس سے ہدایت بخش، اور مجھ پر اپنا فضل ڈال دے

([illegible]) کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان بندہ اذان سنتے ہوئے مؤذن کے تکبیر کہنے پر تکبیر کہتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں پھر یہ کلمات کہتا ہے تو قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (مجمع الزوائد، باب اجابة المؤذن الخ، حدیث نمبر 1882، صفحہ نمبر 69، جلد نمبر 2)

([illegible]) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک ایک بڑے میاں تشریف لائے جنہیں قبیصہ کہا جاتا تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے آنے کی کیوں تکلیف کی جبکہ تمہاری۔۔۔۔

وَأَسْبِغْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ

اور مجھ پر اپنی بھرپور رحمت فرما اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما

(36) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ پر عنایت فرما بے شک

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

(37) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ أَهْلِ الْهُدٰى وَأَعْمَالَ

اے اللہ میں تجھ سے اہل ہدایت کے جیسی توفیق مانگتا ہوں اور صاحبان یقین

(بقیہ حاشیہ) عمر بڑی ہوگئی ہے اور تمہاری ہڈیاں چُورہ ہوگئی ہیں، تو وہ بولے کہ یا رسول اللہ ﷺ میری عمر بڑی ہوگئی ہے، میری ہڈیاں چُورہ ہوگئی ہیں، میری ہمت کمزور ہوچکی ہے اور میری موت کا وقت قریب آچکا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر کہنا کیا کہا؟ انہوں نے پھر وہی بات دوبارہ عرض کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری اس بات کی وجہ سے آس پاس کے سب درخت اور پتھر بطور رحمت کے رو رہے ہیں، اپنی ضرورت پیش کرو کہ تمہارے حق کی ادائیگی ضروری ہوچکی ہے، وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمادیں جس کی بدولت اللہ تعالیٰ مجھے دنیا وآخرت دونوں میں نفع عطا فرمائیں اور دعا زیادہ لمبی نہ ہو کیونکہ میں بوڑھا آدمی ہوں مجھے کچھ یاد نہیں رہتا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دنیاوی نفع کے لئے عمل یہ ہے کہ جب تم صبح فجر کی نماز سے فارغ ہوجاؤ تو تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لیا کرو: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ان کلمات کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں چار بیماریوں جذام، جنون، اندھے پن اور فالج سے بچائیں گے اور اپنی آخرت کے نفع کے لئے یہ دعا مانگا کرو: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ پھر انہوں نے ان کلمات کو پڑھا اور اپنی انگلیوں پر ان کلمات کی تعداد یعنی چار تک شمار کیا تو حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے خالو تو چاروں انگلیوں کو مضبوطی سے پکڑے جا رہے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر اس نے ان کلمات کے ساتھ وفاداری کی اور ان کے پڑھنے کو نہیں چھوڑا تو اس کے لئے جنت کے چار دروازے کھول دیئے جائیں گے، کہ جس سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔ (عمل اليوم والليلة، ما يقول في دبر صلوة الصبح، ح133، ص97)

(۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے سنا کہ آپ ﷺ نے سو مرتبہ استغفار فرمایا اور پھر یہ کلمات کہے، یا آخر میں فرمایا إِنَّكَ تَوَّابٌ غَفُوْرٌ۔ (مسند احمد، حدیث 5354، صفحہ 256، جلد 9)

أَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ أَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ أَهْلِ

کے جیسے اعمال مانگتا ہوں اور توبہ والوں کے جیسا اخلاص مانگتا ہوں اور صبر والوں کے

الصَّبْرِ وَجِدَّ أَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ أَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ

جیسا استقلال مانگتا ہوں اور خشیت والوں کے جیسی سعی مانگتا ہوں اور رغبت والوں کے جیسی طلب مانگتا ہوں اور پرہیزگاروں

أَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى أَلْقَاكَ

کے جیسی عبادت مانگتا ہوں اور اہل علم کے جیسی معرفت مانگتا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے ملوں

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ

اے اللہ میں تجھ سے اتنا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روک دے

حَتّٰى أَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا أَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى

تاکہ تیری طاعت کا کوئی ایسا عمل کر لوں جس سے تیری رضا کا مستحق بن جاؤں

أُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى أُخْلِصَ لَكَ

اور تجھ سے ڈر کر تیرے حضور خالص توبہ کروں اور تیرے لئے مخلصانہ نصیحت کروں

النَّصِيْحَةَ حَيَآءً مِّنْكَ وَحَتّٰى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْأُمُوْرِ

تجھ سے حیاء کرتے ہوئے اور تاکہ تمام معاملات میں تجھ پر بھروسہ کروں

كُلِّهَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ

اور تیرے ساتھ نیک گمان رکھنے کی درخواست کرتا ہوں اے پاک ذات جس نے نور کو پیدا فرمایا ہے

(۱۷) کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ اے لڑکے کیا میں تجھے محبوب نہ بنا لوں؟ کیا تیرے نفع والی بات کروں؟ کیا میں تجھے عطا نہ کروں؟ تو میں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے لگا کہ آپ.....

38	اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَآءَةً وَّلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً
	اے اللہ ہمیں اچانک موت مت دینا اور اچانک ہماری پکڑ نہ فرمانا
	وَّلَا تَغْفُلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ
	اور کسی کے حق اور کسی کی وصیت سے ہمیں غافل مت کرنا
39	اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ
	اے اللہ قبر میں میری وحشت کو انس سے بدل دینا اے اللہ مجھ پر
	بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ إِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى
	قرآن مجید کے طفیل رحم فرما اور اسے میرے لئے امام اور نور اور ہدایت

(بقیہ حاشیہ) مجھے مال کا ایک حصہ الگ کرکے دے دیں گے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزانہ چار رکعتیں نفل ادا کیا کرو، اور اگر روزانہ نہ کرسکو تو ہر جمعہ کو، اور اگر ہر جمعہ کو بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے اور اگر ہر مہینے بھی نہ ہو سکے تو ہر سال اور اگر ہر سال بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک بار پڑھ لو (اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) تم تکبیر تحریمہ کہو پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھو پھر پندرہ مرتبہ یہ کلمات کہو: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر رکوع کرو اور رکوع میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، پھر رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، پھر سجدہ کرو اور سجدے میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، پھر سجدہ سے اٹھو اور جلسے میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، پھر دوسرا سجدہ کرو اور سجدے میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھو اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، (یہ ایک رکعت پوری ہو گئی) پھر تم بقیہ رکعتیں بھی اسی ترتیب سے ادا کرو پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو (آخری قعدے میں) تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے یہ (مذکورہ) دعا مانگو، اے ابن عباس جب تم اس طرح دعا مانگو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے چھوٹے بڑے، پرانے نئے، پوشیدہ وظاہر، وہ گناہ جو جان بوجھ کر کئے اور وہ گناہ جو بھول میں کئے سب کو معاف فرما دیں گے۔ (المعجم الاوسط، حدیث 2318، صفحہ 14/3)

⑳ یہ ایک طویل دعا کا حصہ ہے جو المعجم الاوسط میں مذکور ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیدین کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عِيْشَةً تَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَّلَا فَاضِحٍ اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً وَّلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى وَالتُّقٰى وَالْهُدٰى وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِيْ دِيْنِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (المعجم الاوسط، حدیث 7572، صفحہ 306/7) نوٹ: المعجم الاوسط میں وَّلَا تَغْفُلْنَا عَنْ حَقٍّ کی بجائے وَّلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ ہے۔

⑳ تخریج احادیث احیاء علوم الدین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معمول کا ذکر فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی آیات کی تلاوت کے موقع پر ان آیات کی مناسبت سے دعا مانگا کرتے تھے، مثلاً آیات رحمت کی تلاوت کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے اس کی...

وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ

اور رحمت بنا اے اللہ میں اس قرآن میں سے جو بھول جاؤں وہ مجھے یاد کرادے اور جن باتوں سے

مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهُ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ

میں جاہل ہوں اس کا علم مجھے عطا فرما اور مجھے دن رات اس کی تلاوت کی توفیق نصیب فرما

وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

اور اس قرآن کو میرے حق میں حجت بنا اے رب العالمین

(40) اَللّٰهُمَّ أَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی

بِيَدِكَ أَتَقَلَّبُ فِيْ قَبْضَتِكَ وَأُصَدِّقُ بِلِقَآئِكَ وَأُوْمِنُ

تیرے ہاتھ میں ہے تیرے قبضۂ قدرت میں چلتا پھرتا ہوں اور تیری ملاقات کی تصدیق کرتا ہوں اور تیرے وعدہ پر

بِوَعْدِكَ أَمَرْتَنِيْ فَعَصَيْتُ وَنَهَيْتَنِيْ فَأَبَيْتُ هٰذَا مَكَانُ

ایمان رکھتا ہوں تو نے مجھے حکم دیا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی اور تو نے جس کام سے ممانعت فرمائی تو میں نے انکار کیا یہ آگ سے

الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ ظَلَمْتُ

تیری پناہ مانگنے والے کا مقام ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ستم ڈھایا

(بقیہ حاشیہ) رحمت مانگا کرتے تھے اور آیات عذاب کی تلاوت کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے، ان ہی دعاؤں کے ذیل میں ختم قرآن کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ختم قرآن کے موقع پر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (تخریج احادیث احیاء علوم الدین، حدیث نمبر 829، صفحہ نمبر 830-829) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب تم میں سے کوئی قرآن شریف کو ختم کرے تو یہ دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ (الجامع الصغیر، حدیث 571، صفحہ 41)

(۴۰) کچھ الفاظ کے اضافے کے ساتھ یہ دعا علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف کے ختم کی دعاؤں کے تحت سجدہ تلاوت کی دعاؤں میں نقل فرمائی ہے۔ (الکلم الطیب والقول المختار فی المأثور من الدعوات والاذکار، صفحہ 68، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت)

نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ إِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّآ أَنْتَ

پس مجھے بخش دے بے شک تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا

(41) اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَیْكَ الْمُشْتَكٰی وَبِكَ

اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے اور تیری طرف ہی شکایت ہے اور تجھ سے ہی

الْمُسْتَغَاثُ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

فریاد کی جاتی ہے اور تجھ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کے بغیر نہیں ہے

(42) اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیِّكَ وَإِبْرَاهِیْمَ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اور تیرے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام

خَلِیْلِكَ وَمُوْسٰی نَجِیِّكَ وَعِیْسٰی رُوْحِكَ وَكَلِمَتِكَ

کے وسیلے سے اور تیرے ہمراز حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وسیلے سے اور تیری روح وکلمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وسیلے سے

وَبِكَلَامِ مُوْسٰی وَإِنْجِیْلِ عِیْسٰی وَزَبُوْرِ دَاوٗدَ وَفُرْقَانِ

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلام کی حرمت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل اور حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور کے وسیلے سے

(41) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے ساتھ دریا پار کرتے ہوئے کہے تھے؟ ہم نے عرض کیا کہ کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہو: اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَیْكَ الْمُشْتَكٰی وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ کلمات اپنے استاذ حضرت شقیقؒ سے سنے انہیں کبھی ترک نہیں کیا اور حضرت شقیقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات سنے ہیں انہیں ترک نہیں کیا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلمات سنے ہیں انہیں ترک نہیں کیا، حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (میں ان کلمات کو ہمیشہ پڑھتا تھا) تو میرے خواب میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے سلیمان! اس دعا میں یہ کلمات بڑھا دو: وَنَسْتَعِیْنُكَ عَلٰی فَسَادٍ فِیْنَا وَنَسْئَلُكَ صَلَاحَ أَمْرِنَا كُلِّهٖ (المعجم الاوسط، حدیث 3394، صفحہ 356/3)

(42) یہ دعا کچھ الفاظ کے اضافے اور فرق کے ساتھ اس روایت میں مذکور ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم....

اور سیدنا محمد ﷺ کے فرقان (قرآن مجید) کے وسیلے سے اور ہر اس وحی کے وسیلے سے

أَوْحَيْتَهُ أَوْ قَضَآءٍ قَضَيْتَهُ أَوْ سَآئِلٍ أَعْطَيْتَهُ أَوْ فَقِيرٍ

جو تو نے بھیجی ، یا اس حکم کے وسیلے سے جس کو تُو نے جاری فرمایا یا سائل جسے تُو نے عطا فرمایا یا محتاج

أَغْنَيْتَهُ أَوْ غَنِيٍّ أَفْقَرْتَهُ أَوْ ضَآلٍّ هَدَيْتَهُ وَأَسْئَلُكَ

جس کو تُو نے تونگر کیا یا تونگر جسے تُو نے محتاج بنایا یا گمراہ جسے تُو نے ہدایت بخشی، اور میں تجھ سے مانگتا ہوں

بِاسْمِكَ الَّذِىْ أَنْزَلْتَهُ عَلٰى مُوْسٰى وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ

تیرے اس نام کی حرمت کے وسیلے سے جسے تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا اور تجھ سے مانگتا ہوں تیرے اس نام کی حرمت

الَّذِىْ وَضَعْتَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَى السَّمٰوٰتِ

کے وسیلے سے جسے تو نے زمین پر رکھا تو وہ قرار پکڑ گئی اور آسمان پر رکھا

فَاسْتَقَلَّتْ وَعَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ

تو وہ قائم ہو گئے اور پہاڑوں پر رکھا تو وہ گڑ گئے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے اس نام کی حرمت کے وسیلے سے

الَّذِىْ اسْتَقَرَّ بِهٖ عَرْشُكَ وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ

جس سے تیرے عرش نے قرار پکڑا اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے پاک صاف نام کی حرمت

الْمُطَهَّرِ الْمُنَزَّلِ فِىْ كِتَابِكَ مِنْ لَّدُنْكَ وَبِاسْمِكَ الَّذِىْ

کے وسیلے سے جو تیری کتاب میں تیرے پاس سے اتارا گیا اور تیرے اس نام کی حرمت کے وسیلے سے

(بقیہ حاشیہ) کے پاس آئے اور فرمایا کہ میں قرآن یاد کرتا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں رہتا تو آپ ﷺ نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی:

(تخریج احادیث احیاء علوم الدین، حدیث نمبر 994، صفحہ نمبر 779، مطبوعہ دار العاصمۃ الریاض)

وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ

جسے تو نے دن پر رکھا تو وہ روشن ہوگیا اور رات پر رکھا تو وہ تاریک ہوگئی

وَبِعَظَمَتِكَ وَكِبْرِيَآئِكَ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تَرْزُقَنِيَ

اور تیری عظمت اور کبریائی کی حرمت کے وسیلے سے اور تیری ذات کے نور کی حرمت کے وسیلے سے کہ

الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ وَتُخْلِطَهٗ بِلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَسَمْعِيْ

مجھے قرآن مجید نصیب فرما اور اسے میرے گوشت اور میرے خون اور میری قوت سماعت

وَبَصَرِيْ وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِيْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهٗ

اور میری قوت بینائی میں پیوست فرما دے اور میرے بدن کو اس پر عامل بنا اپنے زور اور اپنی طاقت سے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

کہ بے شک نہ زور ہے نہ طاقت مگر تجھ سے

(43) بِسْمِ اللهِ ذِى الشَّانِ عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ

اللہ کے نام سے جو شان والا ہے، بڑی دلیل والا ہے،

شَدِيْدِ السُّلْطَانِ مَا شَآءَ اللهُ كَانَ أَعُوْذُ بِاللهِ

زبردست سلطنت والا ہے، جو اللہ چاہے وہ ہوتا ہے، میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

شیطان مردود سے

(43) معمولی فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز اپنے خلیفہ بننے سے پہلے میرے والد (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ رات کو میں نے عجیب بات دیکھی، میں رات میں اپنی چھت پر سویا ہوا تھا کہ راستے پر آوازیں محسوس کیں، جب جھانک کر دیکھا تو ایسا محسوس ہوا کہ شیاطین.......

(44) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ (25مرتبہ)

اے اللہ میرے لئے موت اور موت کے بعد کی زندگی میں برکت عطا فرما

(45) اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَمِّنَّا مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَكَ

اے اللہ ہمیں اپنی تدبیر سے بےخوف نہ بنا اور ہمیں اپنی یاد سے غافل مت فرما

وَلَا تَهْتِكْ عَنَّا سِتْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ

اور ہم سے اپنی پردہ پوشی کو دور نہ فرما اور ہمیں اہل غفلت میں سے مت بنا

(بقیہ حاشیہ) جوق در جوق آرہے ہیں، یہاں تک کہ میرے مکان کے پیچھے ایک کھنڈر میں جمع ہوگئے، پھر ابلیس بھی آگیا جب سب جمع ہوگئے تو اس نے چیخ کر کہا کہ کون ہے جو میرے پاس عروہ بن زبیر کو لائے؟ تو ایک جماعت کھڑی ہوئی اور کہا کہ ہم لائیں گے، تو وہ گئے اور واپس چلے آئے اور کہا کہ ہم ان پر قابو نہ پا سکے، تو ابلیس دوبارہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ چیخا اور کہا کہ کون ہے جو میرے پاس عروہ بن زبیر کو لائے گا؟ تو ایک جماعت اُٹھی اور کہا کہ ہم لائیں گے وہ جماعت روانہ ہوئی اور کافی دیر کے بعد وہ بھی واپس آگئی اور کہا کہ ہم ان پر قابو نہ پا سکے، اس پر وہ پھر بہت زور سے چیخا یہاں تک کہ میں سمجھا کہ زمین پھٹ گئی، وہ شیاطین تیزی دکھانے لگے تو ابلیس نے چیخ کر کہا کہ کون ہے جو میرے پاس عروہ بن زبیر کو لائے گا؟ تو ایک تیسری جماعت اُٹھی اور کہا کہ ہم لائیں گے اور یہ جماعت بھی جا کر بہت دیر میں واپس آگئی اور کہا کہ ہم ان پر قادر نہیں ہو سکے، اس پر ابلیس غضبناک ہو کر چلا گیا اور شیاطین بھی اس کے پیچھے چلے گئے۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اللہ کے نبی ﷺ سے یہ سنا کہ جو شخص دن اور رات کے شروع میں اس دعا کو پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھتے ہیں، وہ دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذِي الشَّانِ عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ شَدِيْدِ السُّلْطَانِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ (کنز العمال، حدیث 5017، صفحہ 664/2)

(۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا جسے اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا صرف وہی شہید ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ اس طرح تو میری امت میں شہداء کی تعداد بہت کم رہ جائے گی، جو شخص بھی دن میں پچیس مرتبہ یہ دعا پڑھے گا پھر چاہے اس کی موت اس کے بستر پر ہی کیوں نہ آئے اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر عطا فرمائیں گے۔ (المعجم الاوسط، حدیث نمبر 7676، صفحہ نمبر 343، جلد نمبر 7)

(۷۸) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص سوتے ہوئے یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَمِّنَّا مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَكَ وَلَا تَهْتِكْ عَنَّا سِتْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْنَا فِيْ اَحَبِّ الْاَوْقَاتِ اِلَيْكَ حَتّٰى نَذْكُرَكَ فَتَذْكُرَنَا وَنَسْاَلَكَ فَتُعْطِيَنَا وَنَدْعُوْكَ فَتَسْتَجِيْبَ لَنَا وَنَسْتَغْفِرَكَ فَتَغْفِرَ لَنَا" تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرماتے ہیں جو اس بندے کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین اوقات میں بیدار کر دیتا ہے۔ (تخریج احادیث احیاء علوم الدین، حدیث 1003، ص 788)

(46) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی سے

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اور قیامت کے دن کی تنگی سے

(47) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَدَفْعَ بَلَآئِكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیری جلد عافیت کا سوال کرتا ہوں اور تیری آزمائش کے دور ہونے کا سوال کرتا ہوں

وَخُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْيَا إِلٰى رَحْمَتِكَ

اور دنیا سے تیری رحمت کی طرف خروج کا سوال کرتا ہوں

(48) يَا مَنْ يَّكْفِيْ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْهُ أَحَدٌ يَّا أَحَدَ

اے وہ ذات جو ہر ایک کی طرف سے کفایت کرتی ہے اور اس سے کوئی کفایت نہیں کر سکتا اے وہ یکتا ذات

(46) شریق ہوزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نیند سے جاگتے تو سب سے پہلے کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نیند سے جاگتے تو دس بار، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے، اور دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتے، اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتے، اور دس بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے، اور دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے، اور دس بار لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہتے، پھر دس بار یہ دعا مانگتے، پھر نماز شروع کرتے۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ما یقول اذا اصبح، ح5085، ص548)

(47) کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ آپ اللہ سے یہ دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک چیز آپ کو عطا فرمائیں گے (وہ دعا یہ ہے): اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْيَا إِلٰى رَحْمَتِكَ (کنز العمال، حدیث نمبر 3698، صفحہ نمبر 190، جلد نمبر 2)

(48) کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جب کسی شخص کو شیطان یا سلطان (اہل سلطنت) سے نقصان کا اندیشہ ہو تو وہ یہ دعا پڑھے۔ (الفردوس بمأثور الخطاب، حدیث نمبر 1282، صفحہ نمبر 324، جلد نمبر 1)

مَنْ لَّا أَحَدَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ إِلَّا

جس کے لئے اور کوئی ذات یکتا نہیں اے وہ ذات جو اس کا سہارا ہے جس کا کوئی سہارا نہیں تیرے سوا سب سے امیدیں منقطع ہو گئیں،

مِنْكَ نَجِّنِيْ مِمَّا أَنَا فِيْهِ وَأَعِنِّيْ عَلٰى مَا أَنَا عَلَيْهِ مِمَّا نَزَلَ

میں جس کام میں مبتلا ہوں مجھے اس سے نجات دے اور میری موجودہ تکلیف سے جو مجھ پر نازل ہوئی میری مدد فرما

بِيْ بِجَاهِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ اٰمِيْنَ

اپنی کریم ذات کی حرمت کے صدقے سے اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حق کے صدقے سے جو تجھ پر ہے آمین

(49) اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ

اے اللہ میری نگہبانی فرما اپنی آنکھ سے جو کبھی سوتی نہیں اور مجھے آغوش میں لے لے

بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ

اپنی سطوت کے جس کے پاس کوئی پھٹک نہیں سکتا اور مجھ پر رحم فرما بوجہ قدرت کے مجھ پر

فَلَآ أَهْلِكُ وَأَنْتَ رَجَآئِيْ فَكَمْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا

پس میں ہلاک نہ ہوجاؤں اور تو میری امید گاہ ہے بہت سی نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر فرمائیں

(۴۹) القول البدیع میں حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ربیع جو کہ خلیفہ منصور کے حاجب تھے وہ کہتے ہیں کہ جب ابو جعفر منصور خلیفہ بنے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے ربیع کسی کو (حضرت) جعفر صادق کے پاس بھیجو تاکہ وہ انہیں میرے پاس لائے پھر تھوڑی دیر بعد کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ کسی کو بھیج کر (حضرت) جعفر صادق کو بلواؤ، اللہ کی قسم تم انہیں میرے پاس لے آؤ ورنہ میں تمہیں قتل کردوں گا، ربیع فرماتے ہیں کہ اب میرے پاس کوئی گنجائش نہ رہی تو میں نے حضرت جعفر صادق سے کہا کہ آپ کو امیر المومنین نے بلوایا ہے، وہ ہمارے ساتھ چل پڑے، جب ہم اس کے دروازے پر پہنچے تو وہ کھڑے ہو کر کچھ پڑھنے لگے ان کے ہونٹ ہل رہے تھے، پھر وہ اندر داخل ہوئے اور خلیفہ کو سلام کیا لیکن اس نے جواب نہیں دیا، وہ کھڑے رہے خلیفہ نے انہیں بیٹھنے کا نہیں کہا، پھر خلیفہ ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ اے جعفر تم نے ہم پر قسم کھائی ہے اور ہم پر بہت زیادتی کی ہے سنو! میرے باپ نے اپنے دادا کے دادا سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر غداری کرنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑھا جائے گا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔ اس پر حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے والد نے اپنے دادا کے دادا سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عرش سے ایک آواز دینے والا آواز دے گا......

عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِيْ وَ كَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا

اور میرا ان پر شکر کم ہوا اور بہت سی آزمائشیں ہیں جن میں تو نے مجھے مبتلا فرمایا

قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ

اور میرا ان پر صبر کم ہوا پس اے وہ ذات کہ جس کی نعمت کے وقت میرا شکر کم ہوا

فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ

اس کے باوجود اس نے مجھے محروم نہ کیا اور اے وہ ذات کہ جس کے ابتلاء کے وقت میرا صبر کم ہوا

فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَّاٰنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ

لیکن اس نے میرا ساتھ نہ چھوڑا اور اے وہ ذات جس نے مجھے غلطیوں پر دیکھا تو رسوا نہ کیا

يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ أَبَدًا وَيَا ذَا النَّعْمَاءِ

اے ایسے احسان والے جو کبھی ختم نہ ہو اور اے ایسے انعام والے

(بقیہ حاشیہ) کہ خبردار ہر وہ آدمی کھڑا ہو جائے جس کا اللہ تعالیٰ پر کوئی اجر باقی ہے تو کوئی کھڑا نہیں ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے اپنے بھائی کو معاف کر دیا ہو۔ پھر وہ مسلسل بات کرتے رہے یہاں تک کہ خیفہ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور وہ نرم پڑ گئے، پھر انہوں نے کہا کہ اے ابو عبداللہ بیٹھ جاؤ، پھر کہا کہ آپ جا سکتے ہیں، پھر ایک قیمتی عطر دان منگوایا اور اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو عطر ملنے لگے اور اتنا زیادہ عطر لگایا کہ وہ عطر ٹپکنے لگا، پھر کہنے لگا کہ اب آپ تشریف لے جائیں اور مجھے حکم دیا کہ اے ربیع عطیات لے کر ابو عبداللہ کے ساتھ جاؤ اور انہیں کئی گنا عطا کرو۔ ربیع فرماتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ نکلا تو میں نے کہا کہ اے ابو عبداللہ آپ کو معلوم ہے کہ مجھے آپ سے محبت ہے، تو انہوں نے کہا کہ ہاں ربیع تم تو ہمارے ہی ہو، میرے والد نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اے ابو عبداللہ میں نے وہ دیکھا جو آپ نے نہیں دیکھا اور میں نے وہ سنا جو آپ نے نہیں سنا اور وہ یہ کہ خلیفہ کے دربار میں جاتے ہوئے آپ کے ہونٹ ہل رہے تھے، حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہاں میں دعا مانگ رہا تھا، میں نے کہا کہ کیا وہ کوئی ایسی دعا تھی جو آپ نے اپنے پاکیزہ آباء و اجداد سے حاصل کی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے والد نے اپنے دادا کے دادا سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو کوئی سخت کام درپیش ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے۔

(القول البدیع، 438-436) نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا اور القول البدیع میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔

الَّتِيْ لَا تُحْصٰى أَبَدًا أَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

جس کی کبھی شمار نہ ہوسکے میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبِكَ أَدْرَأُ فِيْ نُحُوْرِ الْأَعْدَآءِ وَالْجَبَابِرَةِ

اور آل سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور تیرے ہی برتے پر میں اپنے دشمنوں اور زور آوروں کو دفع کرتا ہوں

اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِالدُّنْيَا وَعَلٰى اٰخِرَتِيْ بِالتَّقْوٰى

اے اللہ میری مدد فرما میرے دین پر بذریعہ دنیا کے اور میری آخرت پر بذریعہ تقویٰ کے

وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا

اور میری حفاظت فرما ان چیزوں سے جو مجھ سے اوجھل ہیں اور پیش نظر امور میں مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ فرما

حَضَرْتُهٗ يَا مَنْ لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ

اے وہ ذات کہ جس کو گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتے اور معافی اس میں نقص نہیں پیدا کر سکتی،

هَبْ لِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ إِنَّكَ أَنْتَ

مجھے وہ (معافی) عطا فرما جو تجھ میں نقص نہیں پیدا کر سکتی اور میرے گناہ معاف کر دے جو تجھے ضرر نہیں پہنچا سکتے بے شک تو

الْوَهَّابُ أَسْئَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّرِزْقًا

بہت دینے والا ہے، میں تجھ سے فوری کشادگی مانگتا ہوں اور صبر جمیل مانگتا ہوں

وَّاسِعًا وَّالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَآءِ وَأَسْئَلُكَ تَمَامَ

اور وسعت والی روزی مانگتا ہوں اور سب بلاؤں سے عافیت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے

الْعَافِيَةِ وَأَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْئَلُكَ الشُّكْرَ

پوری عافیت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے بقاء عافیت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے عافیت پر

عَلَى الْعَافِيَةِ وَأَسْئَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ

شکر گزاری مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ مجھے لوگوں سے بے نیاز کر دے،

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اور نہ زور ہے نہ طاقت مگر اللہ برتر و باعظمت سے

(50) يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ

اے میرے رب اے میرے رب اے میرے رب

(50) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ چار مرتبہ يَا رَبِّ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، حدیث 7273، صفحہ 179، ج 10)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

چھٹی منزل بروز جمعرات

① اَللّٰهُمَّ يَا كَبِيْرُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا مَنْ لَّا شَرِيْكَ لَهٗ

اے اللہ اے بڑائی والے، اے سننے والے، اے دیکھنے والے، اے وہ ذات جس کا نہ کوئی شریک ہے

وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ وَيَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيْرِ

اور نہ ہی کوئی وزیر، اور اے سورج اور روشن چاند کے پیدا کرنے والے

وَيَا عِصْمَةَ الْبَآئِسِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيْرِ وَيَا رَازِقَ

اور اے محتاج و خوف زدہ فریادی کی حفاظت کرنے والے، اور اے ننھے بچے کو

الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ وَيَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ أَدْعُوْكَ

روزی دینے والے اور اے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جوڑنے والے، میں تجھے

دُعَآءَ الْبَآئِسِ الْفَقِيْرِ كَدُعَآءِ الْمُضْطَرِّ الضَّرِيْرِ

محتاج فقیر کی طرح پکارتا ہوں، ایسے شخص کے جیسا پکارنا جو بے کس ہو اور آفت میں مبتلا ہو،

أَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ

میں تجھ سے اس عزت کے طفیل مانگتا ہوں جو تیرے عرش کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور رحمت کی ان کنجیوں کے وسیلے سے مانگتا ہوں

① یہ دعا مسند فردوس میں بروایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ مذکور ہے۔ (الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 1996، صفحہ نمبر 489، جلد نمبر 1)

مِنْ كِتَابِكَ وَبِالْاَسْمَآءِ الثَّمَانِيَةِ الْمَكْتُوْبَةِ عَلٰى قَرْنِ

جو تیری کتاب میں ہیں، اور ان آٹھ ناموں کے طفیل جو رخ آفتاب پر لکھے ہوئے ہیں،

الشَّمْسِ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَآءَ حُزْنِيْ

کہ قرآن کو میرے دل کی بہار کر دے اور میرے غم کے دور ہونے کا ذریعہ بنا دے،

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا (یہاں جو مانگنا چاہے مانگے)

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں عطا فرما

(2) يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ وَّيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيْدٍ وَّيَا قَرِيْبًا

اے ہر تن تنہا کے غمگسار ، اور اے ہر اکیلے کے ساتھی،اور اے قریب

غَيْرَ بَعِيْدٍ وَّيَا شَاهِدًا غَيْرَ غَآئِبٍ وَّيَا غَالِبًا غَيْرَ

جو دور نہیں ہے ، اور اے موجود جو اوجھل نہیں ہے،اور اے غالب

مَغْلُوْبٍ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

جو مغلوب نہیں اور اے حی اے قیوم اے جلال و اکرام والے

(2) یہ دعا ایک طویل دعا کا حصہ ہے جو القول البدیع میں مذکور ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرنی ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اٰمَنَ الرَّسُوْلُ (سورۂ بقرہ کا آخری رکوع) پڑھے پھر تشہد اور سلام کے بعد ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ وَّيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيْدٍ وَّيَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ وَّيَا شَاهِدًا غَيْرَ غَآئِبٍ وَّيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّأَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا تو اس کی وہ ضرورت اور حاجت پوری کردی جائے گی۔ (القول البدیع، ص432، ط مؤسسة الريان)

③ يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا زَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اے آسمان اور زمین کے نور ، اے آسمان و زمین کی زینت،

يَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ

اے آسمان و زمین کے حاکم ، اے آسمان و زمین کے ستون

وَالْاَرْضِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا قَيَّامَ

اے آسمان و زمین کے موجد ، اے آسمان و زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ

کے ناظم ، اے صاحب جلال اور صاحب اکرام ، اے فریادیوں کی

الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَمُنْتَهَى الْعَآئِذِيْنَ وَالْمُفَرِّجَ عَنِ

داد رسی کرنے والے اور پناہ مانگنے والوں کے منتہیٰ ، اور بے چینوں کی

الْمَكْرُوْبِيْنَ وَالْمُرَوِّحَ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ وَمُجِيْبَ دُعَآءِ

بے چینی رفع کرنے والے ، اور غم زدوں کو راحت بخشنے والے ، اور بے قراروں کی دعا کو

الْمُضْطَرِّيْنَ وَيَا كَاشِفَ الْكُرَبِ يَا إِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ

قبول کرنے والے، اور اے کلفتوں کو دور کرنے والے ، اے تمام جہانوں کے معبود،

وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مَنْزُوْلٌ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ

اور اے ارحم الراحمین ، تیرے سامنے ہی تمام حاجتیں پیش کی جاتی ہیں

③ کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد میں آپ سے زیادہ اپنے نزدیک محبوب کسی نبی کی طرف نہیں بھیجا گیا کیا میں آپ کو اللہ کے ناموں میں سے وہ نام نہ بتلاؤں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ ہیں......

(4) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَمِّ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ

اے اللہ میں فکر کی موت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور غم کی موت سے

مَّوْتِ الْغَمِّ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ

تیری پناہ مانگتا ہوں اور بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ بری ہم خواب ہے

وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

اور خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ بری خصلت ہے

(5) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ

اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا دے،

عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِيْ

اور میرے ظاہر کو بھی اچھا بنا دے اے اللہ میں تجھ سے وہ تمام اچھی چیزیں مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو دیتا ہے،

النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ ضَآلٍّ وَّلَا مُضِلٍّ

مال اور اہل اور اولاد میں سے اس طرح کہ نہ خود گمراہ ہوجاؤں اور نہ کسی کو گمراہ کروں

(6) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُنْتَخَبِيْنَ الْغُرِّ

اے اللہ مجھے اپنے منتخب بندوں میں سے بنا جن کے چہرے

(بقیہ حاشیہ) کہ ان کے ذریعے دعا مانگی جائے آپ یہ کلمات کہیں۔ (المعجم الاوسط، حدیث 145، صفحہ 180، جلد 1)

① یہ دعا ایک طویل دعا کا حصہ ہے جسے صاحب کنز العمال نے بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرمایا ہے، مکمل دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْغَمِّ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَرَمِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَدْمِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ (کنز العمال، حدیث نمبر 3775، صفحہ نمبر 205، جلد نمبر 2)

② حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی۔ (الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3586، صفحہ 563)

③ وفد عبدالقیس والے (یہ وہ وفد ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کئی بار حاضر ہوا) کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو.....

الْمُحَجَّلِينَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِينَ

اور اعضاء روشن ہوں گے اور جو مقبول مہمان ہوں گے

⑦ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں جانتے بوجھتے تیرے ساتھ شرک کروں

وَّأَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهٖ

اور جو میں نہیں جانتا اس کے بارے میں استغفار کرتا ہوں

⑧ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ

اے اللہ میں تیری کریم ذات کی اور تیرے عظیم نام کی

مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ

کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں

(بقیہ حاشیہ) یہ دعا مانگتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! عِبَادِكَ الْمُنْتَخَبِيْنَ (اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں) سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں پھر انہوں نے کہا کہ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعضاء وضو (قیامت کے دن) چمک رہے ہوں گے پھر انہوں نے کہا کہ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِيْنَ سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس امت کی وہ جماعت ہے جو اپنے نبی کے ساتھ وفد بنا کر اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 17832، صفحہ نمبر 368، جلد نمبر 29)

⑦ یہ دعا معمولی فرق کے ساتھ اس روایت میں مذکور ہے: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! یقیناً شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی پوشیدہ ہو کر آتا ہے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے علاوہ بھی شرک ہوتا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً شرک چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ طریقے سے داخل ہو جاتا ہے، کیا میں تیری رہنمائی ایسے کلمات کی طرف نہ کروں کہ جب تم وہ کہہ لو تو چھوٹا بڑا تمام شرک تجھ سے ختم ہو جائے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ کہو۔ (الادب المفرد، باب فضل الدعاء، حدیث نمبر 716، صفحہ نمبر 250)

⑧ الجامع الصغیر میں بروایت حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما اس دعا کو ذکر فرمایا ہے البتہ الجامع الصغیر میں مذکور دعا میں وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ کی بجائے وَاسْمِكَ الْعَظِيْمِ ہے۔ (الجامع الصغیر، حدیث نمبر 1542، صفحہ نمبر 96)

9 اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى أَرْشَدِ أَمْرِيْ

اے اللہ، مجھے اپنے نفس کے شر سے بچا اور مجھے درست معاملے پر رہنے میں پختگی عطا فرما۔

10 اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ

اے اللہ مجھے پلک جھپکنے بھر بھی میرے نفس کے حوالے مت کرنا اور مجھ سے وہ اچھی چیز

مِنِّيْ صَالِحَ مَا أَعْطَيْتَنِيْ فَإِنَّهٗ لَا نَازِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ

جو مجھے عطا فرما چکا ہے مت چھین، کیونکہ جو چیز تُو نے عطا فرمائی ہے وہ کوئی نہیں چھین سکتا

وَلَا يَعْصِمُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اور تونگر کو تجھ سے تونگری نہیں بچا سکتی

11 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ غِنَى الْأَهْلِ وَالْمَوْلٰى وَأَعُوْذُبِكَ

اے اللہ میں تجھ سے اہل و عیال کی تونگری مانگتا ہوں اور میں ایسے رشتے ناطے کی

(۹) حضرت حصین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد آپ سے زیادہ تو عبدالمطلب اپنی قوم کا خیر خواہ تھا، وہ اپنی قوم کو کلیجے اور کوہان (یعنی اونٹ) کھلاتا تھا، اور تم ان کا نحر (ہلاک) کر رہے ہو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے جواب میں جو کچھ کہنا تھا کہا (اسلام کی دعوت دی)، تو حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ مجھے کیا کہنے کا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمات کہو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ چلے گئے اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میں آپ کے پاس آیا تھا اور آپ نے مجھے مذکورہ بالا کلمات کہنے کی تلقین کی تھی، تو اب میں کیا کہا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ کلمات کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ (مسند احمد، حدیث نمبر 19992، صفحہ نمبر 197، جلد نمبر 33)

(۱۱) مسند فردوس میں بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ دعا کچھ الفاظ کے فرق اور اضافے کے ساتھ منقول ہے: اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ مِنِّيْ صَالِحَ مَا أَعْطَيْتَنِيْ فَإِنَّهٗ لَا نَازِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَعْصِمُ ذُو الْجَدِّ مِنْكَ (الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 2008، صفحہ نمبر 492، جلد نمبر 1)

(۰) حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جب (سونے کے لئے) بستر پر جاتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث 4849، صفحہ 131/5) نوٹ: المعجم الکبیر کی روایت میں يَدْعُوْ کی بجائے تَدْعُوْ مذکور ہے۔

منزل بروز جمعرات

أَنْ يَّدْعُوَ عَلَىَّ رَحِمٌ قَطَعْتُهَا

بد دعا سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی میں نے حق تلفی کی ہو

(12) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ

اے اللہ میں تجھ سے ایسا نفس مانگتا ہوں جس کا تجھ پر اطمینان ہو جو تجھ سے ملنے

بِلِقَآئِكَ وَتَرْضٰى بِقَضَآئِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَآئِكَ

پر ایمان لائے اور تیرے فیصلے پر راضی ہو اور تیری عطا پر قانع ہو

(13) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان تمام کے شر سے جو پیٹ کے بل چلتے ہیں

شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى أَرْبَعٍ

اور ان تمام کے شر سے جو دو پاؤں پر چلتے ہیں، اور ان تمام کے شر سے جو چار پاؤں پر چلتے ہیں

(14) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنِ امْرَأَةٍ تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ

اے اللہ میں ایسی عورت (بیوی) سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو بڑھاپے سے پہلے

(۱۲) ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا مانگنے کا حکم دیا۔ (مجمع الزوائد، ح17406، ص287/10)

(۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور تشریف لے جاتے، ایک دن آپ ﷺ قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے، پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنا ایک موزہ پہنا، اچانک ایک سبز پرندہ آیا اور دوسرا موزہ لے کر اونچا اڑا اور پھر اس موزے کو نیچے پھینک دیا تو اس موزے میں سے ایک تیرنے والا سیاہ سانپ نکلا، یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ کرامت ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے میرا اکرام فرمایا اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی۔ (المعجم الاوسط، حدیث نمبر 9307، صفحہ 121، جلد نمبر 9)

(۱۴) کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ دعا رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے تھی۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، باب ما استعاذ منه النبی ﷺ، حدیث نمبر 1339، صفحہ نمبر 1425)

الْمَشِيْبِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ وَبَالًا وَّأَعُوْذُ

مجھے بوڑھا کردے اور ایسی اولاد سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے وبال بن جائے، اور میں ایسے

بِكَ مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا وَّأَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَاحِبِ

مال سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے عذاب بن جائے اور میں ایسے مکار دوست سے تیری پناہ چاہتا ہوں

خَدِيْعَةٍ إِنْ رَّاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَإِنْ رَّاٰى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا

کہ اگر وہ مجھ میں کوئی خوبی دیکھے تو اسے مٹی میں ملا دے اور اگر مجھ میں کوئی برائی دیکھے تو اس کا ڈھنڈورا پیٹے

(15) اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ

اے اللہ! تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے

مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ

سو میری معذرت قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے سو مجھے وہ عطا فرما جو میں نے سوال کیا اور تو جانتا ہے جو کچھ

نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا يُّبَاشِرُ

میرے دل میں ہے سو میرے گناہ بخش دے۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو میرے قلب میں

قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ إِلَّا مَا

جاگزیں ہوجائے اور ایسا یقین صادق کہ میں جان لوں کہ مجھے وہی کچھ پہنچتا ہے جو تو نے

كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

میری تقدیر میں لکھ دیا اور جو تو نے میرے لئے تقسیم فرما دیا ہے میں اس پر راضی ہو جاؤں بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے

(15) کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم (علیہ السلام) کو زمین پر اتارا تو وہ کھڑے ہوئے اور کعبہ شریف پر آئے اور دو رکعت نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ نے (اس مقام پر) ان کو یہ دعا الہام فرمائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی،........

(16) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَّعَ دَوَامِكَ وَلَكَ

اے اللہ تیرے ہی لئے ایسی حمد ہے جو تیرے دوام کے ساتھ قائم ودائم رہے

الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا

اور تیرے ہی لئے ایسی حمد ہے جو تیری ہمیشگی کے ساتھ ہمیشہ رہے اور تیرے ہی لئے ایسی حمد ہے جس کی

لَّا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَآئِمًا

تیری مشیت کے بغیر انتہاء نہیں اور تیرے ہی لئے ایسی دائمی حمد ہے

لَّا يُرِيْدُ قَآئِلُهٗ إِلَّا رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ كُلِّ

جس کا قائل صرف تیری خوشنودی کا ارادہ کرتا ہے، اور تیرے ہی لئے حمد ہے

طَرْفَةِ عَيْنٍ وَّتَنَفُّسِ كُلِّ نَفَسٍ

ہر پلک جھپکنے اور ہر ہر سانس لینے کے وقت

(17) اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقَلْبِيْ إِلٰى دِيْنِكَ وَاحْفَظْ مِنْ

اے اللہ میرے دل کو اپنے دین کی طرف راغب کردے اور ہمارے پیچھے اپنی رحمت کے ساتھ

(بقیہ حاشیہ) اے آدم میں نے تیری توبہ قبول کرلی اور تیرے گناہ کو معاف کردیا اور جو بھی یہ دعا کرے گا تو اس کے گناہ ضرور معاف کروں گا اور میں اس کی ضرورت اور معاملہ میں کفایت کروں گا اور اس سے شیطان کو روک دوں گا اور اس کے لئے ہر تاجر سے آگے تجارت کروں گا اور دنیا کو اس کی طرف متوجہ کروں گا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہوکر آئے گی، اگرچہ وہ دنیا کا ارادہ نہ کرے۔ (المعجم الاوسط، حدیث نمبر 5974، صفحہ نمبر 117، جلد 6)

(16) علامہ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا دعا کو کچھ اختصار کے ساتھ المعجم الاوسط میں نقل فرمایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا کہ اگر آپ کو یہ بات خوش کرے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی ویسے عبادت کریں جیسے اس کی عبادت کرنے کا حق ہے تو یہ کلمات کہیں۔ (المعجم الاوسط حدیث نمبر 5538، صفحہ نمبر 355، جلد نمبر 5)

(17) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ (مسند ابی یعلی، حدیث نمبر 3485، صفحہ نمبر 202، جلد نمبر 6، مطبوعہ دار الثقافۃ العربیۃ)

وَّرَآءِنَا بِرَحْمَتِكَ

ہماری حفاظت فرما

(18) اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ أَنْ أَزِلَّ وَاهْدِنِيْ أَنْ أَضِلَّ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ مجھے ثابت قدم رکھ تاکہ ڈگمگا نہ جاؤں اور مجھے راستہ دکھا تاکہ بھٹک نہ جاؤں اے اللہ

كَمَا حُلْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَلْبِيْ فَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ

جس طرح تُو میرے اور میرے دل کے درمیان حائل ہے ، تو اسی طرح میرے اور شیطان

الشَّيْطَانِ وَعَمَلِهٖ

اور اس کے کام کے درمیان حائل ہوجا

(19) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ

اے اللہ ہمیں اپنا فضل نصیب فرما اور ہمیں اپنی روزی سے محروم نہ فرما

وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَآئَنَا فِيْ أَنْفُسِنَا

اور ہمیں اس رزق میں برکت دے جو تُو ہمیں دے ، اور ہمارے دلوں کو غنی کر دے،

وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ

اور ہماری رغبت اس چیز میں کر دے جو تیرے پاس ہے

(20) اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ خَلَّاقٌ عَظِيْمٌ إِنَّكَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اے اللہ! تُو خالق کل اور خلاق عظیم ہے تُو سمیع و علیم (سب کچھ سننے والا اور جاننے والا) ہے

(18) عبداللہ بن الہاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے (جامع المسانید والسنن، حدیث 6800، صفحہ 433/5)

(19) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (کنز العمال، حدیث 3801، صفحہ 210/2)

(20) علامہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعا کو بروایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نقل فرمایا ہے۔ (مسند الفردوس.........

إِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ إِنَّكَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

تو غفور و رحیم (بخشنے والا اور نہایت مہربان) ہے، تو عرشِ عظیم کا مالک ہے،

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ الْبَرُّ الْجَوَّادُ الْكَرِيْمُ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ

تو نہایت فیاض اور کریم ہے، (اپنی ان عالی صفات کے صدقہ میں) تو مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحمت فرما،

وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ

اور مجھے عافیت عطا فرما، اور مجھے رزق نصیب فرما، اور میری پردہ پوشی فرما، اور میری شکستگی کو جوڑ دے، اور مجھے عزت و رفعت عطا فرما،

وَاهْدِنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَأَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ

اور مجھے اپنی راہ پر چلا، اور مجھے گمراہی سے بچا، اور مجھے جنت میں داخلہ نصیب فرما اپنی رحمت سے

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے ارحم الراحمین

(21) إِلَيْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنِيْ وَفِيْ نَفْسِيْ لَكَ رَبِّ فَذَلِّلْنِيْ وَفِيْ

اے میرے رب مجھے اپنا محبوب بنائے اور اے میرے رب میرے دل میں اپنی فرمانبرداری ڈال دے

(بقیہ حاشیہ) حدیث 1800، صفحہ 441، جلد 1)۔ **کنز العمال** میں ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے جبیر (جابر کو ازراہ شفقت جبیر پکارا)! یہ گیارہ بکریاں ہیں کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ یہ تمہارے گھر میں ہوں یا وہ کلمات (تمہیں سکھا دوں) جو مجھے جبرئیل (علیہ السلام) نے سکھائے ہیں، جو دنیا اور آخرت کی خیروں کو تمہارے لئے جمع کرنے والے ہیں (یعنی ان کلمات کے پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت کی خیریں عطا فرمائیں گے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یارسول اللہ میں ان کلمات کا محتاج ہوں اور انہیں پسند کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَلَّاقُ الْعَظِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْتَ الْجَوَّادُ الْكَرِيْمُ فَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَاَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ان کلمات کو خود بھی سیکھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ۔ (کنز العمال، حدیث 5111، صفحہ 695، جلد 2)

○ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات ارشاد فرمائے۔ (کنز العمال، حدیث 5087، صفحہ 688/2)

أَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِيْ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَخْلَاقِ فَجَنِّبْنِيْ

اور لوگوں کی نظروں میں مجھے بڑا بنا اور برے اخلاق سے مجھے بچا

(22) اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ سَأَلْتَنَا مِنْ أَنْفُسِنَا مَا لَا نَمْلِكُهُ

اے اللہ تُو نے ہماری ذات سے ان اعمال کو طلب کیا ہے جن پر تیری توفیق کے بغیر ہمارا اختیار نہیں،

إِلَّا بِكَ فَأَعْطِنَا مِنْهَا مَا يُرْضِيْكَ عَنَّا

پس ہمیں وہ عمل عطا فرما جو تجھے ہم سے راضی کر دے

(23) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ إِيْمَانًا دَآئِمًا وَّأَسْئَلُكَ قَلْبًا

اے اللہ میں تجھ سے ہمیشہ رہنے والا ایمان مانگتا ہوں ، اور میں تجھ سے خشوع والا

خَاشِعًا وَّأَسْئَلُكَ يَقِيْنًا صَادِقًا وَّأَسْئَلُكَ دِيْنًا قَيِّمًا

دل مانگتا ہوں ، اور میں تجھ سے سچا یقین مانگتا ہوں ، اور میں تجھ سے سیدھا مذہب مانگتا ہوں

وَّأَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّأَسْئَلُكَ دَوَامَ

اور میں تجھ سے ہر بلا سے عافیت مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے عافیت کا ہمیشہ رہنا

الْعَافِيَةِ وَأَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَأَسْئَلُكَ

مانگتا ہوں ، اور میں تجھ سے عافیت پر شکر گزاری مانگتا ہوں ، اور میں تجھ سے

الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ

لوگوں سے بے نیازی مانگتا ہوں

(22) الجامع الصغیر میں اس دعا کو بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرمایا ہے۔ نوٹ: الجامع الصغیر کی روایت میں اَللّٰهُمَّ فَأَعْطِنَا مِنْهَا مَا يُرْضِيْكَ عَنَّا مذکور ہے۔ (الجامع الصغیر، حدیث نمبر 459 ، صفحہ نمبر 89)

(23) کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ..........

㉔ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ بَطَرِ الْغِنٰی وَمَذَلَّةِ الْفَقْرِ

اے اللہ میں تونگری کے تکبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور افلاس کی ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

یَا مَنْ وَّعَدَ فَوَفٰی وَأَوْعَدَ فَعَفَا اِغْفِرْ لِمَنْ ظَلَمَ وَأَسَآءَ

اے وہ ذات کہ جس نے وعدہ کیا تو پورا کیا اور ڈرایا تو درگزر کیا تو بخش دے اسے جس نے زیادتی کی اور برا کیا،

یَا مَنْ یَّسُرُّهٗ طَاعَتِیْ وَلَا تَضُرُّهٗ مَعْصِیَتِیْ هَبْ لِیْ

اے وہ ذات جسے میری طاعت خوش کرتی ہے اور میری معصیت اسے ضرر نہیں پہنچاتی مجھے وہ نصیب فرما

مَا یَسُرُّكَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ

جو تجھے خوش کرے ، اور وہ بخش دے جو تجھے ضرر نہیں پہنچا سکتا

(بقیہ حاشیہ) ایک دن جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے کہ اتنے میں ابوذر رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو جبرئیل علیہ السلام نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ ابوذر ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اے اللہ کے امین کیا آپ ابوذر کو پہچانتے ہیں؟ تو کہا کہ جی ہاں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ابوذر آسمان والوں میں زمین والوں کی بنسبت زیادہ متعارف ہیں اور یہ اس وجہ سے کہ وہ روزانہ دو مرتبہ ایک دعا مانگتے ہیں اور فرشتوں کو اس دعا سے تعجب ہوتا ہے تو آپ ابوذر کو اپنے پاس بلا کر ان سے پوچھیں۔ آپ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابوذر کیا تم دن میں کوئی دعا دو مرتبہ مانگتے ہو؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان میں وہ دعا مانگتا ہوں اور وہ دعا میں نے کسی سے نہیں سنی بلکہ اللہ نے دس کلمات پر مشتمل وہ دعا میرے دل میں الہام فرمائی، میں روزانہ دو مرتبہ قبلہ رخ ہو کر کچھ تسبیح (سُبْحَانَ اللہ) کچھ تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) اور کچھ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر) کہتا ہوں اور پھر میں ان دس کلمات کے ذریعے دعا مانگتا ہوں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا دَائِمًا وَّاَسْئَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّاَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَسْئَلُكَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُكَ دِیْنًا قَیِّمًا وَّاَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ وَّاَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ وَّاَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے محمد (ﷺ) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی ان کلمات کے ساتھ دعا مانگے گا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ گناہ سمندر کے جھاگ اور زمین کی ریت سے زیادہ ہوں، اور جس کے دل میں یہ دعا ہوگی دو جنتیں اس کی مشتاق ہوں گی (یعنی اس کو دو جنتیں ملیں گی) اور دو فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے اور جنت کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جائیں گے اور فرشتے اعلان کریں گے کہ اے اللہ کے ولی جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہو داخل ہو جاؤ۔ (کنز العمال، حدیث 5055، صفحہ 678/2)

⑱ صاحب مسند فردوس نے یہ دعا کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ بروایت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نقل فرمائی ہے۔ (الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 1871، صفحہ نمبر 460، جلد نمبر 1)

(25) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ فِي الْحَقِّ بَعْدَ

اے اللہ میں حق بات میں یقین حاصل ہونے کے بعد شک پیدا ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں

الْيَقِيْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَأَعُوْذُ بِكَ

اور میں شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں روز جزا

مِنْ شَرِّ يَوْمِ الدِّيْنِ

کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(26) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ إِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ

اے اللہ میں تجھ سے اس گناہ کی معافی چاہتا ہوں جس سے میں نے توبہ کی

عُدْتُّ فِيْهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا أَعْطَيْتُكَ مِنْ نَّفْسِيْ ثُمَّ

اور توبہ کرنے کے بعد پھر میں نے وہ کام کیا، اور تجھ سے اس وعدے کی معافی چاہتا ہوں جس کا میں نے تجھ سے اقرار کیا

لَمْ أُوْفِ لَكَ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِيْ تَقَوَّيْتُ بِهَا

پھر اسے پورا نہ کیا اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں ان انعامات کے متعلق جن سے میں نے تیری معصیت پر

عَلٰى مَعْصِيَتِكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ خَيْرٍ أَرَدْتُّ بِهٖ

قوت حاصل کی، اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں ہر اس نیکی کے متعلق جس میں میری نیت خالص تیری ذات کی تھی

وَجْهَكَ فَخَالَطَنِيْ فِيْهِ مَا لَيْسَ لَكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِيْ

مگر اس میں وہ شے مل گئی جو تیرے لئے نہ تھی (یعنی ریا کاری)، اے اللہ مجھے رسوا نہ کرنا

صاحب کنز العمال نے یہ دعا کچھ فرق اور کمی بیشی کے ساتھ نقل فرمائی ہے۔ (کنز العمال حدیث 3817، ص213/2)

کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہ دعا اس روایت میں مذکور ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ اے میرے ساتھیو! تمہیں کون سی چیز اس بات سے روکتی ہے کہ تم چند مختصر کلمات.......

فَإِنَّكَ بِيْ عَالِمٌ وَّلَا تُعَذِّبْنِيْ فَإِنَّكَ عَلَيَّ قَادِرٌ

کہ تو میرے (ضعف) سے آگاہ ہے اور مجھے عذاب نہ دینا کہ تو مجھ پر (ہر طرح) قادر ہے

(27) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تجھ پر توکل کرتے ہیں تو تو ان کے لئے کافی ہوجاتا ہے

وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهٗ وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ

اور وہ تجھ سے ہدایت مانگتے ہیں تو تو انہیں ہدایت دے دیتا ہے اور وہ تجھ سے مدد مانگتے ہیں تو تو ان کی مدد فرماتا ہے

(28) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِيْ خَشْيَتَكَ وَذِكْرَكَ

اے اللہ میرے دل کے خیالات کو اپنا خوف اور اپنی یاد بنا دے،

وَاجْعَلْ هِمَّتِيْ وَهَوَايَ فِيْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ

اور میری ہمت اور میری خواہش کو اس چیز میں کر دے جو تجھے محبوب و پسند ہو اے اللہ

وَمَا ابْتَلَيْتَنِيْ بِهٖ مِنْ رَّخَاۗءٍ وَّشِدَّةٍ فَمَسِّكْنِيْ بِسُنَّةِ

جس طرح بھی تو میرا امتحان کرے چاہے نرمی کے ذریعے ہو یا سختی کے ذریعے، تو مجھے

الْحَقِّ وَشَرِيْعَةِ الْاِسْلَامِ

طریق حق اور شریعت اسلام پر قائم رکھ

(بقیہ حاشیہ) کے ذریعے اپنے گناہوں سے صفائی حاصل کرلیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ کون سے کلمات ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم وہ کلمات کہا کرو جو میرے بھائی خضر علیہ السلام کہا کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ کیا کلمات ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ یہ کلمات ہیں۔ (کنز العمال، حدیث 5126، صفحہ 2/700)

(27) انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں یہ دعا مانگتے تھے۔ (کنز العمال، حدیث 5106، صفحہ 2/693)

(28) کچھ الفاظ کے تغیر کے ساتھ یہ دعا مسند فردوس میں مذکور ہے۔ (الفردوس بماثور الخطاب، حدیث 1930، صفحہ 474، جلد 1)

(29) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا

اے اللہ میں تجھ سے تمام چیزوں میں کمال نعمت مانگتا ہوں،

وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضَا الْخِيَرَةَ فِيْ

اور ان پر تیرا شکر مانگتا ہوں یہاں تک کہ تو راضی ہوجائے اور راضی ہوجانے کے بعد

جَمِيْعِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الْخِيَرَةُ وَبِجَمِيْعِ مَيْسُوْرِ الْأُمُوْرِ

ان سب چیزوں میں تمام آسان کاموں کا انتخاب فرما، جن میں انتخاب ہوتا ہے،

كُلِّهَا لَا بِمَعْسُوْرِهَا يَا كَرِيْمُ

ان کاموں کا انتخاب نہ فرمانا جو دشوار ہوں اے کریم

(30) اَللّٰهُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا

اے اللہ اے صبح کو پھاڑنے والے (روشن کرنے والے) اور اے رات کو آرام کا وقت بنانے والے

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِيْ

اور اے سورج و چاند کو وقت کا معیار بنانے والے، تو مجھ سے قرض ادا کر دے اور مجھے احتیاج سے

مِنَ الْفَقْرِ وَقَوِّنِيْ عَلَى الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ

غنی کر دے اور مجھے اپنی راہ میں لڑنے کی قوت بخش

(29) حضرت عبدالعزیز بن سلمہ ماجشون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسے شخص نے یہ بات بیان کی ہے جسے میں سچا سمجھتا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 5034، صفحہ 673، جلد 2)

(30) یہ دعا کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ اس روایت میں مذکور ہے: حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دعا رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے تھی۔ (مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الدعاء، من کان یدعو بالغنی، حدیث 29803، صفحہ 101/15)

(31) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ إِلٰى خَلْقِكَ

اے اللہ تیری آزمائش اور تیرا برتاؤ جو تُو اپنی مخلوق کے ساتھ کرے اس پر تیرا شکر ہے،

وَلَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ إِلٰى أَهْلِ بُيُوْتِنَا

اور اے اللہ تیری آزمائش اور تیرا برتاؤ جو تُو ہمارے گھر والوں کے ساتھ کرے اس پر تیرا شکر ہے،

وَلَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ إِلٰى أَنْفُسِنَا خَآصَّةً

اور اے اللہ تیری آزمائش اور تیرا برتاؤ جو تُو خاص ہمارے ساتھ کرے اس پر تیرا شکر ہے،

وَّلَكَ الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا أَكْرَمْتَنَا

اور تیرا شکر ہے اس بات پر کہ تُو نے ہمیں ہدایت دی اور تیرا شکر ہے اس بات پر کہ تُو نے ہمیں عزت بخشی

وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُرْاٰنِ

اور تیرا شکر ہے اس پر کہ تُو نے ہماری پردہ پوشی فرمائی اور تیرا شکر ہے قرآن عطا فرمانے پر

وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْأَهْلِ وَالْمَالِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْمُعَافَاةِ

اور تیرا شکر ہے اہل و مال دینے پر اور تیرا شکر ہے صحت و عافیت (بخشنے) پر

وَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى وَلَكَ الْحَمْدُ إِذَا رَضِيْتَ

اور تیرا شکر ہے یہاں تک کہ تُو راضی ہوجائے اور تیرا شکر ہے جب تُو راضی ہوجائے، اے وہ ذات

يَا أَهْلَ التَّقْوٰى وَأَهْلَ الْمَغْفِرَةِ

جو اس کی اہل ہے کہ اس سے تقویٰ اختیار کیا جائے اور اسی کے شایان شان مغفرت ہے

(31) **کنز العمال** میں بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے وہ دعا مانگتا ہوں جس دعا کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ اہل قباء کے لئے مانگ رہے تھے۔ (وہ دعا یہ ہے)۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 5100، صفحہ نمبر 692، جلد نمبر 2) نوٹ: **کنز العمال** کی روایت میں مذکورہ دعا میں وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا أَكْرَمْتَنَا نہیں ہے۔

(32) اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

اے اللہ مجھے ہر اُس کام کی توفیق دے جو تجھے محبوب اور پسندیدہ ہو قول میں سے اور عمل میں سے

وَالْفِعْلِ وَالنِّیَّةِ وَالْهُدٰی اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور فعل میں سے اور نیت میں سے اور ہدایت میں سے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے

(33) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ

اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے رب! اور اے عظمت والے عرش کے رب!

الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ كُلَّ مُهِمٍّ مِّنْ حَیْثُ شِئْتَ

اے اللہ! تُو ہر مشکل میں میرے لئے کافی ہوجا جس طرح بھی تو چاہے

وَمِنْ اَیْنَ شِئْتَ

اور جہاں سے بھی تُو چاہے

(34) حَسْبِیَ اللّٰهُ لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ

مجھے کافی ہے اللہ میرے دین کے لئے، مجھے کافی ہے اللہ اس کے لئے جو مجھ کو متفکر بنائے، مجھے کافی ہے اللہ

(32) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ دعائیں جن کا مانگنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھا ان میں سے ایک دعا یہ بھی تھی۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، حدیث 1454، صفحہ 14/8) نوٹ: کتاب الدعاء للطبرانی میں وَالْفِعْلِ مذکور نہیں ہے۔

(33) یہ دعا کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ اس روایت میں مذکور ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ بھی یہ دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج و غم کو دور فرما دیتے ہیں۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 3433، صفحہ نمبر 122، جلد نمبر 2)

(34) یہ دعا کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ اس روایت میں مذکور ہے: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مندرجہ ذیل دس کلمات کو فجر کے بعد کہا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کو اپنے حق میں کافی اور ان کلمات پر اجر دیتے ہوئے پائے گا، ان دس کلمات میں سے پانچ دنیا (کی ضرورتوں) کے لئے ہیں اور پانچ آخرت (کی ضرورتوں) کے لئے ہیں۔ نوٹ: مذکورہ روایت میں منقول دعا کے آخر میں عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ہے جبکہ الحزب الاعظم میں مذکور دعا کے آخر میں عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3558، صفحہ 55، جلد 2/ نوادر الاصول حدیث 937، صفحہ 682)

منزل بروز جمعرات

الحزب الاعظم

لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ

اس کے لئے جو مجھ پر زیادتی کرے، مجھے کافی ہے اللہ اس کے لئے جو مجھ سے حسد رکھے، مجھے کافی ہے اللہ اس کے لئے

كَادَنِيْ بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ

جو میرے ساتھ بری چالبازی کرے ، مجھے کافی ہے اللہ موت کے وقت، مجھے کافی ہے اللہ

الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ

قبر میں سوال کے وقت، مجھے کافی ہے اللہ وزن اعمال کے وقت، مجھے کافی ہے اللہ

عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

پل صراط (پر چلنے) کے وقت ، مجھے کافی ہے اللہ، کوئی معبود نہیں سوائے اس کے، اسی پر میرا بھروسہ ہے

وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اور وہ عرش عظیم کا رب ہے

(35) اَللّٰهُمَّ حَبِّبِ الْمَوْتَ إِلٰى مَنْ يَّعْلَمُ أَنَّ سَيِّدَنَا

اے اللہ موت کو اس کے نزدیک محبوب بنا دے جسے یقین ہو کہ سیدنا

مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُكَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے رسول ہیں

(36) اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ رَبٌّ عَظِيْمٌ لَا يَسَعُكَ شَيْءٌ مِّمَّا خَلَقْتَ

اے اللہ تو عظمت والا رب ہے ، تیری پیدا کردہ چیزوں میں سے کوئی بھی چیز تجھے سما نہیں سکتی

(35) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ حَبِّبِ الْمَوْتَ إِلٰى مَنْ يَّعْلَمُ اَنِّيْ رَسُوْلُكَ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر 3457، صفحہ نمبر 338، جلد نمبر 3)

(36) یہ دعا کچھ اضافے کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3782، صفحہ 207، جلد 2)

وَأَنْتَ تَرٰى وَلَا تُرٰى وَأَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَأَنَّ لَكَ

اور تو (سب کو) دیکھتا ہے اور خود دکھائی نہیں دیتا اور تو بلند ترین منظر پر ہے

الْاٰخِرَةَ وَالْأُوْلٰى وَلَكَ الْمَمَاتُ وَالْمَحْيَا وَإِلَيْكَ

اور ہر پچھلا اور اگلا تیرا ہی ہے اور موت اور حیات تیرے ہی قبضہ میں ہے اور تیری ہی طرف

الْمُنْتَهٰى وَالرُّجْعٰى نَعُوْذُبِكَ أَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى

انتہاء اور واپسی ہے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ذلیل اور رسوا ہوں

(37) اَللّٰهُمَّ إِنِّىْٓ أَسْئَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِيْنَ وَنُزُلَ

اے اللہ میں تجھ سے شکر گذاروں کے جیسے ثواب مانگتا ہوں اور اہل قرب کے جیسی

الْمُقَرَّبِيْنَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّيْنَ وَيَقِيْنَ الصِّدِّيْقِيْنَ

ضیافت مانگتا ہوں اور نبیوں کی ہمرکابی مانگتا ہوں اور صدیقین کے جیسا یقین مانگتا ہوں

وَذِلَّةَ الْمُتَّقِيْنَ وَإِخْبَاتَ الْمُوْقِنِيْنَ حَتّٰى تَوَفَّانِىْ عَلٰى

اور پرہیز گاروں کے جیسی تواضع مانگتا ہوں اور اہل یقین کے جیسی انکساری مانگتا ہوں، یہاں تک کہ تو مجھے اسی پر

ذٰلِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

وفات دے اے ارحم الراحمین

(38) اَللّٰهُمَّ إِنِّىْٓ أَسْئَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِقَةِ عَلَىَّ وَبَلَآئِكَ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بطفیل تیری گذشتہ نعمتوں کے جو مجھ پر ہوئیں اور تیری اس بہتر آزمائش

(37) یہ دعا کچھ تقدیم وتاخیر کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (مسند الفردوس، حدیث 1839، صفحہ 453/1)

(38) یہ دعا کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ اس روایت میں مذکور ہے: حضرت ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِغَةِ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتَ بِهَا ....

الْحَسَنِ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي بِهٖ وَفَضْلِكَ الَّذِي فَضَّلْتَ عَلَيَّ

کے طفیل جس سے تو نے مجھے آزمایا ، اور تیرے اس فضل کے طفیل جو مجھ پر فرمایا،

أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِمَنِّكَ وَفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

یہ کہ مجھے جنت میں داخل فرمانا اپنے احسان اور اپنے فضل اور اپنی رحمت سے

(39) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَأَمْرِكَ

اے اللہ میں تجھ سے بحرمت تیری کریم ذات کے اور تیرے باعظمت امر کے

الْعَظِيْمِ أَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ وَالْكُفْرِ وَالْفَقْرِ

سوال کرتا ہوں کہ مجھے آگ اور کفر اور تنگدستی سے پناہ عطا فرما

(40) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْفُجَآءَةِ وَمِنْ لَّدْغَةِ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناگہانی موت سے اور سانپ کے کاٹنے سے

الْحَيَّةِ وَمِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنْ أَنْ

اور درندوں (کے پھاڑنے) اور ڈوب کر مرنے سے اور جل کر مرنے سے اور اس سے کہ

أَخِرَّ عَلٰى شَيْءٍ وَّمِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ

کسی چیز پر گر پڑوں اور لشکر کے فرار کے وقت مارے جانے سے

(بقیہ حاشیہ) عَلَيَّ وَبَلَائِكَ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي وَبِفَضْلِكَ الَّذِي أَفْضَلْتَ عَلَيَّ أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِفَضْلِكَ وَمَنِّكَ وَرَحْمَتِكَ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر 8917، صفحہ نمبر 209، جلد نمبر 9)

(39) یہ دعا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 3785، صفحہ نمبر 207، جلد نمبر 2)

(40) یہ دعا ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے کچھ تقدیم وتاخیر کے ساتھ منقول ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3786، صفحہ 207/2) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سات قسم کی موت سے پناہ مانگا کرتے تھے: ① ناگہانی موت سے، ② سانپ کے ڈسنے سے، ③ درندے کی وجہ سے، ④ ڈوب کر مرنے سے، ⑤ جل کر مرنے سے، ⑥ کسی چیز سے گرنے کی وجہ سے یا کسی چیز کے گرنے کی وجہ سے، ⑦ لشکر کے فرار کے وقت مارے جانے سے۔ (مسند احمد، حدیث 6594، صفحہ 168، جلد 11)

(41) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ اِيْمَانًا دَآئِمًا وَّهُدًى قَيِّمًا

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو دائمی ہو اور ایسی ہدایت جو ٹھیک ٹھیک ہو

وَّعِلْمًا نَافِعًا

اور ایسا علم جو نافع ہو

(42) اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِّفَاجِرٍ عِنْدِيْ نِعْمَةً أُكَافِيْهِ بِهَا

اے اللہ کسی نافرمان کا میرے ذمہ ایسا احسان مت کر جس کا مجھے بدلہ دینا پڑے

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

دنیا اور آخرت میں

(43) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ خُلُقِيْ وَطَيِّبْ لِيْ

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے اخلاق وسیع فرما اور میری کمائی

كَسْبِيْ وَقَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَلَا تُذْهِبْ طَلَبِيْ إِلٰى شَيْءٍ

پاک صاف کر اور جو رزق تو مجھے عطا فرمائے مجھے اس پر قناعت نصیب فرما اور میری طلب اس چیز کی طرف نہ لے جا

صَرَّفْتَهُ عَنِّيْ

جسے تو نے مجھ سے ہٹایا ہو

(۴۱) یہ دعا صاحب کنز العمال نے بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ نقل فرمائی ہے، البتہ کنز العمال کی روایت میں وَّهُدًى قَيِّمًا کی بجائے وَهَدْيًا قَيِّمًا ہے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 3789، صفحہ نمبر 208، جلد نمبر 2)

(۴۲) یہ دعا صاحب کنز العمال نے بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نقل فرمائی ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3810، صفحہ 211/2)

(۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں پانچ ہزار بکریاں دوں یا ایسے پانچ کلمات سکھادوں جس سے تمہارا دین اور تمہاری دنیا دونوں ٹھیک ہوجائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ پانچ ہزار بکریاں تو بہت زیادہ ہیں لیکن آپ مجھے وہ کلمات ہی سکھادیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے۔ (کنز العمال، حدیث 5061، صفحہ 682/2) نوٹ: کنز العمال کی روایت میں وَلَا تُذْهِبْ طَلَبِيْ کی بجائے وَلَا تُذْهِبْ قَلْبِيْ مذکور ہے۔

(44) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے نام کی برکت چاہتا ہوں اپنی جان

وَدِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِيْ وَمَالِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اور اپنے دین پر، اللہ کے نام کی برکت چاہتا ہوں اپنے اہل وعیال اور اپنے مال پر، اللہ کے نام کی برکت چاہتا ہوں ہر اس چیز پر

أَعْطَانِيْ رَبِّيْ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ

جو میرے رب نے مجھے عطا فرمائی ؛ اللہ کے نام کے ساتھ جو سب ناموں میں بہترین ہے ، اللہ کے نام کے ساتھ

الْأَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَآءٌ

جو آسمان و زمین کا رب ہے، اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری ضرر نہیں پہنچا سکتی،

بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے شروع کیا اور اللہ ہی پر بھروسہ کیا اور اللہ ہی اللہ میرا پروردگار ہے

(۱۱) یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی دعا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن وہ حجاج کے پاس آئے تو حجاج نے ان کے سامنے مختلف قسم کے گھوڑے پیش کئے اور پھر کہا کہ اے انس: کیا تم نے اپنے آقا یعنی حضور ﷺ کے پاس ایسے گھوڑے دیکھے تھے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا یقیناً میں نے آپ ﷺ کے پاس اس سے بدرجہا بہتر چیزیں دیکھیں اور میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جن گھوڑوں کی لوگ پرورش کرتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں: ایک شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ حق تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، اس گھوڑے کا پیشاب، لید، گوشت پوست اور خون قیامت کے دن اس کے ترازوئے عمل میں ہوگا اور دوسرا شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ ضرورت کے وقت سواری کیا کرے اور پیدل چلنے کی زحمت سے بچے (یہ نہ ثواب کا مستحق ہے اور نہ عذاب کا) اور تیسرا وہ شخص ہے جو گھوڑے کی پرورش نام اور شہرت کے لئے کرتا ہے اس کا ٹھکانہ دوزخ میں ہے اور اے حجاج: تیرے گھوڑے اسی تیسری قسم میں داخل ہیں۔ حجاج یہ بات سن کر بھڑک اٹھا اور کہنے لگا کہ (اے انس!) تم نے آپ ﷺ کی جو خدمت کی ہے اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا، نیز امیر المومنین عبد الملک بن مروان نے جو خط مجھے تمہاری سفارش اور رعایت کے باب میں لکھا ہے، اس کی پاس داری نہ ہوتی تو نہیں معلوم کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا کر گزرتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں (یعنی تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا) میں چند کلمات کی پناہ میں ہوں (جو میں نے آپ ﷺ سے سنے ہیں) اور ان کلمات کی برکت سے مجھے نہ کسی سلطان کی سطوت سے خوف ہے اور نہ کسی شیطان کے شر سے اندیشہ ہے۔ حجاج اس کلام کی ہیبت سے بے خود اور مبہوت ہوگیا، اور کہنے لگا اے ابوحمزہ! (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت)....

لَا أُشْرِكُ بِهٖ أَحَدًا أَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ
میں کسی کو بھی اس کا شریک نہیں سمجھتا ، اے اللہ میں تجھ سے بحرمت تیرے انعام کے تیری وہ عطا مانگتا ہوں
الَّذِيْ لَا يُعْطِيْهِ غَيْرُكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَا إِلٰهَ
جسے کوئی دوسرا نہیں دے سکتا اور جسے تو پناہ دیدے وہ بڑا زور آور ہے اور تیری حمد وثنا بڑی شاندار ہے اور کوئی معبود نہیں
إِلَّا أَنْتَ اِجْعَلْنِيْ فِيْ عِيَاذِكَ وَجِوَارِكَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ
سوائے تیرے مجھے اپنی پناہ اور اپنی حمایت میں لے لے ہر برائی سے
وَّمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَجِيْرُكَ مِنْ
اور شیطان مردود سے، اے اللہ میں تیری امان چاہتا ہوں
جَمِيْعِ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْتَ وَأَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُنَّ وَأُقَدِّمُ
ہر اس چیز سے جسے تو نے پیدا فرمایا اور ان سے تیری حفاظت میں آتا ہوں،
بَيْنَ يَدَيَّ
اور اپنے پیش پیش رکھتا ہوں

(بقیہ حاشیہ) وہ کلمات مجھے بھی سکھا دیجئے۔ تو فرمایا کہ (تجھے ہرگز نہ سکھاؤں گا) بخدا! تو اس کا اہل نہیں۔ پھر جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو ابان (خادم) آپ کے پاس آئے اور کہا کہ ابوحمزہ! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کہو کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا وہی کلمات سیکھنا چاہتا ہوں جو حجاج نے آپ سے سیکھنا چاہے تھے (مگر آپ نے اسے نہیں سکھائے)۔ فرمایا: ہاں! اللہ کی قسم تو اس کا اہل ہے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس برس خدمت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال اس حالت میں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے راضی تھے، اسی طرح تو نے بھی میری خدمت دس سال کی اور میں دنیا سے اس حالت میں رخصت ہو رہا ہوں کہ میں تجھ سے راضی ہوں، صبح وشام یہ کلمات پڑھا کرو، حق سبحانہ وتعالیٰ تمام آفات سے محفوظ رکھیں گے۔ (کنز العمال حدیث 5021,5022، صفحہ 666-669، جلد 2) نوٹ: دعاء انس رضی اللہ عنہ کے الفاظ مختلف روایات میں مختلف وارد ہوئے ہیں اور اس سے متعلق واقعہ میں روایات کے اختلاف کی وجہ سے کمی بیشی وارد ہوئی ہے، البتہ یہ بات تمام روایات سے ثابت ہے کہ یہ دعا ہر قسم کے خوف، دشمن سے مقابلے اور شیطان اور جملہ آفات سے حفاظت کے لئے مجرب ہے۔...............

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ یکتا ہے اللہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا والد ہے اور نہ ہی کسی کا مولود ہے

وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ

اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے،

مِنۡ أَمَامِيۡ وَمِنۡ خَلۡفِيۡ وَعَنۡ يَّمِيۡنِيۡ وَعَنۡ شِمَالِيۡ وَمِنۡ

بس یہی کہتا ہوں اپنے آگے اور اپنے پیچھے اور اپنے دائیں اور اپنے بائیں

فَوۡقِيۡ وَمِنۡ تَحۡتِيۡ ★

اور اپنے اوپر اور اپنے نیچے

(45) خَلَقۡتَ رَبَّنَا فَسَوَّيۡتَ وَقَدَّرۡتَ رَبَّنَا فَقَضَيۡتَ

اے ہمارے رب تو نے بدرجہ کمال پیدا فرمایا، اے ہمارے رب تو نے تقدیر بنائی پھر اس کے مطابق فیصلہ فرمایا،

وَعَلٰى عَرۡشِكَ اسۡتَوَيۡتَ وَأَمَتَّ فَأَحۡيَيۡتَ وَأَطۡعَمۡتَ

اور اپنے تخت پر متمکن ہوا اور تو نے موت دی پھر تو نے ہی زندہ کر دیا اور کھلایا

★ نوٹ: مِنۡ اَمَامِیۡ کے بعد پوری سورۂ اخلاص مع بسم اللہ پڑھے اسی طرح وَمِنۡ خَلۡفِیۡ کے بعد، اسی طرح وَعَنۡ یَّمِیۡنِیۡ کے بعد، اسی طرح وَعَنۡ شِمَالِیۡ کے بعد، اسی طرح وَمِنۡ فَوۡقِیۡ کے بعد، اسی طرح وَمِنۡ تَحۡتِیۡ کے بعد، یعنی ان چھ کلمات میں سے ہر ایک کے بعد پوری سورۂ اخلاص مع بسم اللہ پڑھے۔

(45) یہ دعا کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3855، صفحہ 223، جلد 2)

فَأَشْبَعْتَ وَأَسْقَيْتَ فَأَرْوَيْتَ وَحَمَلْتَ فِيْ بَرِّكَ

تو شکم سیر کر دیا اور پلایا تو سیراب کر دیا اور اپنی خشکی

وَبَحْرِكَ عَلٰى فُلْكِكَ وَعَلٰى دَوَآبِّكَ وَعَلٰى أَنْعَامِكَ

اور تری میں سوار کیا اپنی کشتیوں پر اور اپنے چوپاؤں پر اور اپنے مویشیوں پر،

فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ وَلِيْجَةً وَّاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ زُلْفٰى

تو میرے لئے اپنے ہاں خصوصی دخل تجویز فرما اور میرے لئے اپنے ہاں تقرب

وَحُسْنَ مَاٰبٍ وَّاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّخَافُ مَقَامَكَ

اور اچھی واپسی مقرر فرما اور مجھے ان میں سے بنا جو تیرے حضور پیشی سے

وَوَعِيْدَكَ وَيَرْجُوْ لِقَآئَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَتُوْبُ إِلَيْكَ

اور تیری وعید سے ڈرتے ہیں؛ اور تیری ملاقات کی امید رکھتے ہیں اور مجھے ان میں سے بنا جو تیرے حضور سچی توبہ کرتے ہیں،

تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَأَسْئَلُكَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّعِلْمًا نَّجِيْحًا

اور میں تجھ سے ایسا عمل مانگتا ہوں جو مقبول ہو اور ایسا علم مانگتا ہوں جو صحیح ہو

وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ

اور ایسی سعی مانگتا ہوں جو قابل قدر ہو اور ایسی تجارت مانگتا ہوں جس میں خسارہ نہ ہو

(46) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُشْهِدُكَ بِمَا شَهِدْتَّ بِهٖ عَلٰى نَفْسِكَ

اے اللہ میں تیرے سامنے اس بات کا اقرار کرتا ہوں جس کی خود تو نے اپنی ذات پر شہادت دی ہے

(46) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ نوٹ: کنز العمال کی روایت میں اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُشْهِدُكَ کی بجائے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُشْهِدُ ہے۔ (کنز العمال، حدیث 4966، صفحہ 641/2)

وَشَهِدَتْ بِهٖ مَلٰٓئِكَتُكَ وَاَنْبِيَآؤُكَ وَأُولُوا الْعِلْمِ

اور تیرے فرشتوں نے اس کی شہادت دی ہے اور تیرے نبیوں اور اہل علم نے اس کی شہادت دی ہے

وَمَنْ لَّمْ يَشْهَدْ بِمَا شَهِدْتَّ بِهٖ فَاكْتُبْ شَهَادَتِيْ مَكَانَ

اور جن لوگوں نے اس کی شہادت نہیں دی جس کی تونے شہادت دی ہے تو تو میری شہادت

شَهَادَتِهٖ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

اس کی شہادت کی جگہ لکھ دے، تیرا نام سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے تو با برکت ہے

يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ فِكَاكَ

اے صاحب جلال و اکرام ، اے اللہ میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں

رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ

کہ میری گردن کو آگ (جہنم) سے چھٹکارا عطا فرما۔

(47) اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

اے اللہ موت کی سختیوں اور موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما

وَاٰخِرُ دُعَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری دعا یہ تھی

(48) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

اے اللہ! میری مغفرت فرما مجھ پر رحم کر اور مجھ کو اچھے رفیقوں (فرشتوں اور پیغمبروں) کے ساتھ ملا دے

(47) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا سہارا لیے ہوئے تھے (مرض الموت میں) اور یہ کلمات ارشاد فرما رہے تھے۔ (الصحیح للبخاری، کتاب المرضی، باب نهی تمنی المریض الموت، حدیث نمبر 5350، صفحہ نمبر 2147)

(48) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سکرات کے عالم میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم......

(49) سُبۡحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ وَسَلَامٌ عَلَى

پاک ہے تیرا رب جو عزت والا ہے ہر اس برائی سے جو یہ بیان کرتے ہیں اور سلامتی ہو

الۡمُرۡسَلِيۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ

رسولوں پر اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے

(بقیہ حاشیہ) کے پاس ایک پیالہ تھا، جس میں پانی تھا، آپ ﷺ پیالے میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے پھر اپنے چہرے مبارک پر ملتے اور یہ کلمات فرماتے۔ (سنن الترمذی، کتاب الجنائز باب ما جاء فی التشدید عند الموت، حدیث 978، صفحہ 177)

(۷۹) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد کہتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهُ لَا شَرِيۡكَ لَهُ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ يُحۡيِيۡ وَيُمِيۡتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعۡطَيۡتَ وَلَا مُعۡطِيَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا يَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡكَ الۡجَدُّ اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ بھی کہتے تھے: سُبۡحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ وَسَلَامٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ (سنن الترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ما یقول اذا سلم الخ، حدیث نمبر 299، صفحہ نمبر 69)۔ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت سند صحیح کے ساتھ نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کے دن اسے بھرپور پیمانے کے ساتھ اجر دیا جائے اسے چاہیئے کہ اپنی مجلس کے آخر میں جب اٹھے تو یہ دعا پڑھے۔ (نتائج الافکار لابن حجر، صفحہ نمبر 306، جلد نمبر 2، مطبوعہ دار ابن کثیر)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ساتویں منزل بروز جمعہ

① خَاتِمَةٌ فِيْ أَلْفَاظِ الصَّلٰوةِ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
یہ کتاب کا اختتامیہ ہے جو خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر بھیجے جانے والے درود کے الفاظ پر مشتمل ہے
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْضَلُهَا مَا وَرَدَ عَقِيْبَ التَّشَهُّدِ
اور ان درود میں سب سے افضل وہ درود ہے جو نماز میں تشہد کے بعد پڑھا جاتا ہے
② اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسی رحمت تو نے
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی بے شک تو حمد و بزرگی کا مستحق ہے

① مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے آخیر میں درود شریف کے مختلف صیغوں (الفاظ) کو ذکر فرمایا ہے اور ساتھ ہی اس بات کی بھی نشاندہی فرمائی ہے کہ سب سے افضل درود شریف درود ابراہیمی ہے جسے ہم نماز میں پڑھتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کیوں نہ تمہیں ایک تحفہ پہنچادوں جو میں نے آپ ﷺ سے سنا تھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمایئے تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ یارسول اللہ! ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (الصحیح للبخاری، کتاب الانبیاء، حدیث 3190، صفحہ 1233)

② حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ پر شمار فرمایا اور فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے ہاتھ پر شمار فرمایا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اسی طرح اللہ تعالی سے ان (مذکورہ بالا) کلمات کو لے کر آیا ہوں۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 107)

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما جیسی برکتیں تو نے

عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی تھیں بے شک تو حمد و بزرگی کا مستحق ہے

اَللّٰھُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ

اور اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما جیسا تو نے

عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحم فرمایا تھا بے شک تو حمد و بزرگی کا مستحق ہے

اَللّٰھُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ

اور اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شفقت فرما جیسی شفقت تو نے

عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر فرمائی تھی بے شک تو حمد و بزرگی کا مستحق ہے

اَللّٰھُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ

اور اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نازل فرما جیسا سلام تو نے

عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا بے شک تو حمد و بزرگی کا مستحق ہے

(3) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهٖ

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی اُمّی پر اور ان کی بیبیوں پر

أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ

جو مسلمانوں کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد اور اہل بیت پر رحمت نازل فرما ، جیسی رحمت تو نے

عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا

نبی اُمّی پر اور آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی بیبیوں پر اور اہل بیت پر برکت نازل فرما

بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ

جیسی برکت تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر دنیا جہان میں نازل فرمائی تھی

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بے شک تو حمد و بزرگی کا مستحق ہے

(4) اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اے اللہ ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایسی مجلس میں اتار جو قیامت کے دن تیرے قریب ہو

(5) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى

اے اللہ! اپنی عنایتیں اور اپنی برکتیں اور اپنی رحمتیں

(3) یہ درود شریف کچھ کمی بیشی کے ساتھ اس روایت میں مذکور ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ اسے پورا پیمانہ بھر کر دیا جائے تو وہ ہم اہل بیت پر جب درود بھیجے تو یوں کہے۔ (سنن ابی داود، حدیث نمبر 982، صفحہ نمبر 123)

(4) حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجے اور یہ دعا مانگے تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 16991، صفحہ نمبر 201، جلد نمبر 28)

(5) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو اچھی طرح بھیجو، تمہیں معلوم نہیں کہ شاید وہ درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جائے، راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ پھر تو آپ ہی ہمیں سکھا دیجئے تو انہوں نے فرمایا کہ کہو:..............

سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ

رسولوں کے سردار، اور متقیوں کے امام اور خاتم النبیین

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما، جو کہ تیرے بندے اور رسول ہیں،

إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ

خیر کے امام اور خیر کے قائد ہیں اور رسول رحمت ہیں، اے اللہ!

ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَّغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُوْنَ

ان کو مقام محمود پر فائز فرما، جس پہ اولین و آخرین رشک کریں گے

6 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى

اے اللہ اپنی عنایتیں اور اپنی برکتیں اور اپنی رحمتیں

(سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَّعَلٰى اٰلِ

ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے آقا

(سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر نازل فرما جیسی عنایتیں اور برکتیں اور رحمتیں تُو نے

(بقیہ حاشیہ) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (ابن ماجہ، باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ح906)

6 یہ درود شریف کچھ تقدیم وتاخیر اور کمی بیشی کے ساتھ اس روایت میں مذکور ہے: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم یہ تو سیکھ چکے کہ ہم آپ پر سلام کس طرح بھیجیں، (اب یہ فرمادیں کہ) ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 22988، صفحہ نمبر 92، جلد نمبر 38)

إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائیں تھیں بے شک تُو ہی حمد و بزرگی کا مستحق ہے

(7) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور ان کو مقام وسیلہ پر پہنچا

الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ

اور جنت کے بلند درجہ پر پہنچا اے اللہ برگزیدہ گروہ میں

مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهٗ وَفِي الْأَعْلَيْنَ ذِكْرَهٗ

ان کی محبت ڈال دے اور مقرب جماعت میں ان کی الفت ڈال دے اور بلند مرتبہ حضرات میں ان کا ذکر کر دے

وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور ان پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں

(8) اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ وَبَارِئَ الْمَسْمُوْكَاتِ وَجَبَّارَ

اے اللہ اے بچھی ہوئی زمینوں کے بچھانے والے اور اے اونچے آسمانوں کے پیدا کرنے والے

(7) یہ درود شریف ایک طویل دعا کا حصہ ہے جسے ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم یہ جان چکے کہ ہم آپ پر سلام کس طرح بھیجیں، (اب یہ فرما دیں کہ) ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهٗ وَفِي الْأَعْلَيْنَ ذِكْرَهٗ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ 106)

(8) کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ درود اس روایت میں مذکور ہے: سلامہ الکندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ ﷺ پر درود بھیجنے کے یہ الفاظ سکھاتے تھے، پھر یہ کلمات ارشاد فرمائے۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ 118)

ساتویں منزل بروز جمعہ

الحزب السابع

الْقُلُوْبِ عَلٰى فِطْرَتِهَا شَقِيِّهَا وَسَعِيْدِهَا اجْعَلْ

اور اے دلوں کو ان کی سرشت پر مجبور کرنے والے، شقی کو بھی اور سعید کو بھی، تو اپنی

شَرَآئِفَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ عَلٰى

اعلیٰ رحمتیں اور ترقی پذیر برکتیں اور کمال شفقت

مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ

سیدنا محمد ﷺ پر نازل فرما جو تیرے بندے اور پیغمبر ہیں گزشتہ سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں

لِمَآ أُغْلِقَ وَالْمُعْلِنِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالدَّامِغِ لِجَيْشَاتِ

اور بند طریقے کو کھولنے والے ہیں اور حق بات سے حق کا اعلان کرنے والے ہیں، اور باطل لشکروں کو

الْأَبَاطِيْلِ كَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ

کچلنے والے ہیں جس طرح بھی مامور کئے گئے پس مستعد ہوگئے تیرے حکم کی وجہ سے تیری طاعت کے لئے

مُسْتَوْفِزًا فِيْ مَرْضَاتِكَ بِغَيْرِ نِكْلٍ عَنْ قَدَمٍ وَّلَا وَهْنٍ

تیری خوشنودی میں جلدی کرنے والے بغیر قدم جھجکائے اور ارادے میں

فِيْ عَزْمٍ وَّاعِيًا لِّوَحْيِكَ حَافِظًا لِّعَهْدِكَ مَاضِيًا عَلٰى

سستی کئے بغیر، تیری وحی کی حفاظت کرتے ہوئے تیرے عہد کو یاد رکھتے ہوئے تیرے حکم کے

نَفَاذِ أَمْرِكَ حَتّٰى أَوْرٰى قَبَسًا لِّقَابِسٍ اٰلَآءُ اللهِ تَصِلُ

نافذ کرنے پر اوقات گزارتے ہوئے یہاں تک کہ روشنی لینے والے کے لئے شعلہ سلگادیا کہ اللہ کی نعمتیں

بِأَهْلِهٖ أَسْبَابَهٗ بِهٖ هُدِيَتِ الْقُلُوْبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ

اس کے اسباب کو اس کے اہل سے ملا دیتی ہیں آپ ہی کے ذریعہ قلوب ہدایت یافتہ ہوئے فتنوں اور گناہوں میں

وَالْإِثْمِ وَأَبْهَجَ مُوْضِحَاتِ الْأَعْلَامِ وَمُنِيْرَاتِ

ڈوب جانے کے بعد اور کھلے نشانات اور اسلامی انوار

الْإِسْلَامِ وَنَآئِرَاتِ الْأَحْكَامِ فَهُوَ أَمِيْنُكَ الْمَأْمُوْنُ

اور چمکتے احکام ظاہر فرمائے پس وہ تیرے معتمد امین

وَخَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ وَشَهِيْدُكَ يَوْمَ الدِّيْنِ

اور تیرے مخفی علم کے خزانچی ہیں اور بروز جزا تیرے گواہ ہیں

وَبَعِيْثُكَ نِعْمَةً وَّرَسُوْلُكَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ

اور تیرے نعمت بن کر بھیجے ہوئے اور تیرے برحق رسول ہیں رحمت بن کر، اے اللہ ان کے لئے

مَفْسَحًا فِيْ عَدْنِكَ وَاجْزِهٖ مُضَاعَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ

اپنی جنت میں جگہ وسیع فرما اور ان کو دوگنی چوگنی خوبیاں

فَضْلِكَ مُهَنَّآتٍ لَّهٗ غَيْرَ مُكَدَّرَاتٍ مِّنْ وُّفُوْرِ ثَوَابِكَ

اپنے فضل سے بطور صلہ عطا فرما جو ان کو مبارک ہوں بلا کدورت ہوں اپنے مخصوص وافر ثواب

الْمَضْنُوْنِ وَجَزِيْلِ عَطَآئِكَ الْمَخْزُوْنِ اَللّٰهُمَّ أَعْلِ عَلٰى

اور اپنے عطاء کثیر کے خزانہ سے، اے اللہ تمام تعمیر کرنے والوں کی

بِنَآءِ الْبَانِيْنَ بِنَآءَهٗ وَأَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْكَ وَنُزُلَهٗ

تعمیروں سے ان کی تعمیر بلند کر اور اپنے دربار میں ان کا مقام بلند فرما اور ان کی مہمانی اچھی کر

وَأَتْمِمْ لَهٗ نُوْرَهٗ وَاجْزِهٖ مِنِ ابْتِعَاثِكَ لَهٗ مَقْبُوْلَ

اور ان کے لئے ان کا نور پورا کردے اور بدلہ دے آپ کو اٹھا کر ان صفات کا

الشَّهَادَةِ وَمَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَّخُطَّةٍ

کہ وقت شہادت ان کی گواہی مقبول ہو اور ان کا ہر قول تیری رضامندی کے مطابق ہو انصاف کی بات کرنے والے ہوں

فَصْلٍ وَّحُجَّةٍ وَّبُرْهَانٍ عَظِيْمٍ

اور فیصلہ کن خصلت اور حجت و عظیم دلیل والے ہوں

⑨ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا سَامِعِيْنَ مُطِيْعِيْنَ وَأَوْلِيَآءَ

اے اللہ ہمیں سننے والا بنا ماننے والا بنا اور اخلاص والے

مُخْلِصِيْنَ وَرُفَقَآءَ مُصَاحِبِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَبْلِغْهُ مِنَّا

اولیاء میں سے بنا اور صحبت کے قابل رفیق بنا اے اللہ ان کو ہماری طرف سے

السَّلَامَ وَارْدُدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلَامَ

سلام پہنچا اور ہم پر ان کی طرف سے جوابی سلام پہنچا

⑩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِ ِۨ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ

اے اللہ ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما ان کے بقدر جنہوں نے

صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ ِۨ

ان پر تیری مخلوق میں سے درود پڑھا اور ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

بعض روایات میں دعا نمبر 8 میں مذکور درود شریف کے آخر میں ان کلمات کا اضافہ ہے۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ 121)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور سلام کیا، آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اس حال میں کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا، آپ ﷺ نے اس شخص کو اپنے پاس بٹھایا، پھر جب اس شخص کا کام ہو گیا اور وہ جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوبکر! یہ ایسا شخص ہے کہ روزانہ روئے زمین کے تمام لوگوں کے اعمال کے بقدر اسے اجر ملتا ہے، میں نے عرض کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص روزانہ صبح مجھ پر ایسا درود شریف پڑھتا ہے جو ساری مخلوق کے درود شریف کے برابر ہے، میں نے عرض کیا کہ وہ کون سا درود شریف ہے تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا درود شریف ارشاد فرمایا۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 3981، صفحہ 266/2)

النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى

جیسا ہمیں چاہئے کہ ان پر دعائے رحمت کریں اور ہمارے نبی

(سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِ ن النَّبِيِّ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جیسا تو نے حکم فرمایا ہے کہ ہم ان پر دعائے رحمت کریں

(11) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ تیری رحمتوں میں سے

صَلَوَاتِكَ شَيْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى

کوئی چیز باقی نہ رہے ، اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما یہاں تک کہ تیری برکتوں میں سے

مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَتّٰى

کوئی چیز باقی نہ رہے اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نازل فرما یہاں تک کہ

لَا يَبْقٰى مِنَ السَّلَامِ شَيْءٌ وَّارْحَمْ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدًا

سلام میں سے کوئی چیز باقی نہ رہے اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما

حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ رَّحْمَتِكَ شَيْءٌ

یہاں تک کہ تیری رحمت میں سے کوئی چیز باقی نہ رہے

⊙ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لائے اور گواہی دی کہ اس شخص نے ان کی اونٹنی چوری کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا، وہ شخص یہ درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلَوَاتِكَ شَيْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ السَّلَامِ شَيْءٌ پڑھتا ہوا واپس پلٹا تو وہ اونٹنی بولنے لگی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ شخص مجھے چرانے سے بری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو واپس بلایا اور اس سے دریافت کیا کہ جب تو پشت پھیر کر لوٹا تو تو نے کیا پڑھا تھا، اس نے وہ الفاظ دہرائے کہ میں نے یہ الفاظ کہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان الفاظ کی وجہ سے فرشتوں کو دیکھا کہ انہوں نے مدینہ کے بازار کو بھر دیا یہاں تک کہ وہ میرے ....

(12) جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ

اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے سیدنا محمد ﷺ کو جزاء عطا فرمائے ایسی جزاء جو ان کے شایان شان ہو

(13) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ

اے اللہ تمام ارواح میں سیدنا محمد ﷺ کی روح پر رحمت نازل فرما

وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ

اور تمام ابدان میں سیدنا محمد ﷺ کے بدن پر رحمت نازل فرما

وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ

اور تمام قبور میں سیدنا محمد ﷺ کی قبر پر رحمت نازل فرما

(14) إِنَّ اللهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوہ بھیجتے ہیں

(بقیہ حاشیہ) اور تیرے درمیان حائل ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو روز قیامت پل صراط پر آئے گا، تو تیرا چہرہ چودہویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، القول عند الدخول علی السلطان، حدیث 055، ص 1291)

(12) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے، تو اس نے ثواب لکھنے والے ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈال دیا، (یعنی ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے رہیں گے)۔ (المعجم الاوسط حدیث نمبر 235، صفحہ نمبر 210، جلد نمبر 1)

(13) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی ارواح میں سے محمد (ﷺ) کی روح پر درود بھیجے، اور اجسام میں سے محمد (ﷺ) کے جسم پر درود بھیجے، اور قبور میں سے محمد (ﷺ) کی قبر پر درود بھیجے، اسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی اور جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی، اسے قیامت کے دن میری زیارت نصیب ہوگی، اور جسے قیامت کے دن میری زیارت نصیب ہوگی، میں اس کے لئے شفاعت کروں گا اور جس کے لئے میں شفاعت کروں گا وہ میرے حوض میں سے پانی پیئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دیں گے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابو القاسم سبتی نے اپنی کتاب الدر المنظم فی المولد المعظم میں نقل فرمایا ہے لیکن میں اس کی اصل سے اب تک واقف نہیں ہوں۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 116)

(14) یہ درود شریف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود سے متعلق روایت ہمیں قاضی عیاض رحمۃ اللہ کی کتاب الشفاء سے بیان کی گئی ہے البتہ میں اس کی اصل سے واقف نہیں۔ (القول البدیع، الباب الاول، ص 121)

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اے ایمان والوں تم بھی ان پر صلوٰۃ و سلام بھیجیو

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ رَبِّىْ وَسَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللهِ الْبَرِّ الرَّحِيْمِ

حاضر ہوں اے اللہ اے میرے رب اور فرمانبردار ہوں اللہ محسن و مہربان کی رحمتیں ہوں

وَالْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

اور مقرب فرشتوں کی طرف سے رحمتیں ہوں اور نبیوں کی طرف سے رحمتیں ہوں اور اہل صدق کی طرف سے رحمتیں ہوں

وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَمَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَّا رَبَّ

اور شہداء و صالحین کی اور جو شے بھی تیری تسبیح پڑھے اس کی رحمتیں ہوں اے پروردگار عالم،

الْعَالَمِيْنَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ خَاتَمِ

سیدنا محمد ﷺ بن عبداللہ پر جو انبیاء علیہم السلام میں سب سے آخر میں آنے والے ہیں

النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ

اور پیغمبروں کے سردار ہیں اور پرہیز گاروں کے امام ہیں

وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ

اور پروردگار عالم کے رسول ہیں شہادت دینے والے ہیں، بشارتیں سنانے والے ہیں، تیرے حکم سے

إِلَيْكَ بِإِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

تیری طرف بلانے والے ہیں روشن چراغ ہیں اور ان پر سلام ہو

(15) اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ ﷺ الْكُبْرٰى

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ کی بڑی شفاعت قبول فرمانا

وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَأَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْأُوْلٰى

اور ان کا مرتبہ عالیہ بلند فرما، اور ان کو ان کی مانگی ہوئی مراد آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی عطا کرنا،

كَمَا اٰتَيْتَ (سَيِّدَنَا) إِبْرَاهِيْمَ وَ(سَيِّدَنَا) مُوْسٰى

جیسی تو نے حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ علیہما السلام کو عطا فرمائی تھی

(16) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا مِنْ أَكْرَمِ عِبَادِكَ عَلَيْكَ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ کو اپنے نزدیک باعتبار احترام اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محترم بنا

كَرَامَةً وَّمِنْ أَرْفَعِهِمْ عِنْدَكَ دَرَجَةً وَّمِنْ أَعْظَمِهِمْ

اور باعتبار مرتبہ سب سے بلند بنا اور باعتبار قدر و منزلت

عِنْدَكَ خَطَرًا وَّمِنْ أَمْكَنِهِمْ عِنْدَكَ شَفَاعَةً اَللّٰهُمَّ

سب میں بڑا بنا اور باعتبار شفاعت اپنے نزدیک سب میں زیادہ قدرت والا بنا، اے اللہ

أَتْبِعْهُ مِنْ أُمَّتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ مَا تَقَرُّ بِهٖ عَيْنُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا خَيْرَ

ان کی امت اور ان کی اولاد میں سے اتنی مقدار ان کے تابع بنا جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں اور ان کو وہ بہترین صلہ دے

مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهٖ وَاجْزِ الْأَنْبِيَآءَ كُلَّهُمْ خَيْرًا

جو تو نے کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے دیا ہو، اور سب نبیوں کو جزاء خیر دے

وَّسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اور تمام پیغمبروں پر سلام ہو اور تمام تعریفیں زیبا ہیں اللہ رب العالمین کو

(۱۵) ابن عباس رضی اللہ عنہما ان الفاظ کے ساتھ آپ ﷺ پر درود پڑھا کرتے تھے۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 122)

(۱۶) یہ درود شریف علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع میں بروایت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرمایا ہے کہ وہ ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھا کرتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَةُ اللّٰهِ وَرِضْوَانُهٗ ......

(17) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا)

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر

مُحَمَّدٍ وَّأَصْحَابِہٖ وَأَوْلَادِہٖ وَأَھْلِ بَیْتِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ

اور ان کے صحابہ پر اور ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیت پر اور ان کے خاندان پر

وَمُحِبِّیْہِ وَأَتْبَاعِہٖ وَأَشْیَاعِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ أَجْمَعِیْنَ

اور ان سے محبت کرنے والوں پر اور ان کی اتباع کرنے والوں پر اور ان کی جماعتوں پر، اور ان کے ساتھ ہم سب پر رحمت نازل فرما،

یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے ارحم الراحمین

(18) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کے بھراؤ کے بقدر

وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ وَبَارِكْ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا

رحمت نازل فرما اور اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کے بھراؤ کے بقدر

(بقیہ حاشیہ) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا مِنْ أَکْرَمِ عِبَادِكَ عَلَیْكَ وَمِنْ أَرْفَعِھِمْ عِنْدَكَ دَرَجَۃً وَّأَعْظَمِھِمْ خَطَرًا وَّأَمْکَنِھِمْ عِنْدَكَ شَفَاعَۃً اَللّٰھُمَّ أَتْبِعْهُ مِنْ أُمَّتِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ مَا تَقَرُّ بِہٖ عَیْنُهٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا خَیْرَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ أُمَّتِہٖ وَاجْزِ الْأَنْبِیَاءَ کُلَّھُمْ خَیْرًا وَّسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 122)

(17) یہ درود شریف علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرمایا ہے کہ وہ ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھا کرتے تھے: (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 122) نوٹ: القول البدیع میں وَأَتْبَاعِہٖ کی بجائے وَتُبَّاعِہٖ مذکور ہے۔

(18) علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت علامہ نمیری اور علامہ ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہما ابوالحسن بن کرخی رحمۃ اللہ علیہ (جو معروف کرخی کے نام سے مشہور رہے) کے طریق سے نقل فرمایا ہے کہ وہ ان (مذکورہ بالا) الفاظ کے ساتھ آپ ﷺ پر درود بھیجا کرتے تھے، القول البدیع میں اس درود کے آخر میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں: وَسَلِّمْ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 123)

وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْيَا

برکت نازل فرما اور اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کے

وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ

بھراؤ کے بقدر رحم فرما

⑲ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ يَا اَللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا جَارَ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اے اللہ، اے رحمن، اے رحیم،

الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا أَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ

اے پناہ مانگنے والوں کی پناہ، اے خوف زدوں کی امان، اے سہارا اس کے جس کا کوئی سہارا نہیں،

لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ

اے آسرا اس کے جس کا کوئی آسرا نہیں، اے ذخیرہ اس کے جس کا کوئی ذخیرہ نہیں،

الضُّعَفَآءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَآءِ يَا مُنْقِذَ

اے ناتوانوں کی پناہ، اے محتاجوں کے خزانے، اے بڑی امید والے،

الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ

اے ہلاک ہونے والوں کے نجات دہندہ، اے ڈوبنے والوں کے بچانے والے، اے محسن، اے اچھے برتاؤ والے، اے منعم،

يَا مُفْضِلُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ أَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ

اے فضل کرنے والے، اے جبار، اے منیر، تو ہی ہے جسے رات کی سیاہی سجدہ کرتی ہے

⑲ کچھ الفاظ کے فرق اور کمی بیشی کے ساتھ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کی اس دعا (مذکورہ بالا) کو نقل فرمایا ہے۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 123)

اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ

اور دن کی چمک سجدہ کرتی ہے اور سورج کی کرن سجدہ کرتی ہےاور چاند کی روشنی سجدہ کرتی ہے

وَخَفِيْقُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ يَا اَللّٰهُ أَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ

اور درخت کی کھڑکھڑاہٹ سجدہ کرتی ہے اور پانی کی سرسراہٹ سجدہ کرتی ہے، اے اللہ تو ہی اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں،

لَكَ أَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اپنے بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ

اور اپنے رسول پر رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر رحمت نازل فرما

(20) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِى

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر رحمت نازل فرما

الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَأِ الْاَعْلٰى إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

اولین میں اور آخرین میں اور ملاء اعلیٰ میں قیامت کے دن تک

(20) ابوالحسن البکری، ابوعمرہ بن زید مدنی اور محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص منہ پر کپڑا باندھے ہوئے تشریف لائے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور بڑی فصاحت کے ساتھ بات کرنے لگے اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَهْلَ الْعِزِّ الشَّامِخِ وَالْكَرَمِ الْبَاذِخِ (سلام ہو تم پر اے بلند عزت اور اکرام والے)، حضور ﷺ نے اسے اپنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان میں بٹھایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس اعرابی کو رشک بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے اسے میرے اور اپنے درمیان میں بٹھایا، حالانکہ سطح زمین پر مجھ سے زیادہ آپ کو کوئی اور محبوب نہیں ہے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے اس کے متعلق بتایا کہ اس نے مجھ پر ایسے الفاظ کے ساتھ درود پڑھا ہے کہ ایسا درود اس سے پہلے کسی نے نہیں پڑھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کیا الفاظ ہیں تاکہ میں بھی ان ہی الفاظ کے ساتھ آپ پر درود بھیجوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر وہ ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھتا ہے، اور پھر مذکورہ بالا کلمات ارشاد فرمائے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یارسول اللہ اس درود شریف کا ثواب کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر تم نے ایسے ثواب کے بارے میں پوچھا ہے جس کو میں شمار کے احاطے میں نہیں لا سکتا، اگر تمام سمندر سیاہی...

(21) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا

اے اللہ تو سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر رحمت بھیج

مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایسی رحمت جو تجھے پسند ہو اور جس سے تو راضی ہوجائے

(22) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَيِّدِنَا)

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر وہ رحمت نازل فرما

مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ أَدَآءً وَّأَعْطِهِ

جو تیرے لئے سبب رضا ہو اور ان کے حق کے لئے ادائیگی کا سبب ہو

الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا

اور ان کو وسیلہ اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو ہماری طرف سے وہ صلہ دے

مَا هُوَ أَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ

جس کے وہ مستحق ہیں اور ان کو ہماری طرف سے وہ جزا دے جو بہترین جزا تو نے کسی نبی کو

(بقیہ حاشیہ) اور تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام فرشتے اس کا ثواب لکھنے بیٹھ جائیں تو سیاہی ختم ہوجائے گی اور قلم ٹوٹ جائیں گے مگر پھر بھی فرشتے اس کے ثواب کو مکمل نہیں لکھ پائیں گے۔ القول البدیع میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابو الفرج نے اپنی کتاب المطرب میں روایت کیا ہے اور یہ روایت منکر بلکہ موضوع ہے۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 124)

(21) علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن سبع نے شفاء میں اور شرف المصطفیٰ ﷺ میں روایت کیا ہے جس کی سند سے میں واقف نہیں ہوں کہ آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی شخص نہیں بیٹھتا تھا، آپ ﷺ نے ایک روز ایک شخص کو اپنے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھایا، صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس پر تعجب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص مجھ پر ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ (القول البدیع للامام السخاوی الباب الاول، ص125)

(22) علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن ابی عاصمؒ سے ایسی سند کے ساتھ جس سے میں واقف نہیں ہوں مرفوعاً روایت کیا گیا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ پڑھے تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ 125) نوٹ: الحزب الاعظم اور القول البدیع کے کچھ الفاظ میں فرق اور کمی بیشی ہے۔

أُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيّٖنَ

اس کی امت کی طرف سے دی ہو اور ان کے سب برادران انبیاء علیہم السلام

وَالصَّالِحِيْنَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور صالحین پر اپنی رحمت نازل فرما اے ارحم الراحمین

(23) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِيْنَ وَصَلِّ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اگلوں میں

عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْأٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا)

اور سیدنا محمد ﷺ پر پچھلوں میں رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيّٖنَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي

نبیوں میں اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَإِ الْأَعْلٰى

پیغمبروں میں اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما ملاء اعلیٰ میں

إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَتّٰى

تا روز جزا اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اتنی رحمت نازل فرما کہ تو راضی ہوجائے

تَرْضٰى وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ بَعْدَ الرِّضٰى وَصَلِّ

اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما رضا کے بعد بھی

(23) حضرت زین العابدین بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ اپنے نانا ﷺ پر ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں اس کی سند سے واقف نہیں ہوں۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 127) نوٹ: الحزب الاعظم اور القول البدیع میں مذکور درود شریف کے کچھ الفاظ میں فرق اور کمی بیشی ہے۔

عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ أَبَدًا أَبَدًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا)

اور سیدنا محمد ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ رحمت نازل فرما ؛ اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا)

جیسے کہ تو نے ان پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا)

جیسے تجھے پسند ہے کہ آپ پر درود پڑھا جائے اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

مُحَمَّدٍ كَمَا أَرَدْتَّ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

جیسے تو چاہتا ہے کہ ان پر درود بھیجا جائے اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر

(سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا)

اپنی مخلوق کے بقدر رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر

مُحَمَّدٍ رِّضَآءَ نَفْسِكَ وَصَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ زِنَةَ

اپنی ذات کی رضا کے موافق رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر اپنے عرش کے ہم وزن

عَرْشِكَ وَصَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ الَّتِيْ

رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر اپنے کلمات کی تعداد کے بقدر جو ختم نہ ہوں گے

لَا تَنْفَدُ اَللّٰهُمَّ وَأَعْطِ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ

رحمت نازل فرما اے اللہ سیدنا محمد ﷺ کو وسیلہ

وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ

اور فضل اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما، اے اللہ ان کی دلیل کو معظم بنا

بُرْهَانَهٗ وَأَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَأَبْلِغْهُ مَأْمُوْلَهٗ فِيْ أَهْلِ بَيْتِهٖ

اور ان کی دلیل کو واضح فرما اور ان کو ان کی مراد تک پہنچا ان کے اہل بیت

وَأُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَأْفَتَكَ

اور امت کے بارے میں، اے اللہ اپنی رحمتیں اور برکات اور شفقتیں

وَرَحْمَتَكَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَعَلٰى

اور رحمت سیدنا محمد ﷺ اپنے محبوب اور اپنے برگزیدہ (بندہ) پر

أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

اور ان کے اہل بیت پر جو پاک صاف ہیں نازل فرما اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر

(سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ بِأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ

وہ بہترین رحمت نازل فرما جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی پر نازل کی ہو

وَبَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِثْلَ ذٰلِكَ وَارْحَمْ

اور سیدنا محمد ﷺ پر اسی قدر برکت نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر

(سَيِّدَنَا) مُحَمَّدًا مِثْلَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا)

اسی قدر رحم فرما اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر

مُحَمَّدٍ فِي اللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي

رات میں رحمت نازل فرما جبکہ اندھیرا چھا جائے اور سیدنا محمد ﷺ پر دن میں رحمت نازل فرما

النَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْأٰخِرَةِ

جب کہ وہ روشن ہوجائے اور سیدنا محمد ﷺ پر آخرت میں اور دنیا میں رحمت نازل فرما

وَالْأُوْلٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ ۣ الصَّلٰوةَ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت کاملہ نازل فرما

التَّآمَّةَ وَبَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ ۣ الْبَرَكَةَ التَّآمَّةَ

اور سیدنا محمد ﷺ پر برکت کامل نازل فرما

وَسَلِّمْ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ ۣ السَّلَامَ التَّآمَّ اَللّٰهُمَّ

اور سیدنا محمد ﷺ پر سلام کامل نازل فرما

صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَآئِدِ الْخَيْرِ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو خوبی کے پیشوا اور بھلائی کے سپہ سالار

وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ أَبَدَ

اور رحمت کے پیغمبر ہیں اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ رحمت نازل فرما

الْأٰبِدِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ دَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

اور سیدنا محمد ﷺ پر ابد الآباد تک رحمت نازل فرما اے اللہ

عَلٰى مُحَمَّدٍ ۣ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْأَبْطَحِيِّ

سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو نبی امّی ہیں قریشی ہیں، ہاشمی ہیں: بطحاء مکہ

التِّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْهِرَاوَةِ وَالْجِهَادِ

اور تہامہ (مکہ) کے رہنے والے ہیں، مکی ہیں، تاج و عصا والے ہیں اور جہاد

وَالْكَرَامَةِ وَالْمَغْنَمِ وَالْمَقْسَمِ صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْمَيْرِ

اور بزرگی والے ہیں اور غنیمت و تقسیم والے ہیں، خیر و منفعت والے ہیں

صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا وَالْأٰيَاتِ الْمُعْجِزَاتِ

لشکروں والے عطاؤں والے ہیں اور کھلے معجزات والے ہیں

وَالْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَالْمَقَامِ الْمَشْهُوْدِ وَالْحَوْضِ

اور واضح علامتوں والے ہیں اور مقام مشہود والے ہیں اور حوض کوثر والے ہیں

الْمَوْرُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ وَالسُّجُوْدِ لِلرَّبِّ الْمَحْمُوْدِ اَللّٰهُمَّ

اور شفاعت کرنے والے ہیں اور رب محمود کو سجدہ کرنے والے ہیں اے اللہ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

سیدنا محمد ﷺ پر ان تمام کے بقدر رحمت نازل فرما جنہوں نے ان پر درود پڑھا اور سیدنا محمد ﷺ پر

مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

ان تمام کے بقدر رحمت نازل فرما جنہوں نے ان پر درود نہیں پڑھا

(21) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﷺ الَّذِيْ أَشْرَقَتْ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جن کے نور سے سب تاریکیاں

بِنُوْرِهِ الظُّلَمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﷺ

منور ہوگئیں اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّكُلِّ الْأُمَمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

جو تمام امتوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

(21) امام فاکہانی فرماتے ہیں کہ مجھے ان الفاظ کا پڑھنا الہام کیا گیا، پھر ایک جماعت نے اس درود شریف کو لکھ کر یاد کرلیا، مجھے خبر ملی کہ بعض طلباء جو ہمارے مالکی ساتھیوں میں سے تھے نے خواب میں دیکھا کہ وہ منبر رسول ﷺ پر ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھ رہے ہیں، الحمدللہ۔ (القول البدیع، الباب الاول، ص 129) نوٹ: القول البدیع میں مذکور درود کے کچھ الفاظ میں تغیر اور کمی بیشی ہے۔

مُحَمَّدِ ﷺ الْمُخْتَارِ لِلسِّيَادَةِ وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ

جو لوح و قلم کی پیدائش سے پہلے ہی سرداری اور رسالت کے منتخب کئے گئے

وَالْقَلَمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﷺ الْمَوْصُوفِ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو بزرگ ترین اخلاق

بِأَفْضَلِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

اور فضائل کے ساتھ موصوف ہیں اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

مُحَمَّدِ ﷺ الْمَخْصُوصِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَخَوَاصِّ الْحِكَمِ

جو جامع کلمات اور خصوصی حکمتوں کے ساتھ مخصوص ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِ ﷺ الَّذِي كَانَ لَا تُنْتَهَكُ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جن کی مجلسوں میں حرمتوں کا

فِي مَجَالِسِهِ الْحُرُمُ وَلَا يُغْضِي عَنْ مَّنْ ظَلَمَ اَللّٰهُمَّ

ہتک نہیں ہوسکتا تھا اور وہ ظلم سے چشم پوشی نہیں فرماتے تھے اے اللہ

صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِ ﷺ الَّذِي كَانَ إِذَا مَشٰى تُظِلُّهُ

سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما کہ وہ جب چلتے تھے تو ان پر

الْغَمَامَةُ حَيْثُ مَا يَمَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا)

ابر سایہ کیا کرتا تھا جہاں کا بھی قصد فرماتے اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

مُحَمَّدِ ﷺ الَّذِي انْشَقَّ لَهُ الْقَمَرُ وَكَلَّمَهُ الْحَجَرُ وَأَقَرَّ

جن کی خاطر چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور ان سے پتھر نے باتیں کی

اور ان کے رسول ہونے کا پختہ اقرار کیا اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

الَّذِیْ أَثْنٰی عَلَیْہِ رَبُّ الْعِزَّۃِ رِضًا فِیْ سَالِفِ الْقِدَمِ

جن کی رب العزت نے از روئے خوشنودی قدیم اسلاف میں مدح فرمائی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ ﷺ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جن پر

رَبُّنَا فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ وَأَمَرَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَیُسَلَّمَ

ہمارے رب نے اپنی محکم کتاب (قرآن مجید) میں صلوۃ بھیجی اور حکم فرمایا کہ ان پر صلوٰۃ و سلام پڑھا جائے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَأَزْوَاجِہٖ مَا انْھَلَّتِ

اور اللہ ان پر اور ان کی اولاد پر اور ان کے صحابہ پر اور ان کی بیبیوں پر رحمت نازل فرمائے جب تک بارشیں

الدِّیَمُ وَمَا جُرَّتْ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ أَذْیَالُ الْکَرَمِ

برستی رہیں اور خطاء کاروں پر دامان کرم دراز ہوتے رہیں

وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَّشَرَّفَ وَ کَرَّمَ

اور اللہ ان کو سلامتی اور عزت اور شرف بخشے

(25) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما کہ جن کا نور سب مخلوق سے پہلے ہے

(25) **القول البدیع** میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک درود شریف سے واقف ہوا جس کے بارے میں ہمارے بعض معتمد شیوخ نے افادہ فرمایا کہ اس کا ایک قصہ ہے جس کا مقتضاء یہ ہے کہ اس درود شریف (مذکورہ بالا) کا ایک مرتبہ پڑھنا دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر اجر کا باعث ہے۔ (القول البدیع ، الباب الاول ، ص 130)

وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ مَّضٰى مِنْ خَلْقِكَ

اور تمام عالموں کے لئے ان کا ظہور رحمت ہے ، اپنی اس مخلوق کے بقدر جو گزر چکی

وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ

اور جو ان میں سے باقی ہے اور جو ان میں نیک ہوا اور جو ان میں بد ہوا ، ایسی رحمت جو شمار کو

الْعَدَّ وَتُحِيْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَّا غَايَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَآءَ

حاوی ہوجائے اور انتہاء کو محیط ہوجائے ایسی رحمت کہ جس کی نہ غایت ہو اور نہ ہی انتہا ہو،

وَلَا أَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَآءَ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلٰى

اور نہ اس کی حد ہو اور نہ ہی اختتام ہو، ایسی رحمت کہ جو تیرے دوام کے ساتھ دائمی ہو،

اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ كَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

اور ان کی آل و صحابہ پر بھی ایسی ہی رحمت نازل فرما اور ہم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں

(26) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور رحمت نازل فرما

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

مؤمن مردوں پر اور مؤمن عورتوں پر، اور مسلمان مردوں پر اور مسلمان عورتوں پر

(26) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص بھی حلال کمائی کرے اور اس میں سے خود کھالے اور خود پہن لے وہ بھی اس کے لئے صدقہ کی حیثیت رکھتا ہے (یعنی اس پر بھی اسے صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے) اگر چہ وہ اس میں سے دوسروں کو نہ دے، اور جس شخص کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ الفاظ کہے، تو اس کے لئے یہی صدقہ ہے (یعنی اس درود شریف کے پڑھنے پر اسے صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے)، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن نیکی کی بات سننے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جنت میں چلا جائے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الاطعمة، حدیث نمبر 7175، صفحہ نمبر 144، جلد نمبر 4)

(27) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا)

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما

مُحَمَّدٍ وَّهَبْ لَنَا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ رِّزْقِكَ الْحَلَالِ

اور ہمیں عطا فرما اے اللہ ہمیں ایسا رزق عطا فرما

الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ مَا تَصُوْنُ بِهٖ وُجُوْهَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ

جو حلال ہو اور طیب ہو اور بابرکت ہو جس سے تُو ہمارے منہ اپنی کسی مخلوق کی طرف

إِلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا إِلَيْكَ طَرِيْقًا

متوجہ کرنے سے محفوظ رکھے اے اللہ ہمارے لئے اپنی طرف ایسا سہل راستہ کر دے

سَهْلًا مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا مِنَّةٍ وَّلَا تَبِعَةٍ

جس میں کلفت مشقت اور احسان جتانا اور بد انجامی نہ ہو

وَّجَنِّبْنَا اللّٰهُمَّ الْحَرَامَ حَيْثُ كَانَ وَأَيْنَ كَانَ وَعِنْدَ

اور ہمیں اے اللہ حرام سے بچا چاہے کیسا ہی ہو اور کہیں بھی ہو

مَنْ كَانَ وَحُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ أَهْلِهٖ وَاقْبِضْ عَنَّا أَيْدِيَهُمْ

اور کسی کے بھی پاس کیوں نہ ہو اور ہمارے اور حرام والوں کے درمیان آڑ بن جا اور ہم سے ان کے ہاتھ روک دے

وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَهُمْ حَتّٰى لَا نَتَقَلَّبَ إِلَّا فِيْمَا

اور ہم سے ان کے دل پھیر دے، یہاں تک کہ ہم نہ چلیں پھریں مگر اس میں

(27) حضرت ابوعبداللہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقر کی شکایت کی تو (خواب میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مذکورہ بالا درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ (القول البدیع، الباب الثانی، صفحہ نمبر 273) نوٹ: الحزب الاعظم اور القول البدیع میں مذکور درود شریف کے کچھ الفاظ میں فرق اور تقدیم وتاخیر ہے۔

يُرْضِيْكَ وَلَا نَسْتَعِيْنَ بِنِعْمَتِكَ إِلَّا عَلٰى مَا تُحِبُّ

جو تجھے راضی رکھے اور تیری نعمت سے اعانت نہ لیں مگر اسی کام پر جو تجھے پسند ہو

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

(28) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِأَفْضَلِ مَسْأَلَتِكَ وَبِأَحَبِّ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے بہترین سوال کے وسیلے سے

أَسْمَآئِكَ إِلَيْكَ وَأَكْرَمِهَا عَلَيْكَ وَبِمَا مَنَنْتَ بِهٖ

اور تیرے اس نام کے طفیل جو تجھے سب میں زیادہ پیارا اور بزرگ ترین ہو اور اس احسان کے بطفیل مانگتا ہوں جو تو نے

عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما کر ہم پر کیا

وَاسْتَنْقَذْتَنَا بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَأَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ

اور ہمیں ان کے ذریعہ گمراہی سے نکالا اور ہمیں ان پر درود پڑھنے کا حکم فرمایا

وَجَعَلْتَ صَلَاتَنَا عَلَيْهِ دَرَجَةً وَّ كَفَّارَةً وَّلُطْفًا وَّمَنًّا مِّنْ

اور ہمارے ان پر درود پڑھنے کو اپنی عطا سے درجہ اور گناہ کا کفارہ اور لطف و کرم کا

اِعْطَآئِكَ فَأَدْعُوْكَ تَعْظِيْمًا لِّأَمْرِكَ وَاتِّبَاعًا لِّوَصِيَّتِكَ

سبب بنایا لہٰذا میں تجھے پکارتا ہوں تیرے حکم کی تعظیم کرتے ہوئے اور تیری نصیحت کا اتباع کرتے ہوئے

(28) علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم جب تہجد کی نماز سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرماتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے اور پھر ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے تھے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کی سند سے واقف نہیں ہوں۔ (القول البدیع، الباب الخامس، صفحہ 360) نوٹ: القول البدیع میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ فرق اور کمی بیشی ہے۔

وَتَنْجِيزًا لِّمَوْعِدِكَ بِمَا يَجِبُ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور تیرے اس وعدے کو پورا کرتے ہوئے، جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہم پر ہماری جانب سے

وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فِيْ أَدَآءِ حَقِّهٖ قِبَلَنَا وَأَمَرْتَ الْعِبَادَ

ادائے حق کی بناء پر واجب ہے اور تو نے بندوں کو ان پر

بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَرِيْضَةً ۨافْتَرَضْتَهَا عَلَيْهِمْ فَنَسْأَلُكَ

درود پڑھنے کا حکم فرمایا ہے فرض بنا کر اور ان پر ضروری قرار دیا ہے

بِجَلَالِ وَجْهِكَ وَنُوْرِ عَظَمَتِكَ أَنْ تُصَلِّيَ أَنْتَ

لہٰذا ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں تیرے جلال ذات اور نور عظمت کا واسطہ دے کر کہ تو اور تیرے فرشتے

وَمَلَآئِكَتُكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجیں جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تیرے نبی ہیں

وَصَفِيِّكَ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ بِهٖ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ

اور تیرے برگزیدہ ہیں سب سے بہتر صلوٰۃ جو تو نے کسی پر اپنی مخلوق میں سے بھیجی ہو

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَأَكْرِمْ مَقَامَهٗ

بے شک تو سزاوار حمد و مجد ہے اے اللہ ان کا مرتبہ بلند فرما اور ان کا مقام بزرگ فرما

وَثَقِّلْ مِيْزَانَهٗ وَأَجْزِلْ ثَوَابَهٗ وَأَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَأَظْهِرْ

اور ان کی ترازو وزنی کر اور ان کا ثواب کثیر فرما اور ان کی حجت روشن کر

مِلَّتَهٗ وَأَضِئْ نُوْرَهٗ وَأَدِمْ كَرَامَتَهٗ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ

اور ان کی ملت غالب فرما اور ان کا نور چمکا اور ان کی بزرگی دائمی بنا ان کی اولاد

بَيْتِهٖ مَا تَقِرُّ بِهٖ عَيْنُهٗ وَعَظِّمْهُ فِي النَّبِيِّيْنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا

اور اہل بیت میں جس سے ان کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور باعظمت بنا ان کو نبیوں میں جو ان سے پہلے گزرے

قَبْلَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا أَكْثَرَ النَّبِيِّيْنَ تَبَعًا

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ کو سب نبیوں میں بڑی امت والا بنا

وَّأَكْثَرَهُمْ أَزْرًا وَّأَفْضَلَهُمْ كَرَامَةً وَّنُوْرًا وَّأَعْلَاهُمْ

اور سب سے زیادہ بروئے مددگاروں کے بنا اور سب میں برتر بروئے بزرگی و نور کے بنا اور سب میں اعلیٰ

دَرَجَةً وَّأَفْسَحَهُمْ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلًا وَّأَزْيَدَهُمْ ثَوَابًا

بروئے درجہ کے بنا؛ اور جنت میں سب سے زیدہ وسیع محل والا بنا اور سب میں زائد ثواب والا بنا

وَّأَقْرَبَهُمْ مَجْلِسًا وَّأَثْبَتَهُمْ مَقَامًا وَّأَصْوَبَهُمْ كَلَامًا

اور سب میں زیادہ قریب نشست گاہ والا بنا اور سب میں زیدہ محکم مقام والا بنا اور سب میں زیادہ صائب گفتگو والا بنا

وَّأَنْجَحَهُمْ مَسْأَلَةً وَّأَوْفَرَهُمْ لَدَيْكَ نَصِيْبًا وَّأَقْوَاهُمْ

اور کامیاب ترین درخواست والا بنا اور سب میں زیدہ اپنے نزدیک وافر حصہ والا بنا

فِيْمَا عِنْدَكَ رَغْبَةً وَّأَنْزِلْهُ فِيْ أَعْلٰى غُرَفِ الْفِرْدَوْسِ مِنَ

اور اپنے پاس کی نعمتوں میں سب سے قوی رغبت والا بنا اور ان کو فردوس کے بلند تر بالا خانوں کے بلند درجات میں

الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا أَصْدَقَ قَآئِلٍ

مقام عطا فرما اے اللہ سیدنا محمد ﷺ کو سب میں زیادہ سچے قول والا بنا

وَّأَنْجَحَ سَآئِلٍ وَّأَوَّلَ شَافِعٍ وَّأَفْضَلَ مُشَفَّعٍ وَّشَفِّعْهُ فِيْ

اور کامیاب ترین درخواست والا بنا اور پہلا شفاعت کنندہ بنا اور سب سے افضل وہ جن کی شفاعت قبول کی گئی ہو بنا اور ان کی امت

أُمَّتِهٖ بِشَفَاعَةٍ يَّغْبِطُهٗ بِهَا الْأَوَّلُوْنَ وَالْأٰخِرُوْنَ وَإِذَا

کے بارے میں ان کی ایسی شفاعت قبول فرما جس پر اگلے اور پچھلے رشک کریں

مَيَّزْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ لِفَصْلِ الْقَضَآءِ فَاجْعَلْ مُحَمَّدًا فِي

اور جب تو (اچھے اور برے) بندوں کو حتمی فیصلے کے لئے جدا جدا کرے تو سیدنا محمد ﷺ کو

الْأَصْدَقِيْنَ قِيْلًا وَّفِي الْأَحْسَنِيْنَ عَمَلًا وَّفِي الْمَهْدِيِّيْنَ

بات کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ سچی بات کرنے والا بنا اور سب سے زیادہ اچھے عمل والا بنا اور ہدایت یافتہ لوگوں

سَبِيْلًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا لَنَا فَرَطًا وَّحَوْضَهٗ لَنَا

میں سے بنا اے اللہ ہمارے نبی کو ہمارے ئے پیش رو بنا اور ان کے حوض کو

مَوْرِدًا اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَاسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهٖ

ہماری سیرابی کا مقام بنا اے اللہ ان کے گروہ میں ہمارا حشر فرما اور ہمیں ان کی سنت کا عامل بنا

وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ حِزْبِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ

اور ہمیں ان کے طریقے پر وفات دینا اور ہمیں ان کی جماعت میں سے بنا اے اللہ ہمیں اور ان کو جمع فرما

بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ كَمَا اٰمَنَّا بِهٖ وَلَمْ نَرَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تُفَرِّقْ

اس لئے کہ ہم انہیں دیکھے بغیر ان پر ایمان لائے اے اللہ ہمارے اور ان کے درمیان

بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ حَتّٰى تُدْخِلَنَا مُدْخَلَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْ

جدائی نہ فرمانا یہاں تک کہ ہمیں ان کے محل میں داخل فرمائے اور ہمیں ان کے رفقاء

رُّفَقَآئِهٖ مَعَ النَّبِيِّيْنَ مِنْ أَحِبَّآئِهٖ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

میں سے بنا دینا ان کے محبوب نبیوں اور صدیقین

وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اَللّٰهُمَّ

اور شہداء اور صالحین کے ساتھ اور وہ بڑے اچھے رفیق ہیں اے اللہ

صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْهُدٰى وَالْقَآئِدِ إِلَى الْخَيْرِ

سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو ہدایت کے نور ہیں اور خیر کی طرف لے جانے والے ہیں

وَالدَّاعِىْ اِلَى الرُّشْدِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ

اور صلاح کی طرف بلانے والے ہیں رحمت والے نبی ہیں اور ہر مخفی کے کھولنے والے ہیں،

وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ كَمَا بَلَّغَ

پرہیزگاروں کے پیشوا ہیں اور رب العلمین کے پیغمبر ہیں جیسا کہ انہوں نے

رِسَالَتَكَ وَتَلَا اٰيَاتِكَ وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ وَأَقَامَ حُدُوْدَكَ

تیرا پیغام پہنچایا اور تیری آیتیں تلاوت فرمائیں اور تیرے بندوں کو نصیحت کی اور تیری حدود قائم کیں

وَوَفٰى بِعُهُوْدِكَ وَأَنْفَذَ حُكْمَكَ وَأَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَنَهٰى

اور تیرے عہد پورے کئے اور تیرا حکم جاری کیا اور تیری طاعت کا حکم کیا

عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَوَالٰى وَلِيَّكَ الَّذِىْ تُحِبُّ أَنْ تُوَالِيَهٗ

اور تیری معصیت سے منع کیا اور تیرے اس دوست کو دوست رکھا جس سے دوستی رکھنا تجھے محبوب ہے،

وَعَادٰى عَدُوَّكَ الَّذِىْ تُحِبُّ أَنْ تُعَادِيَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

اور تیرے اس دشمن سے دشمنی رکھی جس کے ساتھ دشمنی رکھنا تجھے محبوب ہے اور اللہ صلوٰۃ و سلام نازل فرمائے

مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْأَجْسَادِ

سیدنا محمد ﷺ پر، اے اللہ تمام جسموں میں سے ان کے جسم پر رحمت نازل فرما

وَعَلٰى رُوْحِهٖ فِى الْأَرْوَاحِ وَعَلٰى مَوْقَفِهٖ فِى الْمَوَاقِفِ وَعَلٰى

اور تمام روحوں میں سے ان کی روح پر رحمت نازل فرما اور تمام مقامات میں سے ان کے مقام پر رحمت نازل فرما

مَشْهَدِهٖ فِى الْمَشَاهِدِ وَعَلٰى ذِكْرِهٖ إِذَا ذُكِرَ صَلٰوةً مِّنَّا

اور تمام حاضری کی جگہوں میں سے ان کی حاضری کی جگہ پر رحمت نازل فرما اور ان کے ذکر پر رحمت نازل فرما جب بھی ان کا ذکر

عَلٰى نَبِيِّنَا اَللّٰهُمَّ أَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلَامَ كُلَّمَا ذُكِرَ

کیا جائے، ہماری طرف سے ہمارے نبی پر درود ہو اے اللہ ان کو ہماری طرف سے سلام پہنچا جب بھی سلام ذکر کیا جائے

السَّلَامُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور اللہ کی رحمت اور برکات اور سلام ہو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَلَآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى أَنْبِيَآئِكَ

اے اللہ رحمت نازل فرما اپنے مقرب فرشتوں پر اور اپنے پاک نبیوں پر

الْمُطَهَّرِيْنَ وَعَلٰى رُسُلِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى حَمَلَةِ

اور اپنے بھیجے ہوئے رسولوں پر اور اپنے عرش کے حاملین پر

عَرْشِكَ أَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى جِبْرَئِيْلَ وَمِيكَآئِيْلَ

سب کے سب پر اور حضرت جبرئیل علیہ السلام پر اور حضرت میکائیل علیہ السلام پر

وَإِسْرَافِيْلَ وَمَلَكِ الْمَوْتِ وَرِضْوَانَ وَمَالِكٍ وَّصَلِّ عَلَى

اور حضرت اسرافیل علیہ السلام پر اور ملک الموت پر اور رضوان پر اور مالک پر اور رحمت نازل فرما

الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ

کرامًا کاتبین پر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت پر

عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ أَفۡضَلَ مَا اٰتَيۡتَ أَحَدًا مِّنۡ أَهۡلِ بُيُوۡتِ

اس سے بڑھ کر جو تو نے دیا ہو پیغمبروں کے اہل بیت میں سے کسی کو

الۡمُرۡسَلِيۡنَ وَاجۡزِ أَصۡحَابَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ

اور جزا دے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان علیہم اجمعین کو

وَسَلَّمَ أَفۡضَلَ مَا جَزَيۡتَ أَحَدًا مِنۡ أَصۡحَابِ

اس سے بڑھ کر جزا جو تو نے جزا دی ہو پیغمبروں کے صحابہ میں سے کسی کو،

الۡمُرۡسَلِيۡنَ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ

اے اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے

وَالۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ الۡأَحۡيَآءِ مِنۡهُمۡ وَالۡأَمۡوَاتِ

اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے جو ان میں زندہ ہیں ان کو بھی بخش دے اور جو مر چکے ہیں ان کو بھی بخش دے

وَلِإِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡإِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِيۡ

اور ہمارے بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے اور ہمارے دلوں میں

قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ

ان لوگوں کے لئے کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے اے ہمارے رب بے شک تو شفیق و مہربان ہے

(29) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَبۡدِكَ وَنَبِيِّكَ

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو تیرے بندے ہیں اور تیرے نبی ہیں

(29) امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی 80 مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اسی 80 سال کے گناہ معاف فرمائیں گے، پوچھا گیا کہ آپ پر درود کس طرح پیش کیا جائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کہو اور ان سب کو ایک درود شمار کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبۡدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوۡلِكَ........

ساتویں منزل بروز جمعہ

وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

اور تیرے رسول ہیں، نبی اُمّی ہیں، اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر رحمت نازل فرما اور (ان سب) پر اپنی سلامتی نازل فرما

(30) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جب کبھی بھی ذکر کرنے والے ان کا ذکر فرمائیں

وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

اور اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جب کبھی بھی غافلین ان کے ذکر سے غفلت کریں

(31) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ اٰمَنَ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَأَعْطِهٖ أَفْضَلَ

نبی اُمّی ہیں جو تجھ پر ایمان لائے اور تیری کتاب پر ایمان لائے اپنی افضل ترین

رَحْمَتِكَ وَاٰتِهِ الشَّرَفَ عَلٰى خَلْقِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاجْزِهٖ

رحمت نازل فرما اور قیامت کے دن انہیں اپنی تمام مخلوق پر درجۂ شرف عطا فرما اور ان کو

خَيْرَ الْجَزَآءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

بہترین جزاء عطا فرما اور ان پر (سیدنا محمد ﷺ) پر سلامتی ہو اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں (نازل) ہوں

(بقیہ حاشیہ) النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ (القول البدیع، الباب الخامس، صفحہ نمبر 381) نوٹ: مذکورہ بالا روایت میں وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ مذکور نہیں ہے۔ یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (القول البدیع، الباب الخامس، صفحہ نمبر 378)

(30) ابن مسدیؒ نے امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد (خواب میں) دیکھا تو ان سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس درود شریف کی برکت سے جو میں نے اپنی کتاب الرسالۃ میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، وہ درود یہ ہے۔ (القول البدیع، صفحہ 466)

(1) اس درود شریف کے ابتدائی حصے کی تخریج دعا نمبر 29 کے ذیل میں مذکور ہے اور بقیہ حصہ کی تخریج کا علم نہیں ہو سکا۔

(32) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ

پاک ہے تیرا رب جو عزت والا ہے ہر اس برائی سے جو یہ بیان کرتے ہیں اور سلامتی ہو

عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

رسولوں پر اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہاں کا رب ہے

(32) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد کہتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ بھی کہتے تھے: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (سنن الترمذی، کتاب الصلوۃ، باب مایقول اذا سلم الخ، حدیث نمبر 299، صفحہ نمبر 69)۔ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت سند صحیح کے ساتھ نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کے دن اسے بھرپور پیمانے کے ساتھ اجر دیا جائے اسے چاہئے کہ اپنی مجلس کے آخر میں جب اٹھے تو یہ دعا پڑھے۔ (نتائج الافکار لابن حجر، صفحہ نمبر 306، جلد نمبر 2، مطبوعہ دار ابن کثیر)

چونکہ کتاب کا اختتام ہے اور مذکورہ بالا آیت بھی مجلس کے اختتام پر پڑھنا مسنون اور باعث اجر ہے، بظاہر اسی مناسبت سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان آیات کو کتاب کے اختتام میں ذکر فرمایا ہے، واللہ اعلم۔

المراجع والمصادر

١ الصحیح للبخاری (لابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ) دار ابن کثیر بیروت
٢ الصحیح لمسلم (للامام مسلم بن الحجاج النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ) بیت الافکار الدولیۃ
٣ السنن لابی داؤد (لابی داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمۃ اللہ علیہ) بیت الافکار الدولیۃ
٤ السنن للنسائی (لاحمد بن شعیب بن علی بن سنان النسائی رحمۃ اللہ علیہ) دار الفکر بیروت
٥ السنن للترمذی (لابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمۃ اللہ علیہ) بیت الافکار الدولیۃ
٦ السنن لابن ماجۃ (لابی عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجۃ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ) بیت الافکار الدولیۃ
٧ المستدرک للحاکم (لمحمد بن عبداللہ الحاکم رحمۃ اللہ علیہ) دار الکتب العلمیۃ بیروت
٨ مشکاۃ المصابیح (لمحمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ) المکتب الاسلامی
٩ مسند الإمام أحمد (لامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) مؤسسۃ الرسالۃ
١٠ المصنف لابن أبي شیبۃ تحقیق عوامۃ (لعبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ رحمۃ اللہ علیہ) شرکۃ دار القبلۃ
١١ المصنف لعبد الرزاق (لابی بکر عبد الرزاق بن ھمام الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ) المجلس العلمی
١٢ السنن الکبری (لابی بکر احمد بن الحسین ابن علی البیھقی رحمۃ اللہ علیہ) دائرۃ المعارف العثمانیۃ
١٣ الترغیب والترھیب (لعبد العظیم بن عبد القوی المنذری رحمۃ اللہ علیہ) مکتبۃ المعارف الریاض
١٤ الدر المنثور في التفسیر المأثور مرکز ھجر للبحوث والدراسات القاھرۃ
١٥ المعجم الکبیر (لابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ) مکتبۃ ابن تیمیۃ القاھرۃ
١٦ المعجم الأوسط (لابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ) دار الحرمین
١٧ الروض الداني إلی المعجم الصغیر للطبراني مطبوعۃ المکتب الاسلامی بیروت
١٨ کتاب الدعاء (الامام ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی) دار البشائر الاسلامیۃ
١٩ کنز العمال (علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الھندی) مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
٢٠ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان (للامیر علاء الدین علی بن بلبان) مؤسسۃ الرسالۃ
٢١ جامع المسانید والسنن (للامام الحافظ اسماعیل بن عمر ابن کثیر الدمشقی)

(٢٢) مسند أبي داوود الطیالسي (سلیمان بن داؤد بن الجارود) هجر للطباعة والنشر

(٢٣) بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث الجامعة الاسلامیة بالمدینة المنورة

(٢٤) بغیة الرائد فی تحقیق مجمع الزوائد و منبع الفوائد دار الفکر

(٢٥) مسند أبي یعلی الموصلي (لاحمد بن علی بن المثنی التمیمی) دار المامون للتراث بیروت

(٢٦) الجامع الصغیر (لجلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ) دار الکتب العلمیة

(٢٧) الفردوس بماثور الخطاب (لابی شجاع شیرویه بن شهردار الدیلمی) دار الکتب العلمیة

(٢٨) حلیة الاولیاء (لابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفهانی رحمۃ اللہ علیہ) دار الکتب العلمیة بیروت

(٢٩) عمل الیوم و اللیلة (لابی بکر احمد بن محمد المعروف بابن السنی) دار البیان دمشق

(٣٠) الاذکار (لمحی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف النووی) دار المنهاج

(٣١) القول البدیع (لمحمد بن عبد الرحمن السخاوی رحمۃ اللہ علیہ) مؤسسة الریان

(٣٢) تخریج الاحیاء (لابی عبد اللہ محمود بن محمد الحداد) دار العاصمة للنشر الریاض

(٣٣) البدر المنیر دار الهجرة للنشر و التوزیع

(٣٤) العلل المتناهیة (لعبد الرحمن بن علی ابن الجوزی القرشی) دار الکتب العلمیة

(٣٥) الفوائد المجموعة (لمحمد بن علی الشوکانی) نزار مصطفی الباز مکة المکرمة

(٣٦) الکامل فی ضعفاء الرجال (لابی احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی) دار الکتب العلمیة لبنان

(٣٧) تحفة المحتاج الی ادلة المنهاج (لابن الملقن) دار حراء للنشر و التوزیع

(٣٨) تنزیه الشریعة المرفوعة (لعلی بن محمد بن عراق الکنانی) دار الکتب العلمیة لبنان

(٣٩) معرفة الصحابة (احمد بن عبد اللہ الاصبهانی) دار الوطن للنشر

(٤٠) نتائج الافکار (الحافظ ابن حجر العسقلانی) دار ابن کثیر بیروت

(٤١) الکلم الطیب و القول المختار فی الماثور من الدعوات و الاذکار دار ابن حزم بیروت

(٤٢) عمل الیوم و اللیلة للسیوطی